کرون عرض یون ہاتھ اپنی اوٹھا	علیک الصلوٰۃ اے نبی الوریٰ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول	من و دست و دامان آل رسول

ظاہر ہو جیو کہ اگرچہ واقعات کرامات اور خوارق عادات اور دوسرے حالات کثیرت آیات خدیو ہمائے اصفیا عظام سرحلقہ نقباء اے جمہور انام سلطان الواصلین امام المقربین چہرہ نمائے پردگیان خلوتکدہ ملکوت پردہ کشائے عصمتیان کلیسہ جبروت قطب الکونین غوث الدارین فارس مضمار واحدیت شہسوار میدان احدیت ساقی سرمستان خمخانہ الست ساغر بخش جرعہ کشان معرفت مست خلاصہ اصفائے نبویہ صاحب جذبات الہیہ اویسی علی مرتضی محبوب جل وعلا حضرت امیر ابو العلا اکبرابادی قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز کے اکثر کتابون مین مثل اذکار الابرار اور حجۃ العارفین اور کیفیت العارفین اور نسبت العاشقین وغیرہ کی بصراحت تمام لکھے ہین لیکن از انجا کہ وہ سب کتابین زبان فارسی مین ہین پس بیچارے وہ لوگ

ما اور سکا ملے بیٹے اب ... مریت کے اس ارشاد کو ہدایت

اور بشارت عبی اور وسیلہ اپنی مغفرت اور نجات کا سمجھکر قبول کیا ہر چند حالات

تصرفات وکرامات اور واقعات خوارق عادات اوس مہر درخشان سپہر معرفت

اور بدر تابان فلک ولایت کا ایک دریاے زخار ناپیدا کنار ہے تحریر کے کوزہ

مین کب آسکتا ہے اور تقریر کے پیالہ مین کیونکر سما سکتا ہے مگر یکے از ہزاراں اور

اندکے از بسیار تھوڑا سا بطرز اختصار اپنے ابو العلائی بھائیون کی مسرت

خاطر اور بشاشت قلب کے لئے اس رسالہ مین لکھتا ہون جاننا چاہیے کہ

کاتب روسیاہ نے بامید اپنی نجات کے نام اس رسالہ کا نجات قاسم رکھا

اور پانچ قسمتون پر اسکو منقسم کیا پہلی قسمت مین حال فرخندہ اشتمال ولادت

باسعادت اوس دریکتاے صدف قطبیت اور لعل شب چراغ کان ولایت کا مع

شجرہ نسب نامہ آپکے لکھا گیا دوسری قسمت مین احوال ترک دنیا کا اور

حاصل ہونا فیضان باطنی کا روحانیت سے حضرت سید الابرار اور ائمہ اطہار

اور اولیاء کبار کے اور ذکر حصول شرف بیعت وخلافت کا حضور سے حضرت امیر

حضرت سید امیر عمر ... رباج قدس اللہ سرہ

کے کہ مزار ... دکاپیچ قریہ ستم مضاف دار الامان کرمان کے ہے تمام عالم
مین روشن تھے اونمین سے ایک ماجرا یہہ ہے کہ ایک شخص نے انحضرت کے
روضہ منورہ کے اندر جھوٹی قسم کھائی تھی فوراً پیٹ اوسکا پھٹ گیا اور مرگیا
جب سے آج تک اوس ملک کے لوگون کو وہ عبرت ہی کہ کیا امکان ہے کہ وہان
کوئی جھوٹھہ قسم کھاوے۔

فایدہ علو مقامات اور درجات حضرت سید امیر تقی الدین کرمانی قدس اللہ سرہ
کے بھی کچھہ حد ونہایت نہین ہے روایت ہے کہ سولہ برس کی عمر مین آپ اپنے
وطن مالوف کرمان سے ہجرت کرکے ولایت ماورالنہر کو تشریف لیگئے اور مولانا
قطب الدین رازی سے تحصیل علوم ظاہریہ کی کرکے تھوڑے دنون مین عالم
الدہر اور افضل العصر ہوگئے بعد اوسکے زمان قلیل مین اقصی درجات وکمالات
نعماے باطنیہ کو فایز ہوے چنانچہ سلسلہ ارادت آپکا بچند واسطہ حضرت شیخ الشیوخ
شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز سے ملتا ہے کہتے ہین کہ

قسمت پہلی

بیچ ذکر ولادت باسعادت حضرت محبوب جل وعلا امیر ابو العلا قدس اللہ سرہ العزیز کے مع نسب نامہ جاننا چاہیے کہ وہ خورشید درخشاں سپہر ولایت اور بدر تابان فلک کرامت از روے نسب پدری کے حسینی سید اور از روے نسب مادری کے احراری خواجہ ہیں چنانچہ شجرہ آبائی اوس عالی نسب اور والا حسب کا یہہ ہے

نسب نامہ آبائی حضرت محبوب جل وعلا اوسی علی مرتضی امیر ابو العلا اکبرآبادی کے بیٹے امیر ابو الوفا کے وہ بیٹے امیر عبد السلام کے وہ بیٹا امیر عبد الملک کے وہ بیٹے امیر عبد الباسط کے وہ بیٹے امیر تقی الدین کرمانی کے وہ بیٹے امیر شہاب الدین محمود کے وہ بیٹے امیر عماد الدین امر جام کے وہ بیٹے امیر سید علی کے وہ بیٹے امیر نظام الدین کے وہ بیٹے امیر سید اشرف کے وہ بیٹے امیر اعز الدین کے وہ بیٹے امیر شرف الدین کے وہ بیٹے امیر سید یحییٰ کے وہ بیٹے امیر سید گیلانی کے وہ بیٹے امیر سید بادشاہ کے وہ بیٹے امیر سید حسن کے وہ بیٹے امیر سید حسین کے وہ بیٹے

نسب نامہ مادری جناب ولایت مآب حضرت امیر ابو العلا اکبرابادی قدس اللہ سرہ العزیز سبط یعنی نواسے حضرت خواجہ فیضی کے وہ بیٹے حضرت خواجہ ابو الفیض کے وہ بیٹے حضرت خواجہ محمد عبد اللہ کے وہ بیٹے حضرت غوث الابرار خواجہ عبید اللہ احرار قدس اللہ اسرارہم کے۔

فایدہ کئی پشتون سے برابر بزرگوار حضرت محبوب جل وعلا کے نواسے خواجگان احراری کے تھے یعنی والد بزرگوار آنحضرت کے حضرت امیر ابو الوفا نواسے حضرت خواجہ ابو الفیض کے اور جد والا تبار آنحضرت کے حضرت امیر عبد السلام نواسے حضرت خواجہ محمد عبید اللہ ابن حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس اللہ سرہ کے تھے پس وہ گل خندان گلستان حیدر کرار اور سرو چمان بستان خواجہ احرار حسینی الاحراری ہین۔

فایدہ جد امجد آپکے حضرت امیر عبد السلام قدس سرہ اپنے وطن مالوف خطہ سمرقند سے ہجرت کرکے مع اہل وعیال ہندوستان مین تشریف لائے ہین چنانچہ جب قصبہ

- بعد حج کو تشریف لیگئے تھے وہیں بلدہ آجیہ – طیبہ میں

انتقال فرمایا اور والد بزرگوار حضرت محبوب جل علاکے حضرت امیر ابو الوفا قدس

اللہ سرہ وہیں تجور سیکری میں تشریف فرما رہے اور بعد چند روز کے وہین وفات

پائی نعش مبارک آپکی لوگ شہر دہلی کو لے گئے مزار شریف آپکا دہلی میں قریب

مدرسہ لعل دروازہ کے ہوا تھا مگر اب کوئی واقعکار باقی رہا کہ نشان دیسکے چنانچہ

کاتب نے بہت کچھہ تجسس کیا مگر زیارت نصیب نہوئی الغرض جب وہ دُر یتیم

صدف ولایت یعنی حضرت امیر ابو العلا قدس اللہ تعالےٰ سرہ بے پدر ہو گئے

اور سن شریف آپکا اوسوقت میں بہت کم تھا تب آپکے نانا حضرت خواجہ عیسیٰ

قدس سرہٗ نے آپکو اپنی آغوش شفقت میں پرورش کیا اور تعلیم میں جمیع علوم

دینوں کے اہتمام عظیم فرمایا ازانجا کہ جناب قطبیت مآب سعید ازلی اور بالذات

ولی تھے تھوڑے دنوں میں کلیہ علوم میں وحید العصر اور سب فنون میں فرید الدہر ہوگئے اور

چونکہ حضرت خواجہ عیسیٰ قدس سرہ راجہ مانسنگہ کی طرف سے ناظم خطہ بردوان کے

تھے جناب محبوب جل و علا بھی اپنے ناناجان کے ساتھہ بہین بردوان میں

رہا کرتے تھے آپ برادران ابو العلائی جمال باکمال تمہارے مولا کا عدیم المثال تھا جو کوئی آپکی زیارت کرتا شیفتہ جمال مبارک کا ہو جاتا قد والا بلند تھا مگر سراپا موزون اور خوشگات رنگت چہرہ منورہ کی سرخ و سپید گلاب کے پھول کی سی تھی آنکھیں حضرت کی بڑی بڑی تھیں نہایت رسیلی گویا موتی کوٹ کوٹ بھرے تھے آواز نرم اور نہایت خوش الحان خوش تقریری اور شیرین بیانی کا آپکے یہہ حال تھا کہ جس محفل میں آپ کچھہ بیان فرماتے تھے تو یہہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک بلبل ہزار داستان گلشن فصاحت و بلاغت میں چہک رہا ہے حاضران مجلس کا ناطقہ بند ہو جاتا تھا اور بلبل تصویر کی طرح متحیر اور بیحس و حرکت ہو جاتے تھے

اشعار

پیر میرا ابو العلا نام پر آپکے ہوں فدا
زبدۂ خیل اتقیا قدوۂ جملہ اولیا

قطب زمین و زمان ہے وہ مرشد مرشدان ہے وہ
رہبر کاملان ہے وہ عاشق صادق خدا

اختر برج مصطفےٰ گوہر درج مجتبیٰ
چشم و چراغ مرتضیٰ شمع جمال اصفیا

عکس رخ نبی کا ہے آئینہ وہ علی کا ہے
دالی وہ ہر ولی کا ہے مظہر خاص کبریا

شیر خدا کے دل کا چین فرحت خاطر حسین
زین عبا کا نور عین عارفوں کا وہ مقتدا

سر حسین عابد کا ثانی وہ ہے جنید کا
رافع ہے ہر کبید کا دافع درد اور بلا

گلبن باغ نقشبند خواجہ معین کا دل پسند
باعث فخر اہل ہند مرجع شاہ اور گدا

راحت جان چشتیان عشیر بہشتیان
ہادی ہر گشتیان مرشدنا ابو العلا

فیض جو اوسکا عام ہے سب کا ہی کام ہے
وہ تو میرا امام ہے راہ خدا کا رہنما

کہہ تو فقیر الغیاث آ میرے پیر الغیاث
میرے امیر الغیاث بار گنہ ہوں دو تا

اٹہ پہرون میں جو رہے اسیر گناہ ہو	نیم نگہہ سے اوسے بھی کردیجیے رہا
قاسم بیچارہ ناتوان ننگ ابو العلا ہے	جاوے تو جاوے کہان آہ ناتوان ہو کا توا
تیرے فقیر کی دعا بہی صبح اور مسا	اپنے غلام کا سدا حامی رہے ابو العلا

قسمت دوسری

بیچ احوال ترک دنیا کے اور حاصل ہونے فیضان باطنی کے آنحضرت کو سید جا
سے حضرت سید الابرار اور ائمہ اطہار اور اولیا کبار کے اور حاصل کرنا شرف بیعت
اور خلافت کا حضرت امیر عبد اللہ قدس اللہ سرہ العزیز سے۔

جاننا چاہیے کہ جب حضرت خواجہ یحیی قدس سرہ کسی لڑائی مین شہید ہوگئے تب
راجہ مانسنگہ نے اوس عہدہ نظامت بردوان کی جناب حضرت امیر ابو العلا
قدس اللہ سرہ کو مقرر کرکے منصب سہ ہزاری ذات اور سہ ہزاری سوار کا بادشاہ
کے حضور سے دلوایا۔ آپکے پاس اسباب تجمل اور شوکت کا از قسم ہاتہی گہوڑے اور
اونٹ اور تہہ وغیرہ سامان امرائی بہت کچہہ تہا چنانچہ نقل ہے کہ بعد ترک دنیا
اور جلوہ افروزی مسند فقر و درویشی کے بہی یہہ حال تہا کہ جب کبہی آپ شکار
کو تشریف لیجاتے تو بیالیس نفر صرف بازدار ہمرکاب فیض انتساب کے ہوتی
تہی اور سامان کو اوسی پر قیاس کرنا چاہیے الغرض راجہ مانسنگہ باوصف
اپنے ایسے احتشام ظاہری کے کہ تمام قلمرو بنگالہ کا مالک اور حاکم تہا حضرت کی
اسقدر تعظیم اور تکریم کرتا تہا کہ اپنی مجلس مین جمیع امرا الملکہ اپنے فرزندون سے
بہی بالاتر جگہہ آپکو دیتا تہا روایت ہے کہ اونہین دنون مین ایک رات حضرت
محبوب جل و علا نے تین بزرگون کو خواب مین دیکہا کہ فرماتے ہین اے سید

ابو العلا یہہ کیا وضع تمنے اختیار کی ہے بلکہ جو وضع ہماری ہے وہ اختیار کرنی چاہیئے اور اگر کچھہ فکر وجہ معاش کی ہو تو دیکھو حق تعالے خود فرماتا ہے لِلّٰہِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اسکے معنی کو سمجھکر کسی اندیشہ کو دل مین راہ دینا نہ چاہیئے بعد ازان اونمین سے ایک بزرگ نے استرہ لیکر اپنے دست مبارک سے آپ ولایت مآب کے سر کے بال تراش دے اور دوسرے بزرگ نے ایک قمیص پہنا دیا اور تیسرے بزرگ نے ایک عمامہ آپکے سر پر رکھدیا جو ہین حضرت خواب سے بیدار ہوئے تو دلمین ایک شورش عظیم اور حالت قوی پائی ہر چند اوسکو ضبط کر کے قلب سے ٹال دیا لیکن جسپر بھی یہہ احوال ہوا کہ اوسی روز حجام بلوا کے سر مبارک کے حجامت بنوائی اور ایک قمیص بطور پیراہن درزی سے سلوا کر پہن بیٹھے یہہ خبر راجہ مانسنگہ نے جو سنی تو گھبرائے ہوئے آپکے دولتخانہ پر دوڑے چلے آئے اور ہر طرح سے تسلیان اور تشفیان دیکر کہنے لگے کہ اگر کچھہ خیال اسکا ہے کہ ابتک اضافہ آپکے منصب کا نہین ہوا تو انشاء اللہ بہت جلد اضافہ ہو جاویگا آپ بہر صورت مطمئن خاطر رہین آپنے فرمایا کہ راجہ صاحب حاشا کہ مجھکو یہہ خواہش اضافہ کی ہو مگر مین کیا کرون کہ اب دنیا کے کامو نمین مطلق میرا جی نہین لگتا مجھکو معاف رکھئے اور یہہ خدمت نظامت کی کسی اور کو سپرد کیجئے جب راجہ نے دیکھا کہ آپ کسی طرح راضی نہین ہوتے تب یہہ تقریر درپیش کی کہ مجھکو ایک مہم عظیم جنگ داودشاہ تخت نشین حاجی پور کی درپیش ہے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکی مہم کے خوف سے آپ کنارہ دے کر الگ ہوا چاہتے ہین یہہ فقرہ سنتے ہی حضرت کی رگ ہاشمی حرکت مین آئی اور کمال جلال سے چہرہ

سارک گگلا ہو گیا لیکن بلحاظ اسکے کہ راجہ مانسنگہ حضرت خواجہ نصیبی کے دوستون میں سے تہے خیال اونکی بزرگی کا کرکے اونکو کچہہ کہا مگر یہہ فرمایا کہ راجہ صاحب آپکو قسم ہے اپنے پروردگار کی کہ اس حجارہ مین آپ مطلق حرکت نکیجئے بلکہ اس حکم کو جہیر چہوڑ دیجئے پہر دیکہئے کہ کون اپنے حون کو خاک مین ملاتا ہے اور کون کاندہے دیتا ہے کلام مختصر یہہ ہے کہ ایسا ہی اتفاق ہوا کہ راجہ مانسنگہ کو کچہہ ایسی ضرورت پیش آئی کہ اس لڑائی مین بذات خود اونکو جانے کی مہلت نہ ملی جناب کرامت مآب کو امیر لشکر کرکے روانہ کیا چنانچہ جب لشکر آپکا شہر عظیم آباد سے کہ اوس وقت مین پٹنہ مشہور تہا گنگا کے پار اوترا تو میاپور کے میدان مین داؤد شاہ کی فوج سے مقابلہ ہو کر جنگ عظیم واقع ہوئی حضرت سید برحق نے شمشیر علم کرکے شان شجاعت حسینی اور نمونہ ذوالفقار حیدری دکہلادیا کہ بات کی بات مین صف کی صف درہم برہم کردی اور کشتون کے پشتے لگادئے یہانتک کہ داؤد شاہ بادشاہ عین صف جنگ مین مارے گئے اور ہمارے حضرت کی فتح ہوئی بعد نصرت اور فیروزی کے لشکر مع توپ اثر حضرت کا معاودت کرکے جب ... اس مین ہو نجات جناب قطبیت مآب پہر ایک شبکو عالم خواب مین زیارت سے ایک بزرگوار عالیمقدار کے مشرف ہوے اور اون بزرگ کی جناب سے یہی ارشاد ہوا کہ اے فرزند سعید طریقہ اپنے آبائی کرام اور اجداد عظام کا اختیار کرو واضح ہو کہ حضرت ولایت مرتبت ظاہر کرتے نہیں اسمائے مبارکہ اون بزرگونکے جنکی زیارت خواب اول و دوم مین حاصل ہوئی تہی بہت تامل اور احتیاط کرتے تہے ہر ایک کے روبرو بیان نہین فرماتے تہے مگر اپنے خسر بزرگ حضرت امیر نور العلا قدس سرہ سے البتہ مستور رکہا فرمایا تہا کہ باجان فرخ

ثانی جن بزرگ کی زیارت نصیب ہوئی چہرہ مبارک اونکا اہر
نہ تہا بلکہ آفتاب سے زیادہ متجلی اور ماہتاب سے زیادہ منور تہا بیشک لاریب وہ حضرت
سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہے اور مرتبہ اول جن تین بزرگون نے اپنی زیارت
سے سرفراز فرمایا تہا اونمین سے جنہون نے میرے سر کے بال تراش دے تہے
وہ جد امجد میر شبیر پروردگار حضرت حیدر کرار علیہ التحیۃ والسلام تہے اور باقی دو صاحبزادگان
حضرت امام حسن مجتبی اور حضرت امام حسین شہید کربلا علیہما السلام تہے ان دونون
صاحبزادون مین سے ایک صاحبزادہ کی صورت مبارک سے تمہاری صورت
بہت ملتی ہے اس سے یقین ہوتا ہے کہ وہی جناب سید الشہدا سلطان الاولیا
حضرت امام حسین علیہ السلام تہے کیونکہ تم حسینی ہو تمنے بعینہ اپنے جد اعلی کی
شکل وشباہت پائی ہے الغرض بعد رویائے دوم کے آپکو کمال وارستگی دنیا
سے ہوئی اور ارادہ مصمم کیا کہ اس عہدہ نظامت سے کنارہ کرنا چاہیے ہنوز
اسی تہید مین تہے کہ اوسی عرصہ مین مستقر الخلافت اکبرآباد مین محمد اکبر بادشاہ نے
انتقال کیا اور محمد نور الدین جہانگیر شاہ نے تخت سلطنت پر جلوس کرکے حکم
عام صادر کیا کہ جتنے امرا بادشاہی صوبجات مین چہوٹے یا بڑے منصب پر مامور
ہین سب حضور مین حاضر ہون تاکہ اونکی وجاہت ظاہر دیکہی جاوے اور اونکی
لیاقت کا امتحان کیا جاوے چنانچہ اسی مضمون کا شقہ بادشاہی بنام نامی
حضرت کے بہی بردوان مین پہونچا آپنے اس امر کو بہت غنیمت جانا کہ بہلا اسی ذریعہ
سے بالفعل علیحدہ گی اس بکہیڑے نظامت سے تو حاصل ہوئی آئندہ جو کچہہ
ہونا ہے وہ ہو رہیگا پس فوراً خیمہ وخرگاہ اپنا میدان مین استادہ کروادیا

اور بعد تیاری سامان سفر کے مع سوار و پیادہ اور توابع و لواحق کے بطرف مستقر
الخلافت اکبر آباد کے کوچ فرمایا آتے آتے جب قصبہ منیر مین کہ ایک منزل پہہار
کو شہر عظیم آباد سے ہے لشکر فیروز اثر ہمارے امیر بے نظیر کا پہونچا تب بعضے خدام
نے بطور اخبار حضور مین التماس کیا کہ جناب عالی اس قصبہ مین ایک بزرگ
مخدوم شاہ دولت اولاد امجاد سے حضرت مخدوم یحیی منیری قدس اللہ سرہ کے
بڑے عارف کامل شیخ وقت کہ ایک عالم اونکے فیضان صحبت سے فیضیاب ہوتا
ہے تشریف رکھتے ہین اس مقام پر بسبیل تذکرہ ایک فقرہ ہے جو یہی لکھا جاتا
ہے فقرہ یہ ہے جو کہ یہ ننگ خاندان کاتب اس رسالہ کا بہی اولاد نا خلف سے
انہین حضرت مخدوم یحیی منیری قدس سرہ کے ہے۔ القصہ حضرت محبوب جل
و علا کو یہہ احوال سنکر مخدوم شاہ دولت قدس سرہ کی ملاقات کا اشتیاق ہوا
چنانچہ آپ اونکی خانقاہ مین تشریف لیگئے جوہین مخدوم صاحب نے ہمارے حضرت
کو دیکہا باوجودیکہ آپکے اسم مبارک سے واقف نہ تہے متبسم ہوکر فرمایا کہ آؤ شاہ
اعلی اور بعد معانقہ کے اپنے پہلو مین بٹہایا اور کہا کہ شاہ اعلی تمنے خوب کیا جو دنیا
کو چہوڑ دیا دنیا محض جیفہ ہے اور طالب اوسکا کتا زمانہ سابق مین تو کچہہ گوشت پوست
اوسپر تہا اب تو صرف سوکہی ہڈی رہگئی ہے پہر مخدوم صاحب کے اصرار سے حضرت
نے کئی دن منیر مین مقام کیا تا قیام وہان کے ہر روز آپسمین ملاقاتین رہین
جناب سیادت مآب دونون وقت مخدوم صاحب کے ساتہہ خاصہ نوش فرماتے
تہے مخدوم صاحب اپنے دست مبارک سے لقمہ آپکے دہن مقدس مین دیتے
جاتے تہے حضرت فرماتے ہین کہ جتنے لقمے مخدوم کے ہاتہہ سے میرے حلق مین پہونچے

تھے وہ سب نعمت باطن کے نقمے تھے اور گو کتنا ہی کہا نامین مخدوم کے ہا
لہا جاتا تہا مگر یہہ معلوم ہوتا تہا کہ ابہی تلک کچہہ نہین کہا یا ہے خواہش مخدو
ن یہہ پائی جاتی تہی کہ مین اونہین کی خدمت مین رہ جاؤن اور میرا بہی ایسا
ارادہ ہوا تہا لیکن چونکہ تقدیر نے اور طرف رہبری کی آخر کار شاہ رضوان سے
سے رخصت ہو کر اکبرآباد کو روانہ ہوا جاننا چاہیئے کہ جب حضرت محبوب جل و
اکبرآباد مین پہونچے اور جہانگیر شاہ سے ملاقات ہوئی بادشاہ آپکا حسن وجمال
دیکہکر شیفتہ ہو گیا اور جب حضرت کے کمالات علوم وفنون کے اوسپر ظاہر ہوئی
نہایت راضی ہو کر اپنا مقرب خاص کیا یہانتک کہ بلا قید کے پروانگی دی
دیکہو پردہ تقدیر سے کیا ظاہر ہوتا ہے کہ ایک رات بادشاہ نے دیوان خاص
کے صحن مین ایک پنجشاخہ روشن کرواکے زمین مین گڑوا دیا تہا اور اوسکے بیچ
کی شاخ مین ایک نارنگی رکہدی تہی اور خود بادشاہ اور کئی ندمائے خاص
اوسکے تیر وکمان لیکر اوس نارنگی پر نشانہ لگاتے تہے دیر تک یہہ مشغلہ رہا
مگر کسی کا بہی تیر نشانہ پر نہ لگا اسمین بادشاہ کو کچہہ خیال جو آگیا تو حکم
نواب ابوالعلاء خان کو بلواؤ چنانچہ آپ تشریف لیگئے اور بایماے بادشاہ آپنے
بہی تیر لگائے پہلے نشانہ نے تو البتہ خطا کیا لیکن دوسرے نشانہ مین نور چشم
حیدر کرار سرور سینہ صاحب ذوالفقار نے نارنگی کو صاف اوڑا دیا حضرت کی
اس نشانہ بازی اور سبکدستی پر بادشاہ لوٹ گیا اوسوقت ساقی بہی
کا صراحی شراب کی لئے حاضر تہا بادشاہ نے نہایت مسرت وبہجت سے ایک
جام شراب کا اپنے ہاتہہ سے حضرت کو دیا آپنے اوسکی نظر بچاکر شراب کو آستین

مین ڈالدیا اور جام ساقی کے حوالہ کیا بادشاہ نے گوشہ چشم سے دیکھہ لیا اور کبیدہ ہوکر
کہا کہ یہہ خودنمایان مجھکو پسند نہیں آتی ہین نشۂ شراب مین بدمست تو ہو ہی
رہا تہا پھر ایک پیالہ بہر کے آپکو دیا آپنے پھر بہی نہ پیا اور پہلا سا عمل کیا تب تو
بادشاہ نے نہایت ترش ہو کر کہا کہ تم غضب سلطانی سے نہین ڈرتے ہو بادشاہ
کی اس گفتگو سے میرے امیر کو بہی جلال آگیا اور فرمایا کہ مین غضب خدا اور
رسول خدا سے البتہ ڈرتا ہون غضب سلطانی سے ہرگز نہین ڈرتا اوسوقت
ایک حالت عظیم حضرت پر وارد ہوئی اور نعرہ کیا ساتھہ اس ہیبت کے کہ سب کو
کانپ اوٹھے پھر خدا کی قدرت سے دو شیر غران آپکے دونون پہلو سے ظاہر ہوے
اور جہانگیر کی طرف حملہ کیا وہ اپنی جان کے خوف سے بدحواس ہو کر محل کے
اندر بہاگ گیا پھر دونون شیر غایب ہو گئے اور پھر شیر غران نیستان کرامت
او ر دلاور یکتاے میدان شجاعت آل نبیؐ اولاد علیؑ ولی ابن ولی محبوب
خواجہ دوسرا حضرت امیر ابوالعلا قدس اللہ تعالےٰ سرہ اوس دربار با یہ دار
سے مست بادۂ الست کے جے وحدت اور شراب معرفت کے نشہ مین جہومتے اور
یہہ بیت پڑہتے باہر نکلے اور اپنی دولت سرا مین تشریف لیگئے بیت

این ہمہ طمطراق کن فیکون	

اوسی رات کو کہ حضرت اپنی خلوت عرش منزلت میں مراقب تہے آپکے جد اعلیٰ شمس
الضحیٰ بدر الدجیٰ نور الہدیٰ وصی مصطفےٰ امیر المومنین علی مرتضیٰ علیہ السلام
بہ صورت مثالی جلوہ فرما ہوے اور آپکو آغوش شفقت مین لیکر ارشاد فرمایا
کہ اے فرزند رحمۃ کشود کار تمہارا خواجہ معین الدین چشتی سے مقدر ہوا ہے

اونکے مزار پر حاضر ہوئے پس صبح کو جو آپ خلوت سے باہر نکلے تو ایک تہبند سفید
باندھ لیا اور ایک چادر سفید اوڑھ لی اور باقی جتنا کچھہ مال و اسباب نقد و جنس
آپکے پاس تہا سب براہ خدا لٹا دیا اور اجمیر شریف کی طرف روانہ ہوئے پھر یہہ
خیال ہوا کہ دہلی ہوکر چلیے اور وہان کے اولیا ونکی مزارات کی بہی زیارت
کر لیجیے چنانچہ اکبر آباد سے پہلے دہلی مین تشریف لائے اور چند روز روضہ منورہ
مین حضرت سلطان المشایخ خواجہ نظام الدین اولیا کے اور چند روز آستان
ملایک آشیان پر حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے توقف
کر کے پہر اجمیر شریف کی راہ لی القصہ جب اجمیر مین پہونچے اور مزار فیض مدار پر حضرت
خواجہ خواجگان ہند الولی عطا رسول خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی
قدس اللہ تعالے سرہ العزیز کے حاضر ہوئے تو حضرت خواجہ نے بصورت مثالی
جلوہ افروز ہوکر فرمایا کہ اے سید اتنے دنون تک تم کہان رہے مین ایک عرصہ
سے تمہارا منتظر تہا کیونکہ حضور سے جناب امامت مآب امیر المومنین علی
مرتضی کرم اللہ وجہہ کی بار بار تاکید ہے کہ میرے فرزند ابو العلا کو جلد تلقین
کرو آپنے عرض کیا کہ یا مرشد فقیر کو بہ تمنائے زیارات مزارات برکت سمات حضرت
محبوب الہی اور قطب الاقطاب قدس اسرارہما کی البتہ توقف ہوا اب حاضر
ہون پہر حضرت خواجہ نے آپکو روبرو اپنے بہٹا کر بچشم والتوجہ دی جسکو ابو العلائی
لوگ توجہ عینی کہتے ہین پس معاً سینہ فیض گنجینہ ہمارے سید پاک کا جذبات
الہیہ سے معمور ہو گیا اور آپ روضہ منورہ پر حضرت خواجہ کے معتکف ہوئے ہر روز
چشمہ فیض و کرامت سے حضرت خواجہ بزرگ کے سیراب ہوتے تھے اور آلایش

دریا دیکو آب زلال سے اوسی چشمہ رحمت کے دہوتے تہے ایکروز آدہی رات
کیوقت کہ آپ طواف مزار متبرک حضرت خواجہ خواجگان کا کر رہے تہے ناگاہ
اس خطرہ نے آپکے دلمین خطور کیا کہ بزرگون کی قبر کے گرد گہومنے سے کیا فایدہ
ہے بمجرد اس خطرے کے حضرت خواجہ بزرگ نے بصورت مثالی جلوہ گر ہو کر فرمایا
کہ فایدہ اسکا یہہ ہے کہ جو کیفیت صاحب قبر کی ہے وہ طواف کرنے والے مین
آجاتی ہے جیسا کہ مریض کے گرد کسی جانور کو پہراتے ہین اور صدقہ کرتے ہین
تو مرض اوس مریض کا اوس جانور مین نقل کر جاتا ہے اب تم اپنے طواف
کرنیکا فایدہ دیکہہ لو پس اوسیوقت مرتبہ ولایت کا آپکو عطا کیا اور بلقطب کہکر
ہوکر دست مبارک اپنا مٹھی باندہ کر ہمارے حضرت کے منہ کے پاس لاکر جیسے
کسی پرند جانور کو بچہ کے منہ مین ڈالتے ہین ایک چیز سرخ رنگ برابر دانہ تسبیح کے آپکے
دہن مبارک مین دیدی پہر تو ایک نور عظیم مانند روشنی آفتاب کے حضرت کے
قلب مین متجلی ہو گیا اور حجابات ناسوتی سب برطرف ہو گئے اور عالم غیب
سے یہہ آواز آئی کہ ابتک تو سیر الی اللہ تہی اب سیر فی اللہ شروع ہوئی بعد
اوسکے حضرت خواجہ ہندالولی نے فرمایا کہ بابا حاصل تمام عمر کا میرے یہی تہا
کہ جو میں نے تمکو عطا کیا اب تم ناظر حال اسکے رہو اور جانو کہ یہہ نعمت جو تمکو عنایت
ہوئی بعد دو تین سو برس کے ظاہر ہوا کرتی ہے چنانچہ میرے زمانے مین
مجھکو ملی تہی اسوقت مین تمکو بخشش ہوئی جہانمین سید زادے اور خواجہ زادے
بہتیرے ہین مگر اونمین سے تمکو انتخاب کر کے خدا تعالےٰ نے اس نعمت سے
مشرف کیا بڑی دولت و سعادت عظیم ہے شکر اوس نیاض ازل کا بجالاؤ اور شہر

اکبر آباد مین بیٹھکر بندگان خدا کو راہ خدا کی ہدایت جناب ولایت مآب نے
حضرت خواجہ کے حضور مین واسطے بیعت کے عرض کیا حضرت خواجہ نے فرمایا
کہ زندون کی ہوتی ہوئے سوتی سے بیعت کرنا کیا ضرور ہے چچا تمہارے امیر
عبید اللہ سعد تم زمانہ اور قطب وقت ہین اونہین سے اپنے خانوادہ مین بیعت
کرلو اور اونہین کے ہان اپنی شادی کرو آپنے التماس کیا کہ یا مرشد مین تو سر تا
سر حضور کے فیضان سے معمور ہوا ہون قلب میرا بدون سماع کے قرار نہ پکڑیگا
چچا میرے بزرگ نقشبندیہ ہین وہ سماع سے منع فرماوینگے پھر مین اون سے
کیونکر بیعت کرون حضرت خواجہ نے ارشاد فرمایا کہ تم اسبابات اندیشہ نکرو
چچا تمہارے خود تمکو اجازت سماع کی دینگے اس ارشاد سے حضرت ہند الولی
کے آپکو تشفی ہوئی اور وہان سے شرف رخصت حاصل کرکے اکبر آباد مین
تشریف لائے اور احوال برکت اشتمال حضرت سید امیر عبید اللہ احراری قدس اللہ
کا یہہ ہے کہ حقیقت کمالات باطنی کی آپکے کچھہ حاجت بیان کی نہین رکھتی
ارشاد سے حضرت خواجہ خواجگان خواجہ ہند الولی قدس سرہ کی ظاہر ہے کہ آپ
اپنے وقت کے قطب تھے مگر حضرت کو کمال اخفا اپنی ولایت کا تھا ظاہر مین
وضع نوکری کی رکھتے تھے امرایان بادشاہی سے تھے زمانہ سلطنت اکبر بادشاہ
کے اوایل مین تو آپکو منصب پانصدی اور حکومت شہر دہلی کی تھی آخر کو صوبہ دار
برہانپور کے ہوئے جب حضرت محبوب جل وعلا امیر ابوالعلا قدس اللہ سرہ خواجہ
صاحب کی جناب سے مالا مال نعماے باطنی کے ہوکر پھر اکبر آباد مین تشریف
لائے تب اسی عرصہ مین کئی دفعہ یہہ خبر مشہور ہوئی کہ امیر عبید اللہ ترک روزگار

کرکے اکبرآباد کو تشریف لاتے ہین لیکن تشریف نہ لائے اور حیدرآباد تک سفر کیجیے
خبر ملی اس باعث سے ہمارے حضرت کو ایک اضطراب سا ہوا اور چاہا کہ وہین
برہانپور مین جاکر شرف بیعت کی حاصل کرین اسی حالت اضطراب مین ایکبار
واسطے زیارت روضہ منورہ اپنے جد بزرگوار سید السادات رفیع الدرجات حضرت
امیر سید جعفر ابن حضرت امیر زین العابدین ابن حضرت امیر تقی الدین کرمانی قدس اللہ
سرہ کے تشریف لیگئے روضہ شریف حضرت امیر جعفر قدس سرہ کا مستقر الخلافت اکبرآباد
مین متصل حویلی امیر الامرا ماضی کے ہے مگر اب کوئی نہین جانتا کہ وہ حویلی کہان تھی
اور حضرت کا مقبرہ کہان تھا ایکبار زبدۃ رحم مرزا اسد اللہ بیگ بد ایونی ابو العلائی
مجھکو واسطے زیارت ایک مزار کے اپنے ساتھ لیگئے تھے کہ وہ مزار روضہ منورہ سے
حضرت امیر ابو العلا قدس اللہ سرہ کے اوتر اور پورب کے گوشہ مین کوئی پاؤکوس کے
فاصلہ پر واقع ہے وہان پر صرف دس پانچ گھر کسانون کے ہین اونہین گھرون کے
بیچ مین ایک حجرا سا لداؤ چھت کا ہے اوسی حجرہ مین وہ مزار ہے اور قریب اون
گھرونکے ایک دیوار بھی بڑی مرتفع پختہ وسنگین ابتک قایم ہے کہ وہ دیوار بلاشبہ
کسی بڑے امیر کے محل کی تھی الغرض ہم لوگ بڑی مشکل سے چراغ روشن
کرواکے کسانون کے گھرون مین گھس کے اوس مزار تک پہونچے اور زیارت کی
سبحان اللہ عجیب مزار پرتاثیر و کیفیت اور سراپا برکت ہے اور وہان جانے سے یہہ
معلوم ہوا کہ وہ بستی کسانونکی بالکل اوسی روضہ کے اندر ہے چارون طرف کے
دالانونمین تو کسانون نے اپنے گھر بنا لئے ہین بیچ کا حجرہ جہان قبر شریف ہے چھوڑ
دیا ہے قصہ مختصر اس کاتب گنہگار کا تو ایسا عقیدہ ہوتا ہے کہ عجب نہین کہ وہی

مزار شریف حضرت سید امیر جعفر قدس اللہ سرہ کا ہوا الغرض حضرت سید امیر جعفر قدس اللہ سرہ نے بہی بصورت مثالی ظاہر ہو کر حضرت محبوب جل وعلا سے بہی ارشاد فرمایا کہ اے فرزند مضطر نہو چچا تمہارے امیر عبد اللہ اب جلد آتے ہین اونہین سے تم شرف بیعت کی حاصل کرنا اس ماجرا کے تہوڑے دنون بعد حضرت امیر عبد اللہ قدس سرہ اکبر آباد مین رونق افروز ہوے جناب ولایت مآب فرماتے ہین کہ جب مین حضرت امیر کے حضور مین حاضر ہوا تو بعد تقدیم شرائط اداب کے ہر چند چاہتا تہا کہ درخواست بیعت کی کرون مگر حضرت کی شان جبروتی کا وہ رعب غالب ہوا کہ عرض نکر سکتا تہا بارے اتنے مین خواجہ قاسم علیہ الرحمۃ ہاتہ میرا پکڑ کے آپکے سامنے لیگئے اور عرض کیا کہ اپنے فرزند کو اپنے حلقۂ بیعت مین لائے چنانچہ آپنے اوسیوقت مجھکو مشرف بشرف بیعت کے کیا اور دست مبارک سے انگوٹھی نکالکر میرے ہاتہ مین پہنا دی کہ وہ اشارہ تقرر نسبت کا تہا اپنی صاحبزادی سے مین خواجہ قاسم کے اس احسان کا بہت مشکور ہوا کہ اگر قدم اونکا درمیان نہ ہوتا تو مین اوسوقت سعادت حصول شرف بیعت سے محروم رہجاتا قبل بیعت کے ایسا معلوم ہوتا تہا کہ مجہپر ایک بوجہہ رکہا ہوا ہے بعد حصول بیعت کے یہہ معلوم ہوا کہ وہ بار میرا آپنے اوٹہا لیا اور مین گویا کشتی مین بیٹہا ہوا بلا تردد قدم فرسائی سے منزل طے کرتا ہون جاننا چاہیئے کہ بعد اس معاملہ کے حضرت امیر عبد اللہ قدس سرہ نے اپنی صاحبزادی سے شادی حضرت محبوب جل وعلا امیر ابو العلا قدس اللہ سرہ کی کردی اور خرقۂ خلافت ومثال اجازت اور شجرۂ طریقت عنایت کرکے یہہ فرمایا کہ بابا کام وہی ہے جو تم کرتے ہو یعنی جو نعمت تمکو

خواجہ صاحب کی جناب سے عطا ہوئی ہے خاتمہ کام کا اوسیر ہے اور رسالہ کی
بھی ہمکو اجازت ہے لیکن بشرط فرصت اشغال و اذکار سلسلہ عالیہ نقشبندیہ
کا بھی شغل رکھا چنانچہ ہمارے حضرت نے ترکیب توجہ کی تو حضرت خواجہ صاحب
قدس اللہ سرہ کی یعنی توجہ عینی اور ترکیب مراقبہ حضرات خواجگان نقشبندیہ قدس
اسرارہم کی اور اذکار و اوراد دونوں سلسلوں کے ایسے طریقہ میں جاری کیا
جب سے یہ طریقہ عالیہ ابوالعلائی کہلایا مریدونکو آپ اکثر تو شجرہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ
کا عنایت فرماتے تھے اور جو کوئی درخواست بیعت کی خانوادہ چشتیہ میں کرتا تھا
تو اوسکو شجرہ سلسلہ عالیہ چشتیہ کا عطا فرماتے تھے اس ترتیب سے کہ اسماے متبرکہ
حضرات خواجگان چشت کے جناب حضرت خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین
حسن سجزی چشتی قدس اللہ سرہ العزیز تک لکھکر بعد اوسکے نام نامی اپنا تحریر
فرماتے تھے چنانچہ حضرت شاہ حیات اللہ منعمی قدس سرہ بھی اپنی کتاب حجۃ ا
لعارفین مین لکھتے ہین کہ مینے دار الخیر اجمیر میں خادمونکے پاس اگلے وقت کے
شجرے سلسلہ چشتیہ ابوالعلائیہ کے اسی ترتیب سے لکھے ہوئے دیکھے اور
اکبرآباد مین مزار شریف سے حضرت محبوب جل و علا قدس اللہ سرہ العزیز کے
بھی اوسکو اسی ترتیب سے لکھنے کی بشارت ہوئی اور برادرم حاجی سید عطا حسین
ابوالعلائی القمر دام عزہ نے بھی اپنے کتاب بست العاشقین مین ایسا ہی کچھ
لکھتے ہین واضح ہو کہ چونکہ اس مقام پر لکھدینا شجرہ عالیہ نقشبندیہ ابوالعلائیہ کا
بتمامہ مناسب معلوم ہوا اسواسطے کاتب اپنا شجرہ جو نظم مین ہے بجنسہ لکھتا ہے
لیکن پہلے جتادینا ایک بات کا اور ضروری ہے یعنے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ حضرت امام

جعفر صادق علیہ السلام سے جا ملتا ہے اور حضرت امام کے قلب معظم مین دو دریا
فیض کے جمع ہوئے تھے پہلے تو آپنے فیضان نعمات باطنی کا اپنے نانا خیر التابعین
حضرت محمد قاسم رضی اللہ عنہ سے پایا ہے کہ وہ نسبت صدیقیہ ہے بعد اوسکے دقایق
مراتب ولایت اور اسرار امامت کے اپنے والد بزرگوار حضرت امام محمد باقر علیہ
السلام سے حل کئے اور شرف بیعت حاصل کر کے خرقہ خلافت و امامت کا پایا
کہ یہہ نسبت مرتضویہ ہے اسی جہت سے آپکو مجمع البحرین کہتے ہین پس شجرۂ نقشبندیہ
مین حضرت امام جعفر صادق سے اوپر کو دو شاخ لکھی جاتی ہین ایک تو حضرت
خلیفہ برحق ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ تک جا پہونچتی ہے اور دوسری حضرت
خاتم الخلافت امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے جا ملتی ہے چنانچہ
یہہ دونون سلسلے بترتیب لکھے جاتے ہین ۔

سلسلہ اول طریقہ عالیہ نقشبندیہ ابو العلائیہ کا نظم مین

یا محمد شفیع روز جزا	کچھہ مجھے بھی بتا و راہ خدا
یا ابوبکر یار غار نبی	سب مرادین ہماری دو دلی
تمسے ہے عرض حضرت سلمان	رکھو دنیا مین مجھکو با ایمان
تمسے ہے عرض حضرت قاسم	رکھو تم شرع پر مجھے قائم
تیری دولت سے حضرت جعفر	علم باطن ہو مجھپہ سب ظاہر

الی آخرہ

شجرہ سلسلہ ثانی طریقہ عالیہ نقشبندیہ ابو العلائیہ

یا محمد شفیع روز جزا	کچھہ مجھے بھی بتا و راہ خدا

حضرت مرتضیٰ علیؓ مجھکو — اپنی ہی یاد مین سدا رکھو
یا امام حسینؓ شاہ جہان — سب میری مشکلین کرو آسان
یا امام ہمام زین عبادؓ — دلکو میرے ہمیشہ رکھو شاد
آپ یا حضرت شہ باقرؓ — مجھکو دیجئے جمعیت خاطر
تیری دولت سے حضرت جعفرؓ — علم باطن ہو مجھپہ سب ظاہر
حضرت بایزید بسطامیؒ — رہیو کونین مین میرے حامی
عرض ہے یہ ابوالحسنؒ تجھسے — ہو نہ برعکس شرع کچھ مجھسے
مجھکو یا حضرت ابوالقاسمؒ — کرو ہمت مین ثانی حاتم
تم میرے بوعلیؒ فارمدی — رکھیو حرمت کہ ہے یہ تیرا صدی
مجھکو یا خواجہ ابو یوسفؒ — فقر کے رمز سے کرو واقف
عبد خالقؒ یہ عرض میری سنو — سب گناہون سے مجھکو پاک رکھو
خواجہ عارفؒ سے یہ کرون عرض — دم آخر تلک نہ ترک ہو فرض
خواجہ محمودؒ فغنوی مجھکو — فیض سے اپنے کامیاب کرو
خواجہ رامیتنیؒ سے کہتین — دلکو میرے رہے ہمیشہ چین
مجھکو یا خواجہ بابا سماسیؒ — کسیکا محتاج نہ کیجیو کبھی
حضرت خواجہ امیر کلالؒ — کرو نسبت سے مجھکو مالا مال
حضرت خواجہ بہاؤالدینؒ — مجھکو جذبہ سے کیجئے تلقین
خواجہ یعقوب چرخیؒ کہتے ہین — اپنی دولت سے تمکو دیتے ہین

تیری دولت سے خواجہ عبد الحق | نظر آنے لگے مجھے کل حق

تجھ سے ہے عرض خواجہ چشتی ابہہ | سیر حق سے مجھے کرو آگہ

کرو مجھکو امیر عبید اللہ | فیض سے اپنے عارف باللہ

حضرت سید ابو العلے | مجھکو اللہ کا کرو شیدا

یار دین حق کے یا محمد دوست | میرے گھلجاوین استخوان اور پوست

آپ یا حضرت شہ فرہاد | فقر مین کیجئے مجھے ارشاد

شہ برہان دین تیری دولت | مجھکو بھی اب نصیب ہو حالت

رکن الدین عشق قطب زمان | کرو میرا درست تم ایقان

حضرت خواجہ ابو البرکات | ہر تردد سے بخشو ہمکو نجات

قمر دین غوث و قطب زمان | کیجئے مجھکو صاحب عرفان

یہہ تمہارا غلام قاسم ہے | کوتہ بکار او ر آثم ہے

واضح ہو کہ اس شجرہ متبرکہ کو برادر مکرم حضرت خواجہ محمود شاہ ابو العلائی الکرامی قدس سرہ نے نظم کیا تہا راقم آثم نے دو شعر اور اخیر مین زیادہ کردے ہین روایت ہے کہ جب حضرت قطب اللہ امیر عبد اللہ قدس اللہ سرہ کے انتقال کا زمانہ قریب پہونچا تو ایک روز تقوی شعار حافظ محمد صالح علیہ الرحمہ نے کہ مرید اور امام مسجد حضرت امیر کے تہے آپ سے پوچہا کہ بعد حضرت کے واسطے سجادہ نشینی کے کون منظور نظر ہے حال صاحبزادون کا تو ظاہر ہے حضرت امیر نے فرمایا کہ میرے فرزندون مین سے کوئی لیاقت اسکی نہین رکہتا مطمح نظر میری سید ابو العلا ہین چنانچہ ایسا ہی اتفاق ہوا کہ بوقت وفات کے حضرت امیر نے

حضرت محبوب جل وعلا کو اپنا سجادہ نشین کر کے بار امانت قطبیت کا آپکے تفویض
کیا اور آپ اس جہان فانی سے طرف عالم جاودانی اور ملک بقا کے رحلت
فرما ہوے ہمارے حضرت زمسند ہدایت وارشاد پر جلوہ افروز ہوکر اپنے سحاب
فیض سے ایک عالم کو سیراب کردیا آپکی ایک توجہ اور چند ساعت کی صحبت مین
طالبان جادۂ سلوک طے کر کے مستغرق دریاے ناپیداکنار جذبات الہیہ کے
ہو جاتے تھے آپ اکثر فرماتے کہ میرے سلسلہ کی نسبت مثل کشتی کے ہے اور صاحب
نسبت مانند بیٹھنے والے کشتی کے کہ اوسکو اپنا چلنا کچھ معلوم نہین ہوتا جب
کشتی گھاٹ کنارے پہونچ جاتی ہے تب وہ جانتا ہے کہ مین منزل مقصود
کو پہونچ گیا۔ نقل ہے کہ جہانگیر بادشاہ کے دور مین یہہ رسم تھی کہ لڑکون کے
کانون مین آویزے موتی کے ڈال دیتے تھے جب وہ بالغ اور صاحب شعور
ہوتے تب اوتار رکھتے چنانچہ ایک شخص میر عابد نام کہ عمر اونکی پندرہ سولہ برس
کی تھی آویزہ پہنے ہوے ایک روز محفل فیض منزل مین حضرت محبوب جل و
علا امیر ابو العلا قدس سرہ کے اتفاقیہ وارد ہوے حضرت کی نظر عنایت کی اوپر
پڑ گئی اور نسبت عالیہ ابو العلائیہ اونکے قلب مین گھر کر گئی مگر اونکو کچھ تمیز نہوا اور
بعد تھوڑی دیر کے محفل سے اوٹھ گئے وہ مرد خدا کتنے برسون تک اپنے حال
سے کچھ خبردار نہوے آویزے کانونمین ڈالے ہمجولیون کے ساتھ لہو و لعب مین
مشغول رہے بعد ایک مدت کے جیسے کوئی نیند سے جاگ اوٹھتا ہے اپنے
احوال سے متنبہ ہوے اور فوراً آویزے کانون کے اوتار کر اور لباس درویشانہ
پہنکر حضور مین جناب قطبیت مآب کے حاضر ہوے اور واردہ اپنا بیان کیا

آپنے پوچھا کہ اتنی مدت تک کبھی تمنے کچھ احوال اپنا ہمسے کیون ظاہر نکیا تہا اونہون نے عرض کیا کہ یا حضرت غلام کو خود اپنا احوال ابتک کچھ معلوم نہ تہا جب معلوم ہوا تب حضور مین عرض کیا بعد اسکے حضرت نے اونکو مشرف بہ بیعت کرکے خرقہ فقر کا عنایت کیا اجی اون مرشد مُرشدان کے فیض و تاثیر کا تو کیا مذکور ہے اونکے دست گرفتون اور نام لیوون کا یہہ فیض اور زور نسبت کا ہوا ہے کہ بات کی بات مین طالبون کو بر سر منزل مقصود پہونچا دیا ہے کہ اونمین سے بعض بعض بزرگوارہ کا ذکر خیر قسمت پنجم مین اس رسالہ کے کیا جاویگا جنکے سلسلونمین ابتک فیضان نسبت عالیہ ابو العلائیہ کا جاری ہے اور قیامت تک جاری رہیگا انشاء اللہ تعالے **بیت** ہنوز آن ابر رحمت دُرفشان است ؁ خم و خمخانہ با مہر و نشان است ؁ اور وجد و شورش تو اس خاندان کی لونڈی ہے اس گہرانے کے چہوکرون نے کتنون کو گرا دیا ہے اور لٹا دیا ہے اے برادران ابو العلائی مراتب علیا کو اپنے آقا کے کیا پوچہتے ہو جنکو حضور سے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیضان اویسیہ حاصل ہوا پھر حضرت امیر المومنین علی مرتضی علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے اونکے سر کے بال جدا کئے اور حضرت امام حسن مجتبی علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے خرقہ پہنایا اور حضرت سید الشہدا امام حسین علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے سر پر عمامہ رکہدیا اونکے مقامات عظمی اور مدارج کبری کا کیا بیان ہوسکتا ہے یہہ مرتبہ عالی تر کسیکو نصیب ہوتا ہے ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم اب جاننا چاہئے کہ جب حضرت محبوب جل و علا

امیر ابو العلا قدس اللہ سرہ العزیز بعد انتقال اپنے مرشد پاک حضرت امیر عبد اللہ
قدس اللہ سرہ العزیز کے مسند خلافت اور قطبیت پر جلوہ افروز ہوئے تو بہر مدت
العمر آپ اکبر آباد ہی مین رونق افروز رہے مگر عرس شریف میں حضرت خواجہ
خواجگان خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہ العزیز کے اجمیر شریف کو التزام
تشریف لیجایا کرتے تھے فایدہ حضرت مخدوم حسام الحق مانکپوری چشتی قدس
سرہ کے ملفوظات مین لکہا ہے کہ جو شخص فاتحہ عرس مین کسی بزرگ کے حاضر
ہوتا ہے یا کوئی چیز اوس بزرگ کے فاتحہ کی کہاتا ہے تو سال بہر تک روح
پاک اوس بزرگ کی معاون و محافظ اوس شخص کی رہتی ہے فایدہ ایک
سال عرس شریف میں حضرت خواجہ قدس اللہ سرہ العزیز کے جناب محبوب جل و
علا امیر ابو العلا قدس اللہ سرہ العزیز جو اجمیر شریف کو تشریف لیگئے تو سامنے مزار
مقدس و مطہر حضرت خواجہ کے جو ہین فاتحہ پڑہ کے بیٹہے ہیں کہ حضرت خواجہ نے
بصورت مثالی جلوہ گر ہو کر فرمایا کہ سید ابو العلا تمہارے گہر مین سے ایک روپیہ
اور چادر جو بہ نیت شفا لڑکی کے اور خواہش دوسرے فرزند کے آئی ہے حق
تعالے لڑکے کو صحت بخشیگا اور فرزند دوسرا بہی ہوگا ہمارے حضرت اس ماجرا سے
مطلع نہ تھے متحیر ہوئے جب اکبر آباد مین آپنے مراجعت فرمائی تو حضرت بی بی صاحبہ
ام مجد ہا سے پوچہا کہ تمنے روپیہ اور چادر درگاہ پر حضرت خواجہ صاحب کے بہیجی تہی
معلوم ہوا کہ فی الحقیقت اون دنون رشک زادہ آفاق حضرت امیر نور العلا کہ بعمر
دو سالہ تھے کچہہ علیل ہوگئے تہے سو بہ نیت شفا اونکے اور خواہش اور فرزند کے وہ
روپیہ اور چادر بہیجی گئی تہی پھر حضرت بی بی صاحبہ نے پوچہا کہ آپ سے یہ احوال

کے کہا آپنے فرمایا کہ مجہہ سے خود خواجہ صاحب نے ارشاد کیا چنانچہ اوسی عرصہ میں مہر درخشان فلک مجد وعلا حضرت امیر نور العلا قدس اللہ سرہ کو شفائے کامل حاصل ہو گئی اور بعد ایکسال کے بدر تابان سپہر ہدا حضرت امیر فیض العلا قدس سرہ تولد ہوے پس ثابت ہوا کہ اولیا اللہ کے مزار پر کچہہ نیاز کرنا اور چادر چڑہانا خالی فایدہ سے نہین ہے بلکہ موجب کمال رضامندی اور خوشنودی روح پاک کا اونکی ہوتا ہے۔

قسمت تیسری

بیان مین بعض کرامات اور خوارق عادات حضرت امیر ابو العلا قدس اللہ سرہ العزیز کے اس قسمت مین پہلے بعض ارشادات آنحضرت کے اور وہ اشعار جو اکثر زبان مبارک پر جاری ہوتے تہے لکہے گئے ہین بعد اوسکے آپکی کراماتونکی حکایات تحریر ہوئی ہین ارشاد ایکروز آپ آپنے نبیرہ والا تبار حضرت امیر تاج العلا سے کہ فرزند ارجمند حضرت امیر فیض العلا قدس سرہ کے اور بڑے عالم متبحر تہے جنہون نے شرح مثنوی مولانا روم قدس سرہ کی نہایت خوب لکہی ہے ارشاد کرتے تہے کہ باباجان نقل ہے کہ ایک شخص بڑا عالم تہا کہ وہ علم باطن سے کچہہ بہرہ نرکہتا تہا اور بیٹا اوسکا درویش صاحب باطن تہا اوسنے حال اپنے باپ کا وقت مرگ کے برادیکہا کہ نہایت تذبذب مین مبتلا ہے پوچہا کہ اے باپ کیا حال ہے کہا کہ قلب سلیم چاہتے ہین اور مینے تمام عمر کسب اس نسبت کا نہین کیا ہے بیٹے نے کہا کہ تہوڑی دیر ہماری طرف متوجہ ہو وہ متوجہ ہوا اور بعد چند ساعت کے وہ جمعیت جو تمام عمر نہ دیکہی تہی اپنے مین پائی بہر بیٹے کے حق مین دعاے

حیر کر کے مر گیا اور خاتمہ اوسکا بخیر ہوا پس انسان کو لازم ہے کہ صرف کمالات علوم
ظاہری پر تکیہ نکرے کہ اوس سے کام باطن کا نہیں کھلتا ہے بلکہ وہ علم بھی
حاصل کرنا چاہیے جو اپنے ساتھ جانیکے لائق ہو بیت حرف کو کاغذی سیاہ کند
کے تواند کہ دل چو ماہ کند۔ ارشاد ایکزمانہ میں جو حضرت کو عارضہ فالج کا لاحق
ہوا تو ازانجا کہ آپکے احباب اور معتقدین قبل اس عارضہ کے اکثر آپکی دعوت
کیا کرتے تھے اور قبول نفرمانے سے ملول ہوتے تھے بعد عارض ہونے اس
عارضہ کے ارشاد کیا کہ خوب ہوا دعوتونکی تکلیف سے خلاص ہو لیکن وضو وغیرہ
طہارت کے اہتمام مین بڑی تصدیع اوٹھاتے تھے ایکدن اوسی تکلیف مین
آپنے یہہ فرمایا بیت دردم ار یار است درمان نیز ہم ٭ دل فدا اوشد و جان نیز ہم
اس شعر کے پڑھتے ہوے آپکو شورش لگی اور حرارت سے اس حال کے تمام
بدن مبارک کھل گیا اور قوت اصلی پھر حاصل ہوگئی ارشاد یاران طریقت
سے اکثر یہہ ارشاد ہوتا کہ با یا صوفی وہ نہیں ہے کہ جو چلہ کشی اور خلوت نشینی اور
ریاضت و مشقت کیا کرے بلکہ صوفی وہ ہے کہ آپ باقی نہ ہے تب سر کل شیئ
ھالک الا وجھہ اور سر کل شیئ یرجع الی اصلہ اور سر النہایت ھی الرجوع
الی البدایت کا مکشوف ہووے آب وہ اشعار جو اکثر زبان مبارک پر حضرت
کے جاری رہتے تھے لکھے جاتے ہین رباعی سوز دل خستہ ز وصالش نشست
وین تشنگی از آب لالش نشست ٭ بیرنگ جو یار ہستی بر جا ٭ در سر ہوس عشق جمالش نشست
بیت غرض ز دنیا و عقبی انول حضرت تست ٭ از تو غیر چہ باکست گر سیند توام رباعی
ای کردہ درون دیدہ چو بودوطن ٭ شد کعبہ بمین مقدست ویدمن ٭ شہر سو مرا صفہ چون اہل طواف

رفتند بسجدہ بر تو ہر چشم زدن بیت کوتاہ ہمتے کہ پئے حاصل دو کون ٭ دست طمع بدرگہ بیچون کند دراز ٭
بیت دل و دین باختگانرا چہ غم از روز جزا ٭ راہ بیخوف بود مردم غارت زدہ را ٭
ع من دانم و دوست ہر چہ ہستم ہستم ٭ رباعی جانان بقمارخانہ رندی چند ٭
با مردم کم عیار کم می پیوند ٭ رندے چند اند کہ کس نداند چند اند ٭ بر نسیہ و نقد ہر دو عالم خندند ٭
طالبوں کی طلب میں جب کچھ قصور ہمت ملاحظہ فرماتے تو یہہ رباعی ارشاد کرتے
رباعی یکچند درین عرصہ پریشان گشتیم ٭ گفتیم گران شویم و ارزان گشتیم ٭
در طالع ما کساد بازاری بود ٭ آئینہ فروش شہر کوران گشتیم ٭ مقلدین محقق نما
کو دیکھکر آپ یہہ بیت فرماتے بیت ای عجب بے زلف عنبر بو بتو ٭ ہر کسے خواہد کہ عطاری کند ٭
فرد خواجہ پندارد کہ مرد حاصلم ٭ حاصل خواجہ بجز پندار نیست ٭ بیت
زاہدے بادروغ بر نیازیم ٭ با خلق خدا دغل نبازیم ٭ بیت شاہد بازیم و مے پرستیم ٭
خوش طایفہ ایم ہر چہ ہستیم ٭ بیت فیض روح القدس ار باز مدد فرماید ٭ دیگران ہم بکنند آنچہ مسیحا میکرد
بیت آسمان سجدہ برد پیش زمینے کہ برو ٭ یکدو کس یکدو نفس بہر خدا بنشینند ٭
حضرت شاہ حیات اللہ منعمی قدس اللہ سرہ لکھتے ہیں کہ یہہ ایک بیت اور ایک
مصرعہ حضرت کے دست مبارک کا لکھا ہوا مینے دیکھا ہے بیت الہی شیوۂ مردانگی دہ ٭
ز نامردان دین بیگانگی دہ ٭ ع بہر جائے کہ باشی با خدا باش فرد
جدائی مباد امرا از خدا ٭ دگر ہر چہ پیش آیدم شایدم فرد دلا راحتی کہ داری دل دردمند
دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند رباعی ہر یک نفسے کہ میرود از عمر گوہریست ٭
کانرا خراج ملک دو عالم بود بہا ٭ مپسند کان خزانہ دہی رایگان بباد ٭ وانگہ روی بخاک تہیدست بینوا
رباعی راہ تو بہر قدم کہ پویند خوش است ٭ وصل تو بہر صفت کہ جویند خوش است ٭ روئے تو بہر دیدہ کہ بینند نکوست

ذکر تو ہر زبان کہ گویند خوشتر است ٭ دوہہ ٭ واسکہہ ہاتہے سیل پڑے جہد شکہہ سر پسرائے ٭
واسکہہ سے بیچہا بہلی جو رام کیت دن جائے فرو مسکر ٭ مردم مکیج حسن بے پایان درو ما
صد گدائے ہیچو جو در امید ازین تا رون کنم ٭ بیت ٭ عقل را گو کہ ز سر رشتہ بدر آید بر اسپ
عشق حاکم شدہ با فوج حسون می آید ٭ مصرع ٭ جو متو دارم ہمہ دارم دگرم ہیچ نباید ٭
اب حضرت کی کراماتون حکایتین لکہی جاتی ہین ٭ حکایت ٭ لکہتے ہین کہ
جب حضرت محبوب جل وعلا امیر ابو العلا قدس اللہ سرہ العزیز مسند قطبیت پر
جلوہ افروز ہوکر اپنے یاران معین سے طالبان خدا کو سیراب فرمانے لگے تب حضرت
امیر عبد الباسط ہی کہ حضرت کے چہوٹے بہائی اور خسر زادے یعنے حضرت امیر عبد اللہ
قدس اللہ سرہ کے بڑے صاحبزادے تہے آپ سے طالب نعمت باطن کے ہوئے آپنے ایک
ہی توجہ مین اونکو منزل مقصود کو پہونچا دیا عجب حالت شگرف اونپر وارد
ہوئی کہ فوراً سرمست بادۂ عشق الہی کے ہوکر مرتبہ ولایت کو فایز ہوگئے مگر چہوٹے
بہائی اونکے حضرت امیر عبد النعیم یعنے چہوٹے صاحبزادے امیر عبد اللہ قدس اللہ
سرہ کے کہ بڑے عالم اور صاحب ریاضات و مجاہدات تہے تیس برس عرصہ
سے پیاز بہی نہین کہائی تہی اور ترک حیوانات جمالی اور جلالی کا کرکے طرح
بطرح کی ریاضتین اور مشقتین کیا کرتے اور دن رات وظیفہ و تسبیح سے
سروکار رکہتے تہے وہ طالب اس دولت آبائی کے نہوئے حضرت کو اونکے حال
پر بڑا افسوس رہا کرتا تہا ایک روز آپنے اون سے پوچہا کہ بہائی اتنی مدت
سے جو تم یہہ سب محنت و مشقت اوٹہا رہے ہو کچہہ اسکا نتیجہ بہی پایا اونہون نے
عرض کیا کہ بجز اسکے کہ جو خواب دیکہتا ہون وہ سچ ہوتا ہے اور کچہہ نتیجہ ابہی تک

نہیں پایا ہے آپ نے فرمایا کہ بھلا چند روز ہماری صحبت میں تو بیٹھو کہا بہت خوب
جب آپ اونکو توجہ دینے کو پاس لے بیٹھے تو اونسے فرمایا کہ تم ہماری طرف کو
دیکھتے رہو جب ہم آنکھیں بند کر لیں تو تم بھی اپنی آنکھیں بند کر کے قلب کیطرف
متوجہ ہو جایئو وہ تو طریقہ توجہ اور مراقبہ سے مطلق واقف نہ تھے توجہ لینے بیٹھے تو کبھی
آنکھیں بند کر لیں اور کبھی کھول دیں اور جو اور لوگ قریب بیٹھے تھے اونسے باتیں
بھی کرتے جاویں جب حضرت نے یہہ حال دیکھا تو بڑے زور سے ایک نعرہ کیا
اور کمال جلال سے اونکے قلب کیطرف خطاب کر کے کہا کہ اے غافل اگر ہوشیار
ہوتا ہے تو بہتر نہیں تو ابھی سینے سے نکالکر پھینک دیتا ہوں پس آپکے نعرہ کی
ہیبت اور خطاب پر عتاب کی دہشت سے حضرت عبدالمنعم بیہوش ہو گئے اور قلب
حرکت میں آگیا اور باوجودیکہ بہت جسیم تھے فی الفور دبلے ہو گئے اور چہرہ کا رنگ
زرد ہو گیا گویا کہ کچھ جان باقی نہ رہی بڑی بیخودی اور استغراق وارد ہوا
دیر کے بعد ہوش میں آئے اور قلب کی حرکت سے مدتوں تک بایاں ہاتھ
اونکا کانپا کیا باوجود ان حالات کے بھی جب ایک مدت دراز تک درک صحبت
سراپا فیض و برکت حضرت کا کیا تب جا کے مرتبہ ولایت کو فائز ہوئے چنانچہ بعد
حاصل ہونے تکمیل طریقہ کے ایکروز اونہوں نے حضرت کی جناب میں عرض
کیا کہ یا حضرت میرے بڑے بھائی صاحب کو تو آپ نے ایکہی توجہ میں منزل مقصود
کو پہونچا دیا پھر مجھے اتنی مدت تک کیوں جھلا رکھا تھا آپ نے فرمایا کہ تمہارے قلب
کی لوح تمہاری انہیں پر ریاضتوں اور وظیفہ خوانی کے نقوش بیکار سے سیاہ
ہو رہی تھی جب خوب سادہ ہو گئی اور صاف ہوئی تب جا کے اوسپر نقش دلخواہ

میٹھا اور تختہ دل تمہارے سائل کا کہ سادہ تہا کچہ حاجت ہونے کی نہ ہوئی فوراً
حرف مدعا کا اوسپر کرسی نشین ہو گیا جاننا چاہیے کہ صحبت سراسر ہدایت میں
ہمارے حضرت محبوب جل وعلا کے اکثر لوگ بدون تلقین ذکر اور شغل کے بہرہ ور
ہوجایا کرتے تھے بعضے صرف مشاہدہ اوس نور کے جو آپکے پیشانی پر چمکتا تہا
سجود ہوکر دریائے عشق الٰہی مین ڈوب جاتے تھے اور جو کچہہ ذکر و شغل سے
حاصل ہوتا ہے یعنی نسبت مع اللہ وہ ہمارے حضرت کی صرف زیارت اور صحبت
سے لوگوں کو حاصل ہوجاتا تہا کہ فوراً شہرستان عقل سے طرف بیابان عشق
کے دوڑ جاتے تھے۔ نقل ہے کہ ایک دن ایک شخص اہل دنیا چہرۂ منورہ
کو حضرت خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین حسن سنجری قدس اللہ سرہ العزیز
کے دیکھہ رہا تہا آپنے فرمایا کہ اے شخص میری طرف کو مت دیکھہ ایسا نہو کہ دل تیرا
تیرے اختیار سے نکل جاوے اور تو بیچارہ اپنے دنیا کے کاموں سے جاتا رہے بیت
دیوانہ شود ہر کہ بہ بیند رخ ما ؛ گم گرد بکوے ما کہ دیوانہ نشد ؛ پس یہہ شان حضرت خواجہ
صاحب کی تمامتر ہمارے حضرت مین جلوہ گر تہی حکایت حضرت امیر نور العلا
صاحبزادہ حضرت محبوب جل وعلا کے فرماتے ہیں کہ میرے والد بزرگوار کے چہرۂ
مبارک کا نور گواہ عادل اونکے نور باطن کا تہا خصوصاً جسوقت نعرہ کرتے تھے
تو چہرہ مبارک مانند آفتاب کے روشن ہوجاتا تہا اوسوقت جو کوئی آپکا روے
پر نور دیکھتا سجود ہوکر گر پڑتا اور بے اختیار زمین پر لوٹتا آپکے نعرونکی تاثیر جنگل والوں
پر بھی پڑتی تہی چنانچہ نقل ہے کہ ایک روز سقہ میر لقمان علیہ الرحمۃ کا اپنے
بیل پر پکہال پانی کی رکہے حضرت امیر ابو العلا قدس اللہ سرہ کے خانقاہ کے

کوچہ مین ہوکر جاتا تہا آپکو اوسوقت شورش تہی آپکے نعرہ کی آواز جو سنی تو وہ
سقہ اور بیل دونون رقص کرنے لگے عجب سے اوس بیل کا یہہ معمول تہا
کہ جب اوس مقام پر پہونچتا تو کہڑا ہوکر کئی بار اپنا سر ہلاتا اور بولتا تب آگے بڑہتا
صاحب اذکار الابرار کیا خوب لکہتے ہین کہ محفل قدس منزل حضرت امیر
ابو العلا قدس اللہ سرہ العزیز کی حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
مجلس شریف کی نمونہ تہی کہ جو کوئی اوس محفل عالی مین وارد ہوتا حباب کی
مانند دریاے زخار فنا مین اپنی ہستی کو گم کرتا اور تمامی خیالات ماسواے اللہ
سے پاک ہوجاتا جیسا کہ ظاہر ہے کہ جو کوئی صحبت سراپا برکت مین جناب رسالت
مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے داخل ہوا اور ایمان لایا بدون مجاہدہ اشغال
واذکار کے کہ یہہ سب ایجاد مشائخین متاخرین کی ہے صرف فیضان صحبت
سے آنحضرت کے ولی کامل ہوگیا اور صحابی کہلایا ویسا ہی جو کوئی صحبت فیض
برکت مین اون فرزند رسول خدا امیر ابو العلا قدس اللہ سرہ کے حاضر ہوا فوراً
آپکے فیضان سے مالامال ہوگیا اور یاران طریقت سے کہلایا پس کمال نسبت
محمدیکا جناب قطبیت مآب کی نسبت مین جلوہ گر تہا تصرف قلوب کا جو آپ سے
وقوع مین آتا تہا عجیب خارق نمایان تہا شیخ حامد صدیوری کا قول ہے
کہ ہر چند روضہ منورہ مین حضرت سید اشرف جہانگیر قدس سرہ کے بہی ابتک بعضے
خوارق نمایان ہین لیکن تاہم اوسمین احتمالات عقلی کو گنجایش ہوتی ہے
بخلاف اوسکے حضرت امیر ابو العلا قدس اللہ سرہ سے جو خوارق عظیم تصرف قلوب کے
صادر ہوتے تہے عجیب تصرف خاص تہے کہ اوسکی کیفیت کے دریافت کرنیمین

عقل انسان کی حیران تہی ایسے جو کوئی آنحضرت کی صحبت مین وارد ہوتا تہا
بس ایک نگاہ مین اہل دل اور اہل اللہ سے ہو جاتا تہا جل جلالہ و تعالی
شانہ حکایت خلیل نامی ایک شخص بد وضع منکر فقرا تہا اکثر مشایخون اور
درویشونکی شان مین کلمات بے ادبی کے کہا کرتا اور مسخرا پن کی راہ سے مجلس
کرکے صوفیونکی نقل بنایا کرتا ایک روز ایسا قہر خدا اوسپر نازل ہوا کہ خود بخود دیوانہ
سا ہو گیا اور اپنے نوکرونکو حکم دیا کہ میرا منہ کالا کرکے اور گدہے پر سوار کرکے
سر پر جوتیاں مارتے کوچہ و بازار مین پہراؤ اور جو ایسا نکروگے تو تمہاری گردن
مار دینگے ناچار نوکرون نے اپنی جانکے خوف سے ویسی ہی بے حرمتی اوسکی
کی اور گدہے پر سوار لوگون سے کہتا جاتا کہ ہر شخص سزا اپنے اعمال کی پاتا
ہے کسینے یہہ ماجرا جناب ولایت مآب کے حضور مین بہی بیان کیا آپنے شکر فرمایا
کہ شاید اوسے کسی درویش کو ایذا دی ہو یا کچھہ بے ادبی کی ہو اوسنے عرض کیا
کہ حضرت کی شان مین بہی اکثر باتین گستاخی کی کہا کرتا تہا آپنے فرمایا کہ اگر
ایسا کرتا تہا تو سچا کہتا تہا مگر اب خداوند تعالی اوسکو ہدایت فرماوے بس دوپہر
آپکی زبان معجز بیان سے یہہ کلمہ نکلنا تہا کہ اور دوسرا اوس شخص کی وہ کیفیت
دیوانگی جاتی رہی حالت اصلی ہو گئی اور بے اختیار دوڑتا ہوا آپکے حضور مین
حاضر ہو کر قدمو پر گر پڑا اور عفو تقصیر کا اپنی چاہا حضرت نے معاف فرمایا جب سے
کمال نظر عنایت کی اوسپر رہی کہ آخر کو وہ ولی کامل ہو گیا حکایت امیر نور اعلی
قدس سرہ فرماتے ہین کہ ایک روز شیخ جان محمد درویش میرے والد بزرگوار
کی مجلس سماع مین اتفاقیہ وارد ہوئے اوسوقت تاثیر حضرت کی تمام مجلس پر

چہار ہی تہی کہ بعضے لڑکے خورسال بہی وجد و شورش مین تہے یہہ حالت دیکہکر
اون مرد درویش کے دلمین انکار پیدا ہوا اور لڑکون کے ذوق و کیفیت پر زیر
لب خندہ کرنے لگے اوسی رات کو انہون نے خواب مین دیکہا کہ حضرت امیر
ابو العلا قدس اللہ سرہ فرماتے ہین کہ اے شیخ تم اپنے حال پر کیا ناز کرتے ہو ابہی
تو تمہارا حال ان لڑکون کا سا بہی نہین ہے یہہ سنکر اون درویش کو اوسی وقت
عالم خواب مین ایک حالت پیدا ہوئی اور صبحکو ایک نور نادر اپنے قلب مین پایا
پہر ہمارے حضرت کے حضور مین حاضر ہوکر عذر تقصیر کیا اور چند روز آپ کی
صحبت سراپا برکت مین قیام کرکے اور نسبت عالیہ ابو العلائیہ حاصل کرکے رخصت
ہوے حکایت حضرت ملا عمر قدس سرہ کہ جناب قطبیت مآب کے یار و نمین سے
تہے ایک دن محفل سماع مین آپکے ساقی فیض کے ہاتہہ سے اونہون نے ایسی
شراب بیخودی کی چکہی کہ کمال مستی سے جیب ہستی کو پہاڑ ڈالا اور ایک نعرہ
الا اللہ کا کرکے جان بحق ہوگئے لوگ اوٹہا کر حضرت کے روبرو لائے اور عرض
کیا کہ یا حضرت ملا کا تو انتقال ہوگیا آپنے فرمایا ایسا کیا ہوگا اور اونکی طرف
نظر جو کی تو وہ فوراً اوٹہہ کہڑے ہوے اور پہر شورش کرنے لگے جاننا چاہیے کہ
حضرت کے بعضے یار ونمین بہی جو منظور نظر کیمیا اثر کے تہے ایسی قدرت و قوت
حاصل تہی چنانچہ نقل ہے کہ حضرت شیخ ولی محمد قدس سرہ کہ حضرت محبوب
جل و علا کے مرید ان با اختصاص اور یاران خداشناس مین سے تہے ایک
روز بازار مین سیر کرتے پہرتے تہے ایک دوکان کے سامنے ایک لڑکا مری ہوئی
چڑیا ہاتہہ مین لیے کہڑا رو رہا تہا شیخ قدس سرہ نے اوس سے پوچہا کہ بچے

توکیوں روتا ہے اوسنے کہا کہ میان میری بدرنی مرگئی اسلئے روتا ہون
اون مرد خدا عاشق ابوالعلاؔ نے فرمایا کہ پیارے تیری بدرنی مری تو نہیں ہے
لاتو مین دیکھون یہہ کہکر اوسپر ہاتھہ جو پھیرا تو وہ پرند مردہ جی اوٹھا اور لڑکے کے
ہاتھہ پر کودنے لگا پس وہ لڑکا یا تو روتا تھا یا بے اختیار ہنس پڑا حضرت شیخ ولی محمد
قدس سرہ لڑکون سے ایسے کھیل اکثر کہیلا کرتے تھے شعر مردان خدا خدا نباشند
لیکن ز خدا جدا نباشند حکایت جمال شاہ نامی ایک فقیر مداریہ تھا ایکروز
ہمارے حضرت کے سامنے آکر کہڑا ہوا اور کہنے لگا یا حضرت آپکے فیض عام سے
میں بھی کچھہ امیدوار ہون آپ نے فرمایا اپنی بی بی سے اجازت لے اور کہو مگر اگر
تم شاید مست و بیخود ہوکر اوسکو نان ونفقہ پہونچانے سے عاجز ہو تو وہ تمکو
معاف کرے اسبات سے وہ کچھہ کبیدہ سا ہوکر چلا گیا اور بعد تین روز کے
تیر و کمان اور خنجر لیکر بارادہ فاسد آپکے حضور مین آکر ارادہ بے ادبی کا کیا اور
کہا یا حضرت اوسروز آپنے مجھسے کیا کہا تھا یاد تو کیجئے آپنے فرمایا مجھکو خوب
یاد ہے مگر تم اپنی یاد کی خبر لو یہہ فرماکر ذرہ اوسکی طرف نظر اوٹھاکر جو دیکھا تو
ساری یاد اوسکی بھول گئی اور بیہوش ہوکر زمین پر گرا کمل جو اوسکے کاندہے
پر تھا وہ بھی گر پڑا بس پھر تو نعرے کرتا تھا اور کہتا تھا کہ یار و امیر ابوالعلاؔ نے
اپنی نعمت کمل مین میرے بھر دی کہ مارے بوجھہ کے کاندہے سے گر پڑا ہائے
ذرہ سنبھال کے میرے کاندہے پر رکھدو لوگون نے جو ہین کمل اوٹھاکر اوسکے
کاندہے پر رکھدیا بس کیف بادہ کیفیت سے جنون اور نشہ شراب وحدت سے
مدہوش ہوکر مجذوب کامل ہوگیا شعر آنکہ جہانرا بنگہہ زندہ کرد * کاش بمن ہمنظری کردے

حکایت حضرت کا معمول تہا کہ ایام بہار مین اکثر آپ معہ چند مریدون اور
یارون کے کشتی پر سوار ہوکے جمنا پار واسطے سیر باغ نورافشان وغیرہ کے تشریف
لیجایا کرتے تہے ایکروز دریا کے کنارے ایک فقیر جوگی سے ملاقات ہوگئی وہ جوگی
ہمارے حضرت کا جمال خورشید مثال دیکہکر آشفتہ و بیقرار ہوگیا اور ایک ڈبیا
اکسیر کی اپنی جہولی سے نکالکر آپکے نذر کی آپنے پوچہا کہ اسمین کیا ہے اوسنے
کہا اکسیر ہے کہ اگر رتی بہر اسمین سے لیکر تانبے پر رکہدیجئے تو سونا ہوجاوے
آپنے اوس ڈبیا کو جمنا مین ڈالدیا اور فرمایا کہ انسان خود اکسیر ہے اوسکو دوسری
اکسیر کی کیا حاجت ہے وہ جوگی حضرت کی اس استغنا اور بے پروائی پر سخت
حیران ہوا اور باتین کرتا ہوا آپکے ساتہہ ہولیا اثنا راہ مین اوسنے کمال حسرت
سے التماس کیا کہ یا حضرت میری تمام عمر کی کمائی آپنے دریا مین ڈالدی
حیران ہون کہ اب مین کیا کرون آپنے پوچہا کہ اکسیر کی صورت کیسی ہوتی
ہے کہا بصورت خاک ہے فرمایا کہ گسائین جی بس خاک کے لیے اتنا افسوس
کرتے ہو اجی دیکہو یہہ جمنا کی ریت سب خاک ہے جتنی چاہو لے لو اور سونا
بنایا کرو اوسنے بطور خوش طبعی ذرسی ریت اوٹہا کر تانبہ پر جو رکہا تو فوراً
سونا ہوگیا تب تو جوگی جی اپنی جہولی منہ اپہیک حضرت کے دست مبارک پر
ایمان لائے اور مسلمان ہوگئے پہر آپکے منظور نظر کیمیا اثر ہوکر خود ہمہ تن
اکسیر اعظم ہوگئے بیت آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند * آیا بود کہ گوشہ چشمے بما کنند *

حکایت کہتے ہین کہ ایکدن آپکی محفل قدس منزل مین صوفیون پر وجد
وحال غالب تہا اتنے مین کچہہ لوگ غنڈے یہانکے شہر کے بارادہ بے ادبی

مجلس شریف مین وارد ہوے اور صوفیوں کے ذوق وشوق پر خندہ زنی کر کے آمیز
مسخر اس کی باتین کرنے لگے بس ہمارے امیر مجلس کو جو توجہ عالی وارد ہوا
تو حلقہ محفل مین دور کرتے ہوے جب برابر اون بے ادبون کے پہونچے تو اونکی
طرف نظر کر کے فرمایا کہ یا الہی ان لوگونکو بھی فقیرونکی طرح بجا دے بیچارہ
اللہ تعالیٰ کیا کرے آپکا یہہ فرماتا تہا کہ وہ سبکے سب دہڑادہڑ ایک دوسرے
پر گرے اور بے اختیار ناچنے کودنے لگے تین دن تلک اونہونکی یہی حالت رہی
جب کسی شخص نے آپکی حضور مین بہت سے معذرت کی تو آپنے فرمایا کہ فقیر
نے تو اونکو تمثیلا کہا تہا جو یہہ کلمہ آپکی زبان مبارک سے نکلا ان سبھونکو واقع
ہو گیا پہر تو سبھون نے آپسے شرف بیعت کی حاصل کی اور داخل طایفہ علیہ
صوفیہ کے ہو کر ہر ایک اونمین سے ولی اللہ ہو گیا شعر

اے سرو ہیں چہ تا بہ نگاہے نظر بہ ما فگن	بر ہیں تگکن بر ہن نگکن نگاہے نظر بہ ما فگن

حکایت شیخ محمد رفیع قدس سرہ کہ مرید حضرت محبوب جل و علا کے اور والد شیخ
لطف اللہ قدس سرہ مصنف اذکار الابرار کے تہے ایکروز اونکو ایسی حالت
سکر کی غالب ہوئی کہ اپنے حجرے میں بیہوش پڑے رہے اور حضرت محبوب جل وعلا
اوسوقت مجلس خانہ مین تشریف رکہتے تہے محفل خوب گرم تہے بڑا ذوق و
شوق ہو رہا تہا جب مجلس قریب اختتام ہوئی تب شیخ قدس سرہ کو سکر سے
صحو ہوا یعنی مدہوشی سے ہوش مین آئے اور دلمین یہہ حسرت ہوئی کہ افسوس
آجکی محفل کے فیض سے مین محروم رہا یعنی بسبب حالت سکر کے شریک محفل
نہوسکا بس ادہر اونکے دلمین یہہ خیال گذرا اودہر مجلس خانہ مین آپنے اپنے

ایک مرید حضرت عبد الحلیم قدس سرہ کو حکم کیا کہ شیخ محمد رفیع کو لاؤ وہ جا کر اونکو حجرے سے اوٹھالائے آپنے اونکی پیٹھ پر دست مبارک اپنا پھیر دیا پس ایسی حالت و شورش عظیم اونپر وارد ہوئی کہ کمال ترقی مقامات کی ہوگئی شعر

بلبرے شان مرشدی دیکھو ٭ ہاتھہ تہا یا کہ تہا ید اللہ وہ ٭ حکایت ایک روز آپ اپنی خانقاہ شریف مین بیٹھے اپنے صاحبزادہ حضرت امیر نور العلا قدس سرہ سے فرمارہے تھے کہ مینے واقعہ مین ایسا دیکھا ہے کہ شاہجہان بادشاہ کے حضور مین خونریزی ہوئی ہے اور بہت سی لاشین وہان پڑی ہین بس اوسیوقت شہر مین ایک غل ہوا دریافت جو کیا گیا کہ یہہ کیسا غل ہے تو معلوم ہوا کہ ابہی نواب صلابت خان قتل کئے گئے اور اونکے ساتھہ اور بہت سے لوگ مارے گئے حکایت ایک ہاتھی شاہجہان بادشاہ کا مست ہوکر فیلخانہ سے چھوٹ گیا تھا مطلق العنان پھرا کرتا تھا جو کوئی سامنے آجاتا اوسے چیر ڈالتا جب کبھی شہر کے اندر آتا تو دوکاندار اپنی اپنی دوکانین بند کر لیتے اور راہ چلنے والے گلی کوچونمین بہاگ جاتے ایکروز کا یہہ ماجرا ہے کہ ہمارے حضرت جامع مسجد سے بعد نماز جمعہ کے مست بادہ الست اپنی خانقاہ شریف کو تشریف لئے جاتے تھے اور کئی مرید ہمراہ تھے ناگہان وہ فیل مست دکھائی دیا کہ چلا آتا ہے لوگ اوسے دیکھکر گلیونمین بہاگنے لگے ایک خادم نے آپکی جناب مین بھی عرض کیا کہ حضرت یہہ ہاتھی خونی ہے کتنون کو اسنے مار ڈالا ہے آپ بھی کسی گلی مین ہو جاوین تو مناسب ہے آپنے فرمایا کہ ابو العلا اپنی راہ چلا جاتا ہے اور ہاتھی اپنی راہ جاتا ہے بہاگنے کی کیا وجہ ہے اتنے مین

وہ ہودی آہی پہونچا اور یا ہاکہ آپ پر حملہ کرے آپ نے نگاہ اوٹھا کر اوسکی طرف
دیکہا تو بس اگلے دو لوں پاون زمین پر ٹیک کر دہم سے بیٹھہ گیا اور سر جہکایا
آپ اوسکی نزدیک ہوکر چلے گئے جب خانقاہ شریف مین پہونچے تب تہوری دیر
کے بعد ایک خادم نے عرض کیا کہ حضرت وہ ہاتہی خانقاہ کے دروازے پر آکر
بیٹھہ رہا ہے اور کسی سے خبر نہین ہوتا یہہ سنکر آپ قریب اوسکے تشریف
لیگئے اور مستک پر ہاتہہ پہیر کر فرمایا کہ خدا کے بندونکو ایذا دینا اچہا نہین ہے
بلکہ اونکو آرام پہونچانا چاہیے راج کہاٹ پر کشتی گذاریک نہین ہے پار کے
جانیوالونکو بڑی دقت ہوتی ہے تو اونہین اپنی پیٹھہ پر بٹہا کر پار اوتار دیا کر
خدا تجھکو کہانیکو بہت کچہہ دیگا بس فوراً وہ ہاتہی راج گہاٹ پر جا بیٹہا اور جب
تک جیتا رہا یہی اوسکا کام تہا کہ راہیونکو اپنی پیٹھہ پر بٹہا کر اسپار سے حملہ کے
اوسپار اور اوس پار سے اسپار پہونچا دیا کرتا اور لوگ دونون کنارے دریا کے
چارہ اوسکے لئے اتنا جمع کردیتے کہ کہانہ سکتا جب تیار دناب بن رہا تہا ہاتہی
کیا تہا گویا گذاریک کشتی تہا سارے اکبر آباد کے لوگ اوسے میر صاحب کا ہاتہی
کہتے تہے بادشاہ کا ہاتہی کوئی بہی نرکہتا بیعت جب کردی کہ درندہ رام ہوجاتے
تہین سعادت نام تو شد ٭ حکایت حضرت عوض بیگ قدس سرہ کہ جناب قطبیت
مآب کے مریدان راسخین اور یاران مقربین سے تہے اونکا یہہ معمول تہا کہ
جسوقت اونکو حالت آتی تو بحر روے سارک اپنے پیر کے نظر کے اور کسی طرف
نگاہ نکرتے اتفاقاً اگر کوئی درمیان مین حایل ہوجاتا تو بے اختیار اپنے سر کو زمین
پر ٹیکتے ایکروز ایسا اتفاق ہوا کہ عین شورش مین پگڑی اونکے سر سے کہل گئے

چہرہ پر آپڑی اور حجاب ہوگیا بس نہایت بے چین ہو کر ٹکڑے ٹکڑے کرکے پھینک
دی حاضران مجلس سے کسی نے اون ٹکڑوں کو اوٹھا کر رکھ چھوڑا جب اونکو افاقہ
ہوا تو آپنے فرمایا کہ مرزا کی پگڑی کہان ہے جس نے وہ ٹکڑے اوٹھا رکھے تھے حضرت
کے سامنے لے آیا آپنے وہ ٹکڑے لیکر اپنے دست مبارک سے مرزا صاحب کو
دے کہ لو مرزا اسے باندہ لو اونہون نے سر پر لپیٹنا جو شروع تو پگڑی مسلم تھی
ٹکڑے کا تو کیا ذکر ہے کہین سے ذرا پھٹی بھی نہ تھی بول شہری کا
ابو العلائی کے مین بلہاری تمرے چرن سوری اکی پگڑیا حکایت ایک دن
فصل بہار مین جناب ولایت مآب مع چند خادمون کے جمنا پار باغ کی سیر کو تشریف
لیگئے تھے پہرتے وقت جب کشتی پر سوار ہوے تو شیخ ناصر قدس سرہ کو کہ حضرت
کے مریدون سے تھے ذوق آگیا اور حالت شورش مین اپنے سر کو کشتی پر ایسا
پٹک پٹک مارا کہ مجروح ہو گیا اور سر سے اتنا خون نکلا کہ ٹوپی اونکی بالکل
خون آلودہ ہو گئی جب کشتی سے اوترے تو جناب کرامت مآب نے دست مبارک
اپنا اونکے سر پر پہیر دیا کل کو جو وہ حجامت بنوانے لگے تو کہین ذرہ آثار بھی
چوٹ کا نہ تھا بلکہ بحالت اصلی بالکل سر صاف تھا حکایت شیخ فتح اللہ
صوفی ایک دن ہمارے حضرت کی مجلس سماع مین وارد ہوے چونکہ غرور ہی
مشیخت کا اونکے دماغ مین سما رہا تھا ایک لحظہ بیٹھکر اوٹھ گئے اور اثنا راہ مین
اپنے مریدون سے کہنے لگے کہ شاہ ابو العلا چاہتے ہین کہ اورونکی طرح مجھکو
بھی بیہوش کرکے لٹادین یہ کیونکر ہو سکتا ہے میرا حامی تو میرے سر پر موجود
ہے یعنی پیر سلسلہ میرا اوسی رات کو اونہون نے عالم خواب مین دیکھا کہ اونکے

یہ سلسلہ یہہ فرماتے ہین کہ سید ابو العلا تہہا کے صاحب ولایت ہین جو شخص اونکے
خلاف کریگا ہرگز منزل مقصود کو نہ پہونچیگا ہرچند یہہ خواب دیکہکر کچہہ متردد سے تو
ہوگئے مگر بہت کمال سے شیخی کچہہ خیال مین نہ لائے صبح کو ایک حوض کے کنارے
کہ پانی سے لبلب تہا بیٹہے کتاب بحر الواصلین دیکہہ رہے تہے ناگاہ کچہہ ایسی
حالت اوپر وارد ہوئی کہ معہ کتاب غرّاٹ سے حوض مین گر پڑے مریدون نے
بدقت اوسی حوض سے نکالکر حجرہ مین بند کردیا چونکہ خدبہ الہی قرین حال اونکے
تہا حجرے کے کیواڑ مین ایک لات ایسی ماری کہ ٹوٹ گیا بیتاب ہوکر باہر نکلے
اور یہی کہتے تہے خدا میرا کہان ہے القصہ گرتے پڑتے جناب ولایت مآب کے
آستانہ فیض کاشانہ تک پہونچے اور آپکے قدمون پر سر رکہدیا اونکے مریدون نے
حضور مین عرض کیا کہ ہمارے سرکو اللہ تعالے نے رسوا کیا اب آپ ہمکو بہی ایسا
ہی کردین کہ ہم بہی لوٹنے لگین اور ہماری پگڑیاں بہی زمین پر گرین بعد ایک
ساعت کے جو شیخ کو افاقہ ہوا تو حضرت نے مسکراکر فرمایا کہ ہان شیخ تمہارے
حامی نے کیا فرمایا عرض کیا کہ سوائے اسکے کہ آپکی جناب مین حاضر ہوکر عذر
تقصیر کرون اور کچہہ نہین فرمایا پہر شیخ نے ماجرا ایسا یون بیان کیا کہ مین لب
حوض بیٹہا کتاب دیکہہ رہا تہا کہ ناگاہ صورت آپکی میری آنکہون کے سامنے جلوہ
ہوئی اور آپنے ایک نگاہ تحیر کی بس مین ایسا بیتاب و بیقرار ہوگیا کہ ضبط نکر سکا
اور بیخود ہوکر حوض مین گر پڑا اس کترین بندگان کو بہی اپنے فیض عام
سے فیضیاب کیجیے چنانچہ چند روز آستانہ رحمت سراپا برکت حضرت کا کرکے
نسبت عالیہ ابو العلائیہ کو حاصل کیا حکایت ایک شخص تہا کہ آبا و اجداد

اوسکے طریقہ انیقہ نقشبندیہ مین ارادت رکہتے تہے اس شخص کی یہ خواہش ہوئی
کہ سلسلہ عالیہ قادریہ مین بیعت حاصل کرے مگر متردد تہا کہ کن بزرگ کے ہاتھہ
پر بیعت کرے ایک رات اوسنے خواب مین دیکہا کہ ایک بڑا مکان عالی شان
ہے اوسمین حضرت قطب ربانی غوث صمدانی محبوب سبحانی سید محی الدین
شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ جلوہ افروز ہین اور فرماتے ہین کہ اے عزیز
خانوادے سب ایک ہی ہین اور میرا فیضان سب سلسلون مین شامل ہے
پس جس سلسلہ مین کہ بوے جوانی کی ہے اوسی سلسلہ مین داخل ہو جو کہ اوسنے
نہ جانا کہ وہ کون سلسلہ ہے شامل ہوا پہر فرمایا کہ وہ سلسلہ خواجہ بہاء الدین
نقشبند قدس سرہ کا ہے الحاصل اوس شخص کا ارادہ مستحکم ہوا کہ سلسلہ نقشبندیہ مین داخل
ہوتا ہم متردد تہا کہ کن بزرگ کے ہاتہہ مین ہاتہہ دے ایک رات کو یہہ ماجرا
گذرا کہ وہ اپنے گہر مین بیٹہا تہا کہ ایک آدمی نا واقف بلا تامل اوسکے مکانمین
چلا آیا اور ایک رقعہ سبز اوسکو دیکر کہا کہ حضرت امیر ابو العلا قدس اللہ سرہ نے
دعا تجہکو فرمائی ہے یہہ کہکر غایب ہو گیا صبح کو جو وہ شخص جناب امیر کے حضور
مین حاضر ہوا تو اوسکی صورت دیکہتے ہی آپنے فرمایا کہ اے عزیز ایک مدت سے
حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ نے تجہکو میرے سپرد فرمایا ہے الغرض
اوسنے آپکے دست مبارک پر بیعت کی اور ایک ہی توجہ مین سرشار معرفت کا
ہو گیا حکایت شیخ خلیل قدس سرہ نے حضرت محبوب جل و علا قدس اللہ سرہ
کے حضور مین التماس کیا کہ یا حضرت ایک کلاہ بطور تبرک غلام کو مرحمت ہو
چنانچہ آپنے عنایت فرمایا اتفاقاً شیخ خلیل جو ایک لڑائی پر گئے تو وقت جنگ کے

وہی ٹوپی حضرت کی اپنے سر پر رکھ لی ایک تیر جو اوسکے سر پر آ لگا تو سنا ہے کہ اسکا
دو ٹکڑے ہو گیا اور اوسکے سر پر مطلق صدمہ نہ پہونچا جب سے شیخ صاحب کا
معمول تہا کہ جب کسی لڑائی میں جاتے تو وہی ٹوپی حضرت کی پہن لیتے پہر
کوئی حربہ اوسکے بدن تک نہ پہونچتا اور احیاناً اگر پہونچتا تو ٹوٹ جاتا اور اونکا
جسم صحیح و سالم رہتا حکایت جناب قطبیت مآب محبوب جل و علا حضرت امیر
ابو العلا قدس اللہ سرہ کا دولتخانہ شہر اکبر آباد میں محلہ صوفی پورہ میں واقع تہا
کہ فی زماننا وہ محلہ آباد نہیں ہے بلکہ اوسکی جگہ پر بالکل میدان اور بیہڑ ہے
اور اوسی محلہ میں متصل خانقاہ شریف حضرت کی حویلی میر نعمان قدس سرہ کی
تہی جو حضرت خواجہ باقی باللہ دہلوی قدس سرہ کے مرید اور حضرت شیخ احمد
سرہندی قدس سرہ کے خلیفہ تہے اور باوجود طنطنہ سلطنت کے خدمت صدارت
شہر اکبر آباد کے بہی اونکو تہی بادشاہی وقت میں یہہ عہدہ مثل عہدہ قضا کے تہا
کہ شہر کے سب لڑائی جھگڑے قضائی اونہیں کے محکمہ میں رجوع اور فیصل ہوتے تہے
اور محکمہ اونکا قریب جامع مسجد کے تہا اس زمانے میں اوس جگہ پر ایک مسجد ہے
اب تک وہ مسجد محکمہ کی کہلاتی ہے الغرض ایک روز اونہوں نے بزور اپنی سلطنت
کے ایک شخص ہندو کو زبردستی مسلمان کر ڈالا یہہ خبر ہمارے حضرت نے جو سنی
تو بے ساختہ اتنی بات آپکی زبان کرامت بیان سے نکل گئی کہ جبر کی کیا ضرورت
تہی اودہر جیسے ہی مسلمان کرنا ہو سکتا ہے بعضے لڑانے والوں نے کہ ہر زمانہ میں
ایسے شیطان صفات لوگ بہی ہوا کئے ہیں اس تقریر کو ہمارے حضرت کی کچھہ
اور لون مرچ لگا کر میر نعمان تک پہونچایا اونہوں نے بجبلہ جو اندہا ہی اس امر کے آیا

اجراے احکام اسلام مین کس جہت سے اعتراض کرتے ہین آپکو اپنے محکمہ
دار القضا مین طلب کیا آپ تشریف لیچلے جب جوہری بازار مین پہونچے آپکو جذبہ
الہی قرین حال ہوا اور ایک نعرہ کیا نعرہ کی آواز سنتے ہی کئی جوہری بچہ کہ اپنی
دوکانو نپر بیٹھے تھے بیخود ہوکر گرے اور بے اختیار کلمہ پڑہتے آپکے پیچھے دوڑے
اور اوسیوقت اوسجگہہ آپکے دست مبارک پر مسلما ہوگئے میر نعمان نے جو یہہ خبر
سنی تو فوراً اپنے محکمہ سے اوٹھکر آپکے استقبال کو دوڑے اور اثنا راہ مین
آپسے ملاقات کرکے بہت سی معذرت کی اور کہا کہ آپنے تو ہمین ہمارے سوال
کا جواب دیدیا اب یہی دولت سرا کو تشریف لیجاوین زیادہ تکلیف نفرماوین
آپنے وہین سے خانقاہ شریف کیطرف مراجعت فرمائی اور یہہ ارشاد کیا کہ اس
طریق کے سوا اور طریق بہی مسلمان کرنیکا ہے وہ بہی عنقریب ظاہر ہوجاویگا
اس ماجرا کو چند روز گذرے تہے کہ ایک روز جناب کرامت مآب اپنے خانقاہ
شریف کے مسجد صحن مین کہ بر سر راہ واقع تہی رونق افروز تہے ناگاہ ایک
جوگی مینا کا پنجرا ہاتھہ مین لئے اوسی راہ ہوکر نکلا آپنے اوسے دیکھکر اپنے
مریدون سے فرمایا کہ اس جوگی کو پنجرے سمیت یہانتک لے آنا چاہیے وہ لوگ
لے آئے جب جوگی آکے بیٹھا تو آپنے وضو کرکے دو رکعت نفل پڑہے بعد اوسکے
وضو کا پانی جو بچا ہوا تہا دست مبارک مین لیکر اوس پنجرے پر ڈالدیا اور دروازہ
پنجرہ کا کہولدیا بس وہ مینا پنجرے سے نکلکر بصورت ایک عورت صاحب جمال
کے ہوگئی حضرت نے اوس سے پوچھا کہ اے بیٹی تو حال اپنا بیان کر اوسنے
عرض کیا کہ یا حضرت مین ایک ہندو زمیندار کی بیٹی ہون اپنے دروازے

پر کہڑی تہی اس جوگی نے جو مجھے دیکہا تو عاشق ہوگیا اور جادو سے مجھے مینا بنا کر
پنجرے میں رکہہ لیا اپنے ساتھہ لیے پہرتا ہے اور رات کو بصورت اصلی بنا کر بدی
کے ارادے کرتا ہے ایک مدت سے اسی عذاب میں گرفتار ہون آج اپنی
قسمت کی رہبری سے حضور کے جباستانک پہونچ گئی پہر آپنے اوس سے فرمایا
کہ اگر تجہکو خواہش اپنے گہر جانے کی ہو تو ابہی پہونچادون اوسنے التماس کیا
کہ یا حضرت میری قسمت میں جو تہا سو ہوا اب آرزو یہی ہے کہ مجہکو مسلمان
کرکے اپنی لونڈیومین داخل فرمائے کہ آپکے آستانہ کرامت نشانہ کی جاروب
کشی کیا کروں آپکا قدم چہوڑکے جو کہین جاون تو مجہسا بدنصیب کوئی نہین
آپنے اوسیوقت اوسکو مسلمان کیا اور فرمایا کہ بیٹی تیرا یہہ گہر ہے شوق سے رہ پہر
اوسکے اون جوگی کیطرف متوجہ ہوکر ارشاد فرمایا کہ جوگی جی تم فقیر کہلاکے ایسی
حرکت سخیف کرتے ہو بڑے شرم کی بات ہے تمنے فقیری کا نام ڈبویا لو جاؤ اپنی
راہ لو اونکی تو حالت یہہ ماجرا دیکہکر پہلے سے متغیر ہو ہی رہے تہے آپنا خفر بہکا
فرمانا تہا کہ رو پڑے اور دوڑکے قدموںپر جا گرے اور خود بخود کلمہ شہادت کا پڑہنے
لگے قصہ مختصر وہ بہی مسلمان ہوگئے پہر جناب کرامت مآب نے اون دونو کا نکاح
آپسمین کردیا اور وہ دونوں عورت مرد حلقہ مریدوںمین آپکے داخل ہوکر مدت العمر
خانقاہ شریف سے کہین باہر نگئے اون جوگی کا نام حضرت نے صوفی علاقلی رکہا
تہا وہ بڑے اولیاء صاحب مقامات سے ہوئے ہین اور وہ بی بی زاہدہ بہی
ولی کاملہ ہوئی ہے مزار اون دونونکے حضرت کے مزار مقدس کے پائین کیطرف
درگاہ شریف کے احاطہ سے باہر بڑی دیوار احاطہ واقع ہے وہ بہی زیارتگاہ خاص و عام

کی اور جوگی جوگن کی زیارت کرکے مشہور ہے بیت نا ایجادش قنفا بر خود کنارا
بکرد پہلو کرا اتش باتحانہ ؛ حکایت میر نعمان قدس سرہ جنکا ذکر اوپر کی
حکایت مین بہی ہوا انجا کہ وہ بزرگ نقشبندیہ سرہندیہ تہے سماع سے اونکو
کمال انکار تہا اور ہمارے حضرت کی خانقاہ مین جو اکثر سماع ہوا کرتا تہا تو
وہ چاہتے تہے کہ بزور حکومت صدارت کے مزاحمت پہونچاوین مگر ہمارے حضرت
کی شان پر وہ ہیبت حق تہی کہ آپکے کمال جبروت جلال سے اونکو جرات مزاحمت
کی ہو سکتی نہی بیت چونکہ ہیبت ہے یہہ صاحب دلق کی ؛ ہیبت حق ہے یہہ نہین خلق کی
ایکروز ایسا اتفاق ہوا کہ بہ تقریب فاتحہ عرس حضرت خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین
چشتی قدس اللہ سرہ العزیز کے ہمارے حضرت کی خانقاہ شریف مین مجلس سماع
کی تہی آپکے مرید ذوق و شورش مین نعرے کر رہے تہے حویلی میر نعمان کی تو
قریب خانقاہ حضرت کے تہی درویشون کے نعرون کی آواز جو اونکے کانون تک
پہونچی تو کچہ ایسا اثر اوسکا اونکے قلب پر ہوا کہ باوجود احتراز سماع کے بے اختیار
مجلس شریف مین آنکر حاضر ہوے ہمارے حضرت نے بپاس خاطر اونکے راگ
موقوف کرکے ساز قوالونکی کوٹہری مین بند کروا دے ایک مرید کو حضرت کے کہ وجد
بہت غالب تہا اونہون نے ایک نعرہ کیا بمجرد اونکے نعرہ کے وہ ساز کوٹہری کے
اندر خود بخود بجنے لگے اور محفل پہر گرم ہوگئی شعر نعرہ وہی ہے کام کا تاثیر جسمین ہووے ؛
کس کام کی وہ ہو ہے کہ جسمین ہو نہو ؛ پس بمجرد اس حال کے میر نعمان قدس
سرہ پر بہی حال وارد ہوا کمال بیقراری سے شورش و رقص کرتے تہے اور یہہ
شعر پڑہتے تہے شعر بجز از خود نمی دانم خراب کیستم ؛ دست مخمورم ندانم از شراب کیستم ؛

جب سے میر نعمان قدس سرہ بھی ہمارے حضرت کے معتقدان صادق الاعتقاد
سے ہوئے حکایت جناب قطبیت مرتبت معارف منزلت محبوب جلیل علا حضرت
امیر ابو العلا قدس اللہ سرہ اکثر ہاتھی پر سوار ہوا کرتے اور اوسمیں دو گینی جوتے
رہا کرتے تھے پس حضرت کی سواری کی تاثیر برکت سے اون گینیوں کو یہہ حالت بہم
پہنچی تھی کہ جس وقت مجلس سماع کی آپکے خانقاہ شریف میں شروع ہوتی وہ
گینے گاوخانہ سے رسیان توڑ کر داخل محفل ہوتے اور صوفیوں کے حلقہ میں
شامل ہو کر بے اختیار ناچنے کودنے لگتے ہر چند لوگ اونکو جدا کرتے مگر ہرگز وہاں سے
نہ ٹلتے حکایت ایکروز ہمارے حضرت خاصہ نوش فرما رہے تھے اور صحن مکان
میں ایک کتا بیٹھا تھا آپنے دسترخوان شریف سے ایک ہڈی اوٹھا کر اوسکے سامنے
پھینک دی اور اوسے کھالی تو بس اوس کتے کی یہہ کیفیت ہوئی کہ ایک مکان
ویرانہ کے گوشہ میں جا بیٹھا اور تا زندگی اپنے وہین بیٹھا رہا صرف بضرورت
بول و براز کے کبھی باہر نکلتا تھا اور اوسکی سانس سے برابر ذکر جاری رہتا
تھا جب وہ کتا مر گیا تو آپنے فرمایا کہ اسے دفن کر کے قبر اسکی بنا دو چنانچہ خادموں
نے ویسا ہی کیا بعضے لوگ کہتے ہیں کہ وہ کتا بھی درگاہ شریف کے رقبہ میں حضرت
کے مزار مقدس کے پائین کسیطرف کہین دفن ہے مگر اب تو آثار قبر تک اوسکے نمایاں
نہیں ہے اور نہ کوئی بتا سکتا ہے کہ کس مقام پر دفن ہوا تھا رباعی

یہہ قاسم جو گندے سے سنگین ہے ٭ اوسی چوکھٹ کا کتا کمترین ہے ٭ اوسی نعمت کے خوانکے اتحوانکا
وہ سائل ہے تمنا اور نہین ہے ٭ حکایت خواجہ ابو الحسن دیوان جہانگیر بادشاہ
کے حضرت کی جناب مین کمال اعتقاد رکھتے تھے ایکروز زیارت کو اونکے مکان پر

مجلس فاتحہ عرس شریف حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھی آنمیں
نے حضرت کی بھی دعوت کی آپ بھی اوس مجلس متبرکہ مین تشریف فرما ہوے
وہان اکثر لوگ اوباش شہر کے انکار پیشہ بھی جمع تھے اور صوفیون کے وجد و شور پر
پرہنستے تھے ناگاہ جناب قدسی القاب مستغرق دریاے رب الارباب نے جو ایک نعرہ
کیا پس وہ سب منکرین گریبان ہستی کو پھاڑ کر طرف میدان مستی معرفت کے
دوڑ گئے اور اس بیتابی سے اونھونکو شورش ہوئی کہ جتنے شیشے گلاب کے شیرینی کے
خوانچونپر رکھے تھے بالکل چور چور ہو گئے حاضران مجلس اس واقعہ عجیب کو دیکھکر
غریق دریاے حیرت کے تھے القصہ اون سبھون نے آپکے دست مبارک پر توبہ
کیا اور داخل طریقۂ عالیہ ابو العلائیہ کے ہوے حکایت میان صحیح قدس سرہ
کہ حضرت کے مریدان با اختصاص اور یاران خداشناس سے تھے اونکو فیضان
صحبت سے آپکے یہہ سوزش عشق الہی اور حرارت قلب کی حاصل ہوئی تھی کہ ایک دن
وہ بیٹھے ہوے دیوان حضرت شاہ قاسم انوار قدس سرہ کا دیکھہ رہے تھے ناگاہ
کیفیت اونپر طاری ہوئی اور اوس حالت مستی مین لعاب دہن اونکا جو کتاب
کے ورق پر گرا تو جس جس مقام پر لعاب گرا اوس اوس مقام کا کاغذ جل گیا
کہتے ہین کہ کتنی مدت تک وہ اوراق سوختہ شہر اکبرآباد مین موجود تھے لوگ اونکی
زیارت کرتے تھے مگر ابتو کہین پتا اوسکا نہین ملتا حکایت ایکروز ایک بڑا
عامل صاحب دعوت اسما ایسا کہ جو تصرف چاہتا تھا اوس سے ظاہر ہوتا تھا
حضرت کے حضور مین وارد ہوا اتفاقاً وہ وقت حضرت کے خاصہ نوش فرمانے کا
تھا جب کھانا آگے دسترخوان پر چنا گیا تب آپ اوس عامل کے بھی متواضع

ہوے جب بر سر دستر خوان آکے بیٹھا تو اوسنے یہہ تصرف کیا کہ ہاتھہ اپنا اوپر کو اوٹھا
طرح طرح کے کہانے لطیف اور میوے عجیب ہاتھہ میں لیکر دستر خوان پر رکھدئے اور
منتظر اسبات کا ہوا کہ ہمارے حضرت بھی کچھہ اپنا تصرف دکھلاوین آپ متفکر اوسکے
حضرے پر متصرف ہوگئے اتفاق وقت سے او سرور خانقاہ شریف کی مرمت ہوتی
تھی معمارون نے کہگل کے لیے گلاوہ بنایا تھا آپنے دستر خوان پر سے ایک گلاس
خالی کرکے ایک خادم کو دی اور فرمایا کہ اسمین گلاوہ بہر کرلے او وہ ارشاد بجا
لایا اور دستر خوان پر رکہدیا جو ہین حضرت نے نظر کیمیا اثر سے اوسے دیکھا وہ
وہ گلاوہ تر و تازہ حلوا ہوگیا تب تو وہ عامل متحیر ہوا پہر بعد کھانا کھانے کے اوسنے
یہہ تصرف کیا کہ اوڑکر بالا خانہ کی سیڑہی پر جا بیٹھا حضرت نے جو اوسکی طرف نگاہ
کیا تو وہ مانند پتھر کے وہین جم گیا اور آپنے فرمایا کہ آپکا تصرف دیکھا اب اوتر آئیے
وہ کب وہان سے ہل سکتا تھا آخرش بہت سی معذرت کرنے لگا جب حضرت
نے بنظر عنایت و عفو اوسکی طرف دیکھا تب بحالت اصلی ہوکر اوتر آیا آپنے
فرمایا کہ بابا جو کام تم کرتے ہو یہہ کام جن او شیطان کا ہے ہم بندگان خدا کی
کو خالق نے واسطے اپنی عبادت اور فرمان برداری کے خلق کیا ہے کشف و کرامات
دکھلانے کے لیے ہمین پیدا کیا ہے بس اوسیوقت اوسنے حضرت کے دست
اقدس پر توبہ کیا اور چند روز آپکی محفل معارف منزل میں حاضر رہکر واصل
عارف باللہ ہوگیا حکایت آپکے بڑے صاحبزادے حضرت سید العلما امیر نور العلا
قدس سرہ کی عمر ورشادی تھی حضرت محبوب جل و علا بارات کا جلوس ملاحظہ
فرمانیکو ایک دوکان کی چھت پر رونق افروز ہوے دیکھا تو اوسوقت گھٹا چاروں

طرف سے جھوم رہی ہے پانی برسا ہی چاہتا ہے پس آپنے سر مبارک اوٹھاکر آسمان کیطرف جو نگاہ کیا فوراً بادل پھٹ گیا اور چاند نکل آیا جب بارات بخیر و خوبی بڑے جلوس اور رونق سے دولہن کے گھر پہونچ گئی تب ایسا پانی برسنے لگا جسکا بیان نہیں ہوسکتا حکایت شیخ محمد رفیع قدس اللہ سرہ لکھتے ہین کہ ایکبار مین بدون اجازت اور رخصت اپنے پیر و مرشد محبوب جل و علا حضرت امیر ابو العلا قدس اللہ سرہ کے اپنے بڑے بہائی کے ساتھہ بارادہ سفر لاہور کے چلا جب سراے ناریلہ مین پہونچا رات کو خواب مین دیکھا کہ حضرت مرشد برحق فرماتے ہین کہ تو کہان جاتا ہے مین تجھے جانے نہ دونگا اور نہ چھوڑونگا پس او سیوقت قلب مین ایک شورش عظیم پیدا ہوئی اور تھوڑیسی رات رہے بدون اطلاع اپنے بہائی کے اکبر آباد کیطرف چلدیا جب حضور مین حاضر ہوکر مشرف بزیارت ہوا تو بسبب مشاہدہ جمال بے مثال کے عجیب ذوق و کیفیت طاری ہوئی کہ بیان مین نہین آسکتی ہے اور اوسی کیفیت کے عالم مین یہہ شعر پڑہتا تھا شعر بردر آمد بندۂ بگریختہ آبروے خود ز عصیان ریختہ ؎

چوتھی قسمت

تاج احوال سراپا کمال و ملال ارتحال حضرت محبوب جل و علا امیر ابو العلا قدس اللہ سرہ کے اس جہان گذران سے طرف روضہ رضوان اور گلستان جنان کے اور تذکرہ اون کرامتونکا جو بعد انتقال کے روح پرفتوح آنحضرت سے ظہور مین آئین اور مزار شریف سے ابتک ظاہر ہوا کرتی ہین -

احوال انتقال کا حضرت امیر نور العلا قدس سرہ روایت کرتے ہین کہ میرے والد

بزرگوار کو ایک عرصہ سے عارضہ حرقت بول کا لاحق حال تقدس اشتمال کے
تہا آخر کو حسب کمال شدت اس عارضہ کی ہوئی تو رحلت کے چند روز پیشتر
سے آپنے کہانا پینا بالکل ترک کر دیا کہ جسم مبارک میں آپکا مانند شمع کے لطیف
و سبزہ ہو گیا مین بیمارداری مین حضور کے حاضر رہتا تہا تاریخ آٹہوین صفر کو رات کے
وقت کہ ساعت بیداری کی مجہکو غلبہ نیند کا تہا ایک ذرہ سی آنکہہ جو لگ گئی تو عالم
خواب مین یہہ معلوم ہوا کہ آپ یہہ فرماتے ہین کہ بابا ابہی مین نہین جاتا ہون
صبح تک ہون پہر مین جاگ اوٹہا رات کو جو خیال کیا تو دیکہا کہ ابہی رات
باقی ہے جب سپیدہ صبح کا نمودار ہوا تو حضرت نے اشارہ سے نماز ادا کی بعد
اوسکے نسبت حالت دستورش کی ایسی آپکو غالب ہوئی کہ ہر بن مو سے ذکر اللہ
کا جاری ہو گیا اور اوسی حالت مین طایر روح پرفتوح نے حضرت کے طرف
گلزار جنان اور رضاے لارکان کے پرواز فرمایا واویلا صد واویلا کہ حلقہ یاران کا
حلقہ ماتم ہو گیا اور شور انا للہ و انا الیہ راجعون کا تا بفلک الافلاک پہونچا
جاننا چاہیے کہ تاریخ نوین صفر کو کہ دن منگل کا تہا بوقت نماز صبح کے حضرت کا
انتقال ہوا ہے اور سال ہجری قدسی الکہزار اکسٹہہ تہا سنہ ہجری اور
مدت عمر شریف آنحضرت کی اکہتر برس ہے فایدہ یہہ کاتب گنہگار جب پہلے
پہل شہر اکبرآباد مین حاضر ہوا ہے تو سال بارہ سو اکسٹہہ ۱۲۶۱ ہجری تہا جس وقت
روضہ منورہ پر حاضر ہو کر بعد قدمبوس اور فاتحہ کے آنکہین بند کر کے بائین مزار
شریف بیٹہا معا کانون مین یہہ آواز آئی کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ حضرت کے
انتقال کے پورے دو سو برس کے بعد تو زیارت سے مزار انور کے مشرف ہوا

واضح ہو کہ مزار مقدس حضرت کا مستقر الخلافت اکبر آباد میں شہر سے باہر ایک کوس اوتر کی جانب قریب زمین سلطان گنج کے واقع ہے تعویذ قبر شریف کا آبکے سنگ مرمر سے ہے بر سر تعویذ سبحان ربی الاعلی الخط منبت کندہ ہے اور مزار شریف کے سرہانے ایک لوح سنگ مرمر کی نصب ہے اوسپر جو تاریخین حضرت کے وفات کی کہدی ہین وہ لکھی جاتی ہین۔

تاریخ از حضرت امیر افضل احراری قدس سرہ

وا اے کہ شاہ ابو العلا ساخت مکان بلا مکان	حیف کہ آفتاب دین گشت نہان ز چشم ما
مورد فیض ایزدی مہبط نور احمدی	واقف سر سرمدی محرم راز کبریا
مرشد پیر کاملان رہبر راہ سالکان	مرہم ریش طالبان فیض رسان از کیا
ارشد آل مصطفی امجد نسل خواجگان	قدوۂ اہل معرفت نور دو عین مرتضی
حضرت میر ابو العلا سرور اولیای دین	صاحب کشف بالیقین عارف اکمل خدا
رخت بکار معنوی بست بملک جاودان	کرد صعود زین مکان ساخت بہشت عدن جا
خواست چو افضل از خرد سال وصال آن صفی	گفت برفت از جہان قطب جہان ابو العلا

ولہ

گوہر بحر وفا کان سخا منبع فیض	کاشف سر خدا عارف حق مرشد راہ
بو العلا رکن جہان غوث زمان حامی دین	کرد چون رحلت ازین دار فنا سوے الہ
ساعت و روز و مہ و سال وصال افضل جست	شد سہ شنبہ نہم ماہ صفر صبح پگاہ

تاریخ از حضرت امیر نور اللہ نبیرۂ آنحضرت قدس سرہ

در سن الف و واحد و ستین	شد مقامش مقام علیین

حضرت کے مزار شریف پر سواے گنبد نیلوفری آسمان کے اور کوئی گنبد نہیں ہے
مگر دو درخت ایک تو رنا دوسرا جھم جو مزار مقدس پر واقع ہین وہ تو البتہ ایسا چتر
کئے ہوے ہیں کہ بلا شبہ ایک گنبد زمردی ہے بیان اون کرامتون کا جو بعد
انتقال کے اوسی زمانہ قریب میں حضرت کی روح پاک سے ظہور مین آئین
کرامت مولانا ولی محمد قدس سرہ کہ آپکے مریدان کاملین سے تھے نقل
کرتے ہین کہ حضرت کی نعش مبارک کو غسل دینے کے وقت جب چاہا کہ ایک
پہلو سے دوسرے پہلو کیطرف پھیرون پس خود بخود نعش مقدس نے کروٹ
بدلی اور بلا استعانت کسیکے آپ ہی شرائط غسل کی ادا فرمائی کرامت
شیخ محمد رفیع قدس سرہ کہ مرید اور عاشق زار حضرت کے تھے آپکے انتقال کیوقت
حاضر نہ تھے کہین سفر کو گئے تھے وہین اونھون نے ایک رات عالم رویا مین
دیکھا کہ حضرت فرماتے ہین کہ اے محمد رفیع مین اپنے وقت کا قطب تھا مگر تم
کسینے مجھے پہچانا یہہ خواب دیکھکر اونکو تعجب ہوا کہ حضرت نے تو کلمہ تعظیم کا اپنی
نسبت کبھی زبان مبارک سے نہین فرمایا تھا اب جو فرماتے ہین نہ معلوم
اسمین کیا اسرار ہے الغرض وہ مضطرب ہوکر آکبرآباد مین آئے اور حضرت کے
انتقال کا حال نا لم اشتمال سنکر مانند ماہی بے آب کے تڑپنے لگے اور تمناے
دیدار جمال باکمال مین بیقرار تھے مارے ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت کا مزار شریف
جو کہ پہلے کچی اینٹون سے چنا گیا تھا بعد آنے شیخ محمد رفیع قدس سرہ کے سرنو
پختہ بنانیکو کھولا گیا اور باتفاق جسنے لوگون نے اونہین کو واسطے رکھنے عطریات کے

قبر شریف کے اندر اوتارا اونہون نے زیارت آپکے جمال عدیم المثال کی کی
نہ ہونیکو جو مادہ کہتے ہین کہ جو کچہہ دیکھا زبان اوسکے بیان کرنے مین گونگی اور
عقل اوسکی فہمید سے عاجز ہے۔ جاننا چاہیئے کہ جہان مزار شریف حضرت کا بنا
تہا زمین وہانکی ریگ آمیز اور گیلی تہی اور کچی اینٹون سے چنائی قبر کی ہوئی
تہی پہر کئی مہینون کے بعد جو پختہ بنانے کیلئے کہولا تو مزار شریف مین ہرگز کسی
جگہہ جنبش نہین ہوئی تہی اور جسم مقدس اور کفن مطہر پر کہین دہبا تک نہین
آیا تہا کرامت حضرت امیر نور العلا قدس سرہ سے روایت ہے کہ قبر شریف
حضرت کی غلطی سے کج کہودی گئی سمت قبلہ کا لحاظ نہ کیا گیا اور نعش مبارک
کو بہی اوسیطور پر دفن کیا جب پختہ بنانیکو قبر شریف کہولی گئی تو نعش مبارک
کو موافق قطب کے پایا اور سر اقدس قبلہ کیطرف ایسا متوجہ تہا کہ گویا تن سے
جدا ہو گیا ہے جب مزار مقدس پختہ طیار ہو کر اور تعویذ سنگ مرمر کا اوس پر نصب
ہو کر بالکل مرتب ہو گیا تب ایکروز کوئی درویش ولی اللہ فاتحہ پڑہنے کو
حضرت کے مزار پر وارد ہوے اور بعد فاتحہ خوانی کے خدام درگاہ سے اونہون
نے کہا کہ تم لوگ کیسے نادان ہو کہ ایسے قطب زمانہ کو کعبہ کے رخ سے منحرف
دفن کیا ہے بس وہین آواز غیب ہوئی کہ اے درویش یہہ صاحب قبر تو رخ
بقبلہ لیٹا ہے لیکن اگر تم قبر کو بہی چاہتے ہو کہ کعبہ کے رخ ہو جاوے تو دیکہو
ابہی ہوئی جاتی ہے چنانچہ معًا تعویذ مزار شریف کا موافق سمت قبلہ کے کج ہو گیا
کہ آجتک ویسا ہی کج ہے جن لوگون نے زیارت مزار شریف کی کی ہوگی
اپنی آنکہون سے دیکہہ لیا ہو گا کرامت کہتے ہین کہ جب قبر شریف کو پختہ بنانے

تھے اور پتھر کے تختون سے پاٹتے تھے اتفاقاً ایک بڑا پتھر معمارون کے ہاتھہ سے
چھوٹ کر اندر قبر شریف کے جا گرا لیکن خدا کی قدرت سے قبر مین پہونچکر ایک طرف
کو کھڑا ہو گیا اور پھر وہان سے خود بخود اوچھلکر جس مقام پر اوسکا نصب کرنا منظور
تھا وہان چسپیدہ ہو گیا نعش مبارک پر ذرا سی آسیب نہ پہونچا کرامت نقل ہے
کہ جب چبوترہ مزار شریف کا سنگین بنانے لگے تو معمار تخمینہ کرکے تختے پتھر کے
سب ایک ہی پیمانہ کے لائے تھے جب سب تختے نصب کر چکے تو آخیر کو ایک تختہ چھوٹا
نکلا معمار متردد ہوے آخر یہی صلاح ٹھہری کہ کل دوسرا تختہ موافق پیمانہ کے لاکر
لگایا جاویگا مگر تھوڑی دیر کے بعد جو خیال کرتے ہین تو اسی وہ پتھر کچھہ بڑا دکھائی
دیتا ہے امتحاناً اوسکو اوسکے مقام پر جو رکھا تو چھوٹا کیا معنی ناپ سے بھی کچھہ زیادہ
تھا کہ آخر اوسقدر اوسمین سے کم کرکے چسپیدہ کر دیا کرامت حضرت امیر نور العلا
قدس سرہ فرماتے ہین کہ ایک رات عالم رویا مین مین نے اپنے والد ماجد کو دیکھا کہ
آپ فرماتے ہین کہ بابا دیکھو جو کچھہ کہ تمکو نا مدد ہوتا ہے صرف حرف قبول کا ہے
بزرگوار سلف کی بھی رکھتے تھے کرامت روایت ہے کہ مرزا نور بخش بیٹے مرزا
نور الدہر کے شیعی مذہب تھے اور اپنے مذہب مین اونکو بڑا غلو تھا ایک روز بطریق سیر
کے روضہ منورہ پر حضرت کے جو اونکا گذر ہوا تو بمجرد دیکھنے قبر شریف کے ایک عجب حالت
اونپر طاری ہوئی کہ گویا درخت ہوش و خودی کا اونکی جڑ سے اوکھڑ گیا القصہ
بعد افاقہ کے اونہون نے اپنے عقاید سابق سے توبہ کیا اور جب زمانہ اونکے انتقال
کا آیا تو وصیت کی کہ حضرت امیر ابو العلا قدس سرہ العزیز کے فرزندان ولایت
نوآمان میرے تجہیز و تکفین کرین سوا اون صاحبزادون کے اور کوئی ذرہ عمل نکرے

چنانچہ ایسا ہی اتفاق ہوا کرامت کہتے ہین کہ ایام سابق مین حضرت کے مزار شریف کے چبوترہ پر ایک بڑا عظیم درخت پیلو کا تہا کہ اوسکے سبب سے چبوترہ کو بہت خلل اور نقصان پہونچا تہا آخر یہہ صلاح ٹہہری کہ اوس درخت کو وہان سے دور کیا چاہیئے مگر اوسکی جڑ ایسی مستحکم تہی کہ کہودنا اوسکا نہایت دشوار تہا لوگ متردد تہے کہ کیا تدبیر کرین بس ایک رات کو وہ درخت بدون آندہی اور طوفان کے خودبخود بالکل جڑ سے اوکہڑ کر چبوترہ سے دور جا گرا بیان اون کرامتون کا حضرت کی جو زمانہ حال مین ہزار منو سے ظاہر ہوئی ہین کرامت ۵۹ یہ ظاہری قدسی مین کہ یہہ کاتب گنہگار بذریعہ نوکری کچہری صدر دیوانی شہر الہ آباد مین مقیم تہا ہون ایک رات کو خواب مین کیا دیکہتا ہون کہ مین کچہری مین بیٹہا ہون اور سب عملے معزز بہی میرے قریب بیٹہے ہین اتنے مین شیخ شفیع الزمان سلمہ اللہ تعالے کہ وہ بہی اوس زمانہ مین اوسی کچہری کے سررشتہ مین سے تہے میرے پاس آنکر بیٹہے اور مجہسے کوئی مسئلہ وحدت وجود کا اونہون نے پوچہا مینے موافق اپنی سمجہ کے کچہہ جواب دیا اونہون نے اوسپر اعتراض کیا مینے پہر جواب اوسکا بیان کیا اور الغرض اسی گفتگو مین مجہپر ایک کیفیت اور شورش عظیم ہوئی اور ویسا ہی جامہ یعنی لباس کچہری کا پہنے شورش کرتا ہوا کمرہ سے باہر نکلا اور سب چہوٹے بڑے عملے کچہری کے مجہکو حلقہ کیے ہوئے میرے ساتہہ ہولیے جب کچہری کے احاطہ سے گذر گئے تو ایک میدان لق ودق وکہائی دیا کہ ہم سبکے سب اوسی میدان مین چلے جاتے ہین تہوڑی دیر کے بعد ایک پختہ چار دیواری اور اوسمین ایک دروازہ نظر آیا ہم لوگ اوس دروازہ سے

اندر چلے گئے وہان دیکھا کہ زیر درخت ایک چبوترہ ہے اور اوسپر مزار کسی بزرگ کا
ہے سبھون نے اوس مزار کی زیارت کی اور مجھکو یہہ ایسی شورش عظیم ہوئی
کہ اوسی عالم شورش مین ایک نعرہ زور سے جو کیا تو آنکھین کھل گئین یہہ خواب
دیکھکر مین متحیر تہا کہ دیکھا چاہیے تعبیر اسکی کیا ہوتی ہے پس اس ماجرا کے
دو چار ہی روز کے بعد بلا شان و گمان کلکتہ سے حکم ہوا کہ کچہری صدر دیوانی
کی الہ آباد سے اوٹھکر اکبر آباد کو جاوے قصہ مختصر بسبب مین کچہری کے ساتھہ اکبر آباد
مین پہونچا اور حضرت کے روضہ منورہ کی زیارت سے مشرف ہوا تو دیکھا کہ ہو بہو
وہی چار دیواری اور دروازہ اور چبوترہ اور مزار شریف ہے جیسا حضرت نے
اپنی عنایت و کرم سے عالم خواب مین زیارت کروا دیا تہا کرامت جس رز
یہہ کاتب عاصی صدر دیوانی کی کچہری کے ساتھہ بلدہ متبرکہ اکبر آباد مین پہونچا
اوسکی صبحکو مکان فرود گاہ سے بہ تمنائے زیارت روضہ منورہ اپنے پیشوا
حضرت امیر ابو العلا قدس اللہ سرہ کے چلا مگر چونکہ اوسوقت تلک شہر کے محلون
اور سواد شہر سے محض نابلد تہا اور جو آدمی ہمراہ تہو وہ بہی بالکل ناواقف تھے
گونہ تردد ہوا پہر یہہ خیال کیا کہ شہر سے باہر نکلکر کسی سے راستہ درگاہ شریف
کا پوچھہ لینگے جب چار سو دروازے سے آگے بڑہا ہنوز نوبت پوچھنے کی کسی سے
نہین پہونچی تہی کہ دو لڑکے نہ معلوم کدہر سے آکے میرے پالکی کے ساتھہ
ہوے اور خود بخود پوچھنے لگے کہ تم ابو لالا کی درگاہ پر جاؤگے فایدہ واضح ہو
کہ شہر اکبر آباد کے بازاری لوگ اور سب لڑکے ہمارے حضرت کو ابو لالا کہتے
ہین اور یہہ لفظ اونکی زبان سے اتنا پیارا معلوم ہوتا ہے کہ لطف اوسکا

تحریر مین نہین آسکتا الغرض مینے اون لڑکونکو جواب دیا کہ ہان بہائی مین
جایا چاہتا ہون مگر راستہ نہین جانتا اونہون نے کہا کہ چلو ہم بتادین چنانچہ
وہ پالکی کے ساتہہ دوڑے اور ادہر اودہر کی پیاری پیاری باتین کرتے چلے آتے
تہے جب شاہ نور زمان قدس سرہ کے مقبرہ سے آگے بڑہے تو اون لڑکون نے
ہاتہہ اوٹہا کر بتایا کہ وہ دیکہو انبولالا کی درگاہ کا دروازہ دکہائی دیتا ہے پالکی
کے کہار آستان ملایک آشیان کو دیکہہ کر تیز رفتار ہوے القصہ جب آستانہ شریف
پر پہونچے تو مینے پالکی سے اوتر کر چاہا کہ اون لڑکون کو کہ میرے راہبر ہوے
تہے دون مگر دیکہا تو وہ لڑکے نہین ہین کہارون سے جو پوچہا تو اونہون
نے کہا کہ پالکی پیچہے پیچہے تو چلے آتے تہے نہ معلوم کہ ابہی کہان غایب ہوگئے
پہر ہر چند ادہر ادہر اون لڑکونکی تلاش کی اور بہتیری آوازین دین لیکن
ہرگز پتا او نشانہ لگا اور معظمی و مکرمی مولوی وجیہہ الزمان صاحب دام عنایتہ
نے اپنا ماجرا بہی کچہہ ایسا ہی اس خاکسار سے نقل کیا تہا کرامت نامدار
قوال محلہ وزیر پورہ کا رہنے والا ایک روز مجرے کو میرے پاس آیا ایک لڑکا کہ
کوئی پانچ چہہ برس کا اوسکے ساتہہ تہا مینے اوس قوال سے پوچہا کہ تمہارے
کے لڑکے ہین اوسنے کہا کہ میان یہی ایک غلام زادہ آپکا حضرت انبولالا صاحب
کا بخشا ہوا ہے پہر حقیقت مفصل اس مجمل کی اوسنے یون بیان کی کہ میری
شادیکو چودہ پندرہ برس گذر گئے تہے کہ کبہی کوئی اولاد نہین ہوئی قوالن
میری اس باعث سے نہایت غمگین رہا کرتی تہی ایکروز اوسنے مجہسے اصرار
سے مجہسے کہا کہ آج تو انبولا جی کی درگاہ پر جاکے اولاد کی مراد مانگ ناچار

مین طلوع الفجر مین واب کہ میر صاحب کی درگاہ پر گیا دیکھا تو اوسوقت ایک
لالہ مرلیدہر مزار شریف کے قریب بیٹھے ہیں اور کوئی نہین ہے مین بہی پائین
مزار مقدس کے بیٹھکر مجرا کرے ا ردل مین یہی مراد اولاد کی مانگنے لگا پس
اتنے مین لالہ مرلیدہر مست ہوکر اوٹھے اور مزار شریف پرسے دو پہول اوٹہاکر
میرے ہاتھ مین دیا اور کہا کہ حضرت فرماتے ہین کہ ایک تو کہا جا اور ایک اپنی
گہر والیکو کہلادے ایک بیٹا تیرے ہوگا چنانچہ ایک پہول تو اوسیوقت مینے کہا لیا
اور دوسرا لاکر اپنی قوالن کو کہلا دیا بعد نو مہینے کے یہہ لڑکا پیدا ہوا بعد اوسکے
سوا اور کوئی اولاد نہین ہوئی جاننا چاہیئے کہ زر حا اوس قوال کی بلاشبہہ
بانجہ تہی کیونکہ اوس لڑکے کے پیدا ہونے کے قبل یا بعد اور کوئی اولاد
اوسکے نہین ہوئی یہہ ایک لڑکا اوسکو محض بطفیل عنایت و کرامات حضرت
کے خداوند تعالے نے بخشا فایدہ یہہ لالہ مرلیدہر رہنے والے شہر اکبرآباد کے
دوکان غلہ فروشی کی کرتے ہین مگر حال اونکا یہہ ہے کہ تیس برس کے عرصہ سے
حاضرباش درگاہ شریف حضرت محبوب جل وعلا کے ہین کہ اس عرصہ مین
کبھی ایکروز بہی حاضری اونکی ناغہ نہین ہوئی ہے اگرچہ بظاہر ہندو ہین
مگر بباطن مسلمان اور نہایت صاحب ذوق و کیفیت ہین اور اب تو چند روز
سے وضع لباس کی بہی اپنی بدل دی ہے یعنی کرتا اور پایجامہ شرعی
پہنتے ہین اور عمامہ سبز سرپر باندہے رہتے ہین تسبیح بہی کبھی گلے مین کبھی ہاتھ
مین رہتی ہے دریونلا ایک حجرہ بہی اپنے لئے درگاہ شریف پر بنواتے ہین
ارادہ اونکا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب دوکان داری چہوڑکر وہین آستانہ

برکت پر بیٹھے رہین عالم شورش مین نعرہ اونکا سہہ ہوتا ہے ۷ ۱۲۸۱ ۱۲ الله
کرامت ایک برس میان محمد خان قوال کہ نایک وقت اور تمام ہندوستان
اپنا ثانی نہین رکھتے تھے شہر اکبر آباد مین وارد ہوئے مشفقی و مکرمی مولوی
غلام جیلانی سلمہ اللہ تعالے اکو کہ اوس عرصہ مین زبدہ وکلاے کچہری صدر
دیوانی سے تھے اشتیاق اونکے راگ سننے کا ہوا آخر یہہ صلاح ٹھہری کہ اگر
گانا محمد خان کا حضرت سید امیر ابو العلا قدس سرہ کی درگاہ پر ہو تو بہت مناسب
ہے چنانچہ ایسا ہی اتفاق ہوا کہ ایکدن اتوار کے روز کہ یوم تعطیل عملو نکا تھا مجرا
اوس قوال کا درگاہ شریف پر قرار پایا اور یہہ خبر سنکے اوس روز خلقت کا ہجوم
بطور میلہ کے ہوا سب عملے بھی لباس پر تکلف پہن پہن کر ظہر کیوقت درگاہ پر
حاضر ہوئے مگر مزار شریف پر اوس روز چادر نہ تھی کیونکہ وہ روز جمعرات کا نہ تھا
اور چادرین مزار شریف کی سید میر خان مغفور کے مکان پر کہ اندر شہر کے ہے رکھی
رہتی ہین جمعرات کے دن خدام درگاہ علی الصباح وہان سے چادر لاکر مزار
شریف پر اوڑہادیا کرتے ہین اور پھر سوا پہر رات گئے اوٹھا لیجاتے ہین وہ روز
کہ اتوار کا تھا خادمون نے چادر نہین اوڑہائی تھی اور کسیکو یہہ خیال بھی نہین
رہا کہ وہان سے ایک چادر منگا کر مزار شریف پر اوڑہا دیتے القصہ ہنوز راگ شروع
نہین ہوا تھا شاید شیخ محمد شفیع مرحوم کے آنیکا انتظار رہا کہ اتنے مین منشی شیخ
عزیز الدین شاہ چشتی صابری دام عرفانہ کو کہ اولاد امجاد سے حضرت شیخ جلال
الدین تھانیسری قدس اللہ سرہ کے ہین اس بات کا خیال ہوا اور یہہ لوگون سے
کہنے لگے کہ کمال حیف و بے ادبی کی بات ہے کہ تم لوگ تو آج ایسے ایسے لباس

حاضرہ اور ستال، شالے اوڑہ اوڑہ کے آستے ہوا در حضرت میر صاحب کا مزار
شریف برہنہ ت ارکے اس فرمانے سی ہلوگ نہایت نادم اور شرمندہ ہوے کہ
واقعی سچ فرماتے ہین حتیٰ کہ برادر مصطفیٰ مولوی علام امام شہید رحمۃ اللہ علیہ
کا یہہ ارادہ ہوا کہ ہم لوگون مین سے کسیکا دوشالہ اوتار کے مزار شریف پر
اوڑہادیں لیکن لباس مستعمل کا اوڑہانا قبر منورہ پر سوء ادبی سمجھکر شامل
ہورہے مگر سب کے سب محل ومنفعل تھے بشاشت طبع جاتی رہی طبیعتین
کلفت ہوگئیں پس یہہ ایک کرامت حضرت کی کیا ظاہر ہوتی ہے کہ چند
شخص خوانچے سرون پر رکھے ہوے اور آستے اونکے روشن چوکی بجتی ہوی آن
پہونچی اور ایک خوان کا خوان پوش اوٹہا کر ایک چادر سبز نقرئی حاشیے
کی چھپی ہوئی مانند حلۂ بہشتی کے فوراً مزار شریف پر اوڑہادیا بعد اوسکے پہولوں
کی چادر ڈالدی اور شیرینی وغیرہ جو لائے تھے فاتحہ اور تقسیم کرکے چلے گئے
پس لوگون کو جو انقباض ہوگیا تھا جاتا رہا بلکہ ہر ایک کا قلب شگفتہ ہوگیا
دوسری کرامت حضرت کی یہہ ہوئی کہ میان محمد خان مجذوب کو جو آن بیٹھے تو
بے ساختہ اونہوں نے یہہ شعر حسب حال اوسوقت کے گانا شروع کیا
شعر این جامۂ ہستی را دریکدہ وحدت * صد بار گرو کردم عریان خراباتم * پہر
اوسوقت صوفیوں کو جو ذوق و کیفیت ہوئی بیان اوسکا نہیں ہوسکتا کرامت
ایک برس عمدر کے عملوں نے عرس شریف کی حضرت کے بڑی تیاری کی تھی
بہت کچھہ سامان روشنی اور طعام واری وغیرہ کا مہیا کیا تھا شیخ محمد شفیع
مرحوم نے مزار شریف کی چادر کمخواب کی پر تکلف بنوائی تھی شیخ رحیم بخش سوداگر

سلسلہ نے روشنی چراغان کی بڑی تیاری کی تھی شامیانہ مزار منور کا نہایت
تکلف کا بنوایا تھا مگر حال یہہ ہوا کہ روز عرس کے تین دن پیشتر سے اس شدت
کا پانی برسنا شروع ہوا کہ ایک لحظہ کو مہلت نہ دیتا تھا اس جہت سے سب لوگ
نہایت ملول و متردد تھے کہ بارش کا اگر یہی عالم رہا تو سرانجام عرس شریف کا
کیونکر ہوگا اور بڑی بے لطفی ہوگی اوسی عرصہ مین ایک بزرگ نے کہ وہ بھی
شریک اہتمام عرس کے تھے ایک کاغذ پر اپنی راے یہہ لکھی کہ چونکہ ابر و باران
کا یہہ حال ہے اور شرعاً فاتحہ کسی بزرگ کا ایک تاریخ معین کو ہمیشہ ادا کرنا
نہایت بدعت ہے اس صورت مین مناسب ہے کہ اس تاریخ معین مین تقریب
عرس کی ملتوی کر کے بعد موقوف ہو جانے بارش کے کسی اور تاریخ کو فاتحہ
عرس کا کیا جاوے اور اوس کاغذ کو بغرض اتفاق راے کے اور لوگون کے
پاس جو شریک اہتمام عرس کے تھے بہیجدیا چنانچہ پہلے وہ کاغذ شیخ محمد شفیع مرحوم
کے پاس پہونچا اونہون نے تو راے اپنی موافق راے اون بزرگ کے لکھدی
بعد اوسکے نوبت مجہہ گنہگار کی پہونچی مینے باختلاف راے اون دونون صاحبون
کے اسقدر لکھا کہ ہرگاہ میرے پیران عظام اور مرشدان کرام کا یہی عمل رہا
ہے کہ عرس بزرگون کا تاریخ معین مین کیا ہے ہین تو معاذ اللہ کہ مین اوسکو بدعت
سمجھون پس میرے عقیدے مین فاتحہ عرس اولیاء ان کا بروز وصال اون کے
واجبات سے ہے لیکن مولوی غلام امام شہید اور منشی رسول بخش دام مجدہا
نے اپنی راے بڑے شد و مد سے باتفاق راے مجہہ عاصی کے لکھی اور
منشی رسول بخش صاحب نے یہہ فقرہ بھی لکھا کہ اگر نذر ہم لوگونکی حضور مین حضرت

میر صاحب قدس اللہ سرہ کے قول سے ہے تو اونکی سعی پر فتوح کی برکت سے
تعالے یہہ اپرو باراں سب برطرف ہوا جاتا ہے اور جو قول میں ہے تو مقام موسیٰ
کا ہے اور منشی رفیع الدین مرحوم نے جو پہلے سے باہتمام طعام داری کے درگاہ شریف
پر گئے ہوے تھے بدریافت اس خبر کے بہلا کر ایک رقعہ شیخ محمد تسبیح مرحوم کو اس مضمون
کا لکھا کہ آپ لوگ حضرت میر صاحب کا عرس نہیں کرتے ہیں اپنا عرس کرتے
ہیں ایسی سن بانی گہر جان بوجہ کہ جب جایا کیا صاحب نہ جایا کیا کلام مختصر یہہ ہی
کہ آخر کو لغلہ آرائی سمیوں کے یہی بات قرار پائی کہ جیسا ہمیشہ سے ہوتا آیا ہی
تاریخ نوین صفر کو فاتحہ عرس حضرت کا ضرور ہوا چاہیے چنانچہ آٹھوین تاریخ کو
کہ اوسی تاریخ مین بوقت عصر کے غسل مزار شریف کا ہوتا ہے بعد ظہر کے سب
لوگ کمل اور موم جامے اپنی اپنی سواریون پر ڈال کر درگاہ شریف کو چلے اب دیکہو
کرامت میرے پیشوا کی کہ ہنوز لوگ شہر سے باہر ہوے تھے کہ پانی برسنا تو موقوف
ہوگیا جب سعید خان کی منڈی تک پہونچے تو بادل بہی ہٹنا شروع ہوا یہانتک
کہ درگاہ شریف پہونچتے پہونچتے آسمان بالکل صاف ہوکر دہوپ نکل آئی پہر
اوسوقت سے نوین تاریخ کے مغرب تلک برابر آسمان صاف رہا مجلس بہی
اور طعام داری بہی خوب ہوئی روشنی چراغان بہی نہایت لطف کے ساتھہ
تمام شب رہی بعد اخیر قل کے جب میلہ برخاست ہوا اور سب لوگ اپنے اپنے
گہرون پہونچ گئے تب پہر چارون طرف سے گہٹا جہوم آئی اور کئی روز تلک
جہڑی لگی رہی کرامت میہ کاتب گنہگار روسیاہ جب سدہ دیوانی کی کہیں
نوکر تہا تب ایک زمانے میں ساتہہ اور عملون صدر کے اپنی نکست اعمال سے یک

بلا ستر گ و مخمصہ عظیم مین ماخوذ و گرفتار ہوکر شہر مرادآباد کو بہیجا گیا اور وہان جاکر
محبوس ہو گیا اوس حالت مین بجز تصور اپنے مولا محبوب جل و علا حضرت امیر العلما
قدس اللہ سرہ کے اور کچہہ خیال نہ تہا جاننا چاہئے کہ وہ عجیب ایک تہلکہ ہوش ربا
تہا کہ با سباب ظاہر موافق قیاسات نجات عقلیہ کے اوس سے نجات دشوار بلکہ ناممکن
معلوم ہوتی تہی مگر حضرت نے اپنی عنایت و کرامت سے بہت جلد بات کی بات
مین رہائی کروادی یہہ عاصی اپنے اس قول کی تصدیق پر ایک ماجرا بیان
کرتا ہے یعنی جسوقت اوس بلا سے نجات پاکر اوسی شہر مرادآباد مین اپنے
مکان فرودگاہ مین پہونچا ہون تو کیا دیکہتا ہون کہ ایوب خان جو اوسی شہر
کے رہنے والے اور جوان صالح نہایت متقی و پرہیزگار اور میرے بڑے دوست
مہربان ہین پہلے سے اوس مکان پر آکر میری ملاقات کے اشتیاق مین بیٹہے
ہین اسپر واضح ہو کہ وہ عزیز ہمارے حضرت کے اسم مبارک سے واقف تہے نہ کبہی
آپکے روضہ منورہ کی زیارت کی تہی بلکہ اونکو شہر اکبرآباد مین جانیکا کبہی اتفاق
نہین ہوا تہا الغرض بعد ملاقات کے مینے اونسے کہا کہ بہائی تم اتنا پیشتر سے
کیون آنکر یہان اکیلے بیٹہے رہے اونہون نے کہا کہ حضرت سلامت مین تو کوئی
ایک ہفتہ کے عرصہ سے قصبہ امروہہ کو گیا ہوا تہا پرسون وہان مجہکو معلوم ہوا
کہ تمہاری رہائی ہو گئی یہہ دریافت کرکے تمہاری ملاقات کے لیے بطریق
یلغار چلا آیا ہون یہہ کلام اونکا سنکر مین نے متعجب ہو کر کہا کہ اے مرد عزیز حکم
میری رہائی کا تو اکبرآباد سے آج ہی یہان پہونچا اور آج ہی مینے رہائی پائی
بہلا تم نے دو روز پیشتر امروہہ مین کہان سے یہہ خبر سن لی تب اونہون نے ماجرا

ایسا یوں بیان کیا کہ برسوں ہیں اور آج میں رات کو میں عالم خواب میں دیکھا
کہ تمکو اور دوسرے عملگان صدر کو حکومت سے سپاہی جیلخانہ کے لئے طور قیدی پکڑے
ہوئے کہیں کو لئے جاتے ہیں میں یہہ حال تمہارا دیکھہ کے بہت مغموم
و ملول ہوا اور اپنے دل میں کہتا ہوں کہ یہہ کمبخت سپاہی میرے دوست کو
کیوں قید کئے لئے جاتے ہیں مگر کچھہ بس نہیں چلتا اور میں حسرت و افسوس
کرتا ہوا اوسی غول کے برابر الگ چلا جاتا ہوں اتنے میں کیا دیکھا کہ ایک
مرد بزرگ کشیدہ قامت خرقہ پہنے سر پر عمامہ باندھے کہ چہرہ مہتاب اونکا چاند سے
بھی زیادہ نورانی تھا اچانک وہاں پر تشریف لائے اور اون سپاہیوں کیطرف
متوجہ ہوکر نہایت جلال سے فرمایا کہ کہاں جاتے ہو کھڑے رہو بس وہ سپاہی
خوف زدہ سے ہوکر ٹھہر گئے اور اون بزرگ نے دست مبارک اپنا تمہاری طرف
بڑہا کے فرمایا کہ میرا ہاتھہ پکڑ کر چلا آ تمنے اونسے عرض کیا کہ یا حضرت میں اکیلا تو
نہ آونگا میرے ساتھیونکو بھی رہائی کر دیجئے اونھوں نے فرمایا کہ تجھکو اور ان سے
کیا مطلب ہے تو چلا آ پھر تمنے ویسا ہی عرض کیا الغرض وہ بزرگ تو اصرار فرماتے
ہیں اور تم وہی عذر کئے جاتے ہو اور میں بیچ آدمیوں او سوقت تمہارے اوپر نہایت خفا
ہوتا ہوں کہ اس مرد عزیز کو اسوقت یہہ کیا سوجھی ہے کہ دوسروں کے لئے توقف
کر رہا ہے اس بلا سے جلد نکل کیوں نہیں جاتا آخرش جب تم برابر یہی عذر
کرتے رہے تو اون بزرگ نے فرمایا کہ خیر تو اون لوگوں سے کہہ کہ تیرا ہاتھہ
پکڑ لیں اور تو میرا ہاتھہ پکڑلے بس مولوی غلام امام اور مولوی آل حسن نے جو
تمہارے قریب تر کھڑے تھے تمہارا ہاتھہ پکڑ لیا اور لوگ جو ذرا الگ تھے ہوتے تمہارا

نزدیک نہ پہونچنے پائے تھے کہ اون بزرگ نے جست تمکو قیدیون کے حلقہ سے
باہر کھینچ لیا اور وہ دونون شخص بہی تمہارے ساتھ باہر چلے آئے پھر وہ بزرگ
تم تینون آدمیونکو اپنے ساتھ لیکے دکھن کیطرف کو چلے گئے اور وہ سپاہی اور لوگونکو
کسی دوسری طرف کو لیگئے مین یہہ دیکھکے خوش تو بہت ہوا مگر اس حیرت مین
کہ الہی یہہ کون بزرگ تھے جو اپنی عنایت سے میرے دوست کو چھڑا لیگئے اوسی
جگہہ متحیر کہڑا رہگیا اتنے مین کیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص مسافر سپاہی وضع
بر سر راہ چلا آتا ہے جب میرے پاس پہونچا تو مجھسے پوچھنے لگا کہ اے شخص تو
متحیر سا کیون یہان کہڑا ہے مینے وہی وجہ حیرت کی اپنے بیان کی تب وہ بولا
کہ تو کبہی اکبر آباد گیا ہے اور حضرت امیر ابو العلا قدس سرہ کے مزار شریف کی
زیارت کی ہے یا نہین مینے کہا کہ بہائی مجھکو کبہی اکبر آباد جانے کا اتفاق نہین
ہوا تب اوسنے کہا کہ یہی حضرت امیر ابو العلا قدس سرہ ہین اونکے غلامون مین
سے ایک شخص یہان قید ہو گیا تہا سو اوسکی رہائی کو تشریف لائے تھے اور
رہا کرکے اپنے ساتھ لے گئے بس صبحکو جو مین سوتے سے اوٹھا تو مجھکو اپنے
اس رویا اور تمہاری رہائی کا عین الیقین ہو گیا اوسیوقت اودہر سے روانہ
ہوکر سہ روزہ یہان پہونچا ہون یہان آنکر جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ فی الواقع
انہین تم تین شخصون کی رہائی کا حکم اگرہ سے آیا اور وہ نکی مخلصی نہوئی سو
ابہی مین اپنے گہر بہی نہین گیا تمہاری ملاقات کے اشتیاق مین برابر یہین
آنکر بیٹہہ رہا ہون اے برادران ابو العلائی جسوقت اوس عزیز نے یہہ خواب اپنا
بیان کیا اس کاتب گنہگار کو اپنے حال خسران مآل پر کمال رقت اور حسرت

مدد کی کہ دیکھو تو ہمارے آقا اور مولا کو تو اپنے ایسے غلام نالائق و ناکارہ کی بہیرہ حمایت و دستگیری اور عنایت دستیار رہی ہے اور میں ایسا منذہ ماسیاں ہوں کہ ذرہ بہی پیروی اور فرمانبرداری اپنے آقا کی مجہسے نہیں ہوسکتی بیت
ترا زندہ از من موافق بسے ، ز مراجہ ملو خواجہ ماسند کسے ، واضح ہو کہ حضرت کی روح
پر فتوح اور مزار پر انوار سے ہمیشہ خوارق و کرامات بے نہایات ظاہر ہوا کرتے ہیں
کہانتک اونکو کوئی لکھہ سکتا ہے یہہ چند حکایتیں جو بہ وقت عاصی کو یاد آگئیں
وہ لکہدی گئیں ؛

قسمت پانچوین

ذکر میں فرزندان ولایت توامان اور عزیزان رفیع الشان اور بعض اجل
خلفا حضرت محبوب جل وعلا امیر ابو العلا قدس سرہ کے جاننا چاہیے کہ پہلے
ذکر حضرت کے فرزندوں اور عزیزوں کا لکہا جاتا ہے بعد اوسکے احوال اجل
خلفا کا لکہا جاویگا ؛

ذکر خیر حضرت امیر نور العلی قدس السر سرہ کا

جناب ولایت مآب معلے القاب حضرت امیر نور العلا قدس سرہ بڑے صاحبزادہ
اور مرید و خلیفہ حضرت محبوب جل وعلا امیر ابو العلا قدس سرہ کے بڑے عالم و عامل
و زاہد و ولی کامل صاحب مقامات عالیات تہے خوارق و کرامات بے نہایات
آپ سے ظہور میں آئی ہین آپکے مزاج مقدس مین بڑا تجرد و تفرید تہا خلوت
و عزلت بہت مطبوع خاطر تہے چنانچہ بعد انتقال اپنے والد بزرگوار کے سجادہ
نشینی آپنے قبول نہیں فرمائی بلکہ اپنے چہوٹے بہائی حضرت امیر فیض العلا

قدس سرہ کو سجادہ نشین کیا باوجود اسکے بہی آپکے بڑے بڑے خلفا ذیشان ہوئے ہاین اور دور دور تک آپکا فیض پہونچا ہے حضرت شیخ لطف اللہ قدس سرہ مصنف اذکار الاحرار کے آپہی کے مریدان با اختصاص اور اجل خلفا سے تھے عمر شریف حضرت امیر نور العلا قدس سرہ کی تہتر برس کی ہوئی ہے تاریخ ساتوین شہر ربیع الثانی سنہ ۱۰۹۱ ایکہزار نو ہجری قدسی کو بعارضہ اسہال کے آپنے شہر اکبرآباد مین انتقال فرمایا مزار شریف آپکا پایین مزار مقدس آپکے والد بزرگوار یعنی محبوب جل و علا حضرت امیر ابو العلا قدس اللہ سرہ کے زیر درخت نیم کے واقع ہے تعویذ قبر شریف کا سنگ مرمر سے ہے مگر سادہ اور صاف کچہ نقش و نگار اور سپید نہین ہے ۔

ذکر خیر حضرت امیر فیض العلا قدس اللہ سرہ کا

جناب کرامت مآب معلے القاب حضرت امیر فیض العلا قدس اللہ سرہ چہوٹے صاحبزادہ اور مرید و خلیفہ سجادہ نشین اپنے پدر بزرگوار قطبیت مآب محبوب جل و علا حضرت امیر ابو العلا قدس اللہ سرہ کے عارف کامل شیخ اکمل تھے آپنے سجادہ مشیخت پر جلوہ افروز ہو کر ایک جہان کو اپنے فیض سے مالامال کردیا تام نامی آپکا فیض العلا اسم بامسمی تہا ایسے ایسے خلفا رفیع الشان آپکے ہوئے ہاین جنکے مقامات عالیات کی کچہ حد و نہایت نہین ہے عمر شریف حضرت کی اکسٹہہ برس کی ہوئی ہے تاریخ انتیسوین شہر ذیقعدہ سنہ ۱۰۸۱ ہجری قدسی کو تپ کے عارضہ سے شہر اکبرآباد مین انتقال فرمایا مزار شریف آپکا حضرت محبوب جل و علا کے روضہ منورہ سے اوتر کیجانب کوئی چار پرتاب تیر کے فاصلہ سے واقع ہے سنا گیا کہ زمانہ

سابق مین آپکے مقبرہ کی چار دیواری پختہ اور چبوترہ قبر شریف کا بھی پختہ تھا مگر اب کیا کرا تو وہ بالکل منہدم ہو کر سارا رستہ آپکے مقبرہ کا داخل زراعت ہو کے کھیت ہو گیا ہے حتی کہ قبر شریف کی بھی صرف ایک بلندی سی رہگئی ہے تعویذ قبر اور چبوترہ وغیرہ کچھہ نہین ہے۔

ذکر خیر حضرت امیر نور اللہ قدس اللہ سرہ کا

جناب کمالات انتساب سید العلما افضل الفضلا و الفقرا حضرت امیر نور اللہ قدس سرہ صاحبزادہ حضرت امیر ابو العلا قدس اللہ سرہ کے اور مرید و مسترشد و خلیفہ اپنے جد امجد حضرت محبوب جل و علا امیر ابو العلا قدس سرہ کے بڑے عالم باعمل اور کامل اکمل تھے بعد انتقال اپنے والد بزرگوار یعنی حضرت امیر نور العلا قدس سرہ کے شہر اکبر آباد سے برداشتہ خاطر ہو کر مع اپنے اہل و عیال کے پہلے قصبہ شکوہ آباد مین جا کر چندے قیام فرمایا بعد اوسکے شہر فرخ آباد مین تشریف لیجا کر وہین توطن اختیار کیا مگر از انجا کہ مریدین و معتقدین آپکے شکوہ آباد مین بہت تھے آپ اکثر فرخ آباد وہان بھی تشریف لایا کرتے تھے پس متحقق نہیں کہ آپنے شکوہ آباد مین انتقال فرمایا اور مزار شریف وہیں ہے یا فرخ آباد مین فاید کوئی چھہ سات برس کا عرصہ ہوا ہوگا کہ ایک بزرگ سید احمد علی صاحب دام مجدہ کہ بزرگ معمر ستاد سالہ ہونگے فرخ آباد سے اکبر آباد مین تشریف لائے تھے اور فرماتے تھے کہ میں اولاد سے حضرت امیر نور اللہ قدس سرہ کے ہون چنانچہ اونہون نے کچھ بھی ایسا اس گنہگار کو دکھلایا تھا البتہ کرسی نامہ اونکا حضرت امیر نور اللہ ابن امیر نور العلا ابن امیر ابو الوفا قدس اسرارہم سے ملتا تھا اور ایک نسخہ اذکار الابرار

بہی اونکے پاس تہا واقعی وہ نسخہ بہت ہی صحیح تہا اور دوسرے نسخے اذکار الاحرار
کے جو متعارف ہین اون مین سے بہت سی باتین اوسمین زاید تہین مگر از انجا کہ وہ
بزرگ اُمی ہین بمقتضاے اپنی بزرگی کے اوس کتاب کو بہی مانند کرسی نامہ
کے ایک وجہ ثبوت اپنی فرزندیت کا حضرت محبوب جل وعلا سے تصور کرکے ایک
لحظہ اپنے پاس سے جدا نہین کرتے ہین اگر کبہی کسیکو دیکہنے کو دیتے بہی ہین
تو پہر جلد سے اوسیوقت لے لیتے ہین اس جہت سے نقل اوسکی عاصی نہ لے
سکا اور اونہون نے مزار شریف بہی حضرت امیر نور اللہ قدس سرہ کا بیان فرمایا
تہا مگر گنہگار کو خوب یاد نہ رہا کہ شکوہ آباد فرمایا تہا یا فرخ آباد فایدہ اگرچہ کتاب
کیفیت العارفین مین یون لکہا ہے کہ حضرت امیر نور اللہ ابن حضرت امیر فیض العلا
اور حضرت امیر تاج العلا ابن حضرت امیر نور العلا قدس اسرارہم اور یہہ کاتب گنہگار
بہی زمانہ سابق مین ایسا ہی جانتا تہا مگر اب حضرت سید احمد علی صاحب دام
مجدہ کے کرسی نامہ کی زیارت کرنے سے اور نسخہ صحیح اذکار الاحرار کے دیکہنے سے
کہ اور سب نسخے رسالونکی جزو ہی کتاب ہے یہہ متحقق ہوا کہ حضرت امیر نور اللہ صاحبزادہ
حضرت امیر نور العلا کے اور حضرت امیر تاج العلا صاحبزادہ حضرت فیض العلا کے تہے۔

ذکر خیر حضرت امیر تاج العلا قدس سرہ کا

جناب معلے القاب ولایت مآب حضرت امیر تاج العلا قدس سرہ صاحبزادہ اور مرید
اور خلیفہ سجادہ نشین حضرت شیخ الاسلام والمسلمین امیر فیض العلا قدس اللہ
سرہ کے تہے بعد انتقال اپنے والد بزرگوار کے آپہی رونق بخش مسند قطبیت آبا
جداجد حضرت محبوب جل وعلا کے ہوے اور اپنے سرچشمہ فیض وارشاد سے ایک عالم

کو سیراب کر دیا تھا اوس وقت عمر شریف آپکی ستر برس تھی۔ وفات شریف آپکی تاریخ [illegible] ماہ شعبان سنہ [illegible] ہجری قدسی کو شہر اکبر آباد مین ہوا ہے مزار شریف حضرت کا اپنے جد امجد حضرت امیر ابو العلا قدس سرہ کے پہلو میں واقع ہے تعویذ آپکے مزار شریف کا بھی سنگ مرمر سے ہے اور اوس پر آیۃ الکرسی بخط طغرا اسمت کندہ ہے

ذکر خیر حضرت شاہ امیر عبد الماجد قدس اللہ سرہ کا

جناب کمالات انتساب ولایت مآب حضرت سید امیر عبد الماجد قدس اللہ سرہ بیٹے حضرت سید امیر ابو النصر کے اور نواسے حضرت امیر ابو الوفا کے تھے یعنی حضرت محبوب حق و علا امیر ابو العلا قدس اللہ سرہ کے حقیقی بھانجے اور چچیرے بھتیجے تھے اپنے ماموں جان کے مرید اور اعظم خلفا سے ہوئے ہیں نسبت آپکی کمال قدیہ اور عشقیہ تھی اپنے پیر بے نظیر کے عاشق زار تھے آپکے خوارق و کرامات کی کچھ حد و نہایت نہیں ہے اونکے بیان کے لئے ایک کتاب دوسری چاہیئے اگر آپنے احیاء اموات کیا ہے اور کتنے کفار صرف جمال باکمال آپکا دیکھکر مشرف باسلام ہوگئے ہیں بڑے بڑے جلیل القدر اور عظیم الشان خلفا آپکے بھی ہوئے ہین فیضان حضرت کا اکناف عالم مین پہونچا ہے انتقال حضرت امیر عبد الماجد قدس اللہ سرہ کا بھی شہر اکبر آباد مین عین حالت وجد و سور رقص میں ہوا ہے مزار شریف آپکا پائین مزار پرنور اپنے ماموں جان اور پیر بے نظیر یعنی محبوب حق و علا حضرت امیر ابو العلا قدس اللہ سرہ کے واقع ہے تعویذ آپکے مزار پرنور کا بھی سنگ مرمر سے ہے مگر سطح بلند نہیں ہے آپنے قریب زمانہ انتقال کے وصیت فرمائی تھی کہ میری قبر پر یہ شعر لکھدیجو شعر خشتم آندم کہ زشوق تو نہد سر بلحد تا دم صبح قیامت نگران تو بود

چنانچہ تعویذ پر آپکے مزار روشن کے سرہانے کی جانب یہی شعر بخط نستعلیق منبت لکہا ہے

ذکر خیر واقف اسرار مرمدی سعدن نسبت احمدی حضرت خواجہ محمدی عرف حضرت خواجہ مولا قدس اللہ سرہ کا

حضرت خواجہ صاحب حضرت محبوب جل وعلا امیر ابو العلا قدس اللہ سرہ کے داماد اور مرید اور اجلہ خلفا سے تہے خواجہ صاحب کے خوارق وکرامات اور مقامات عالیات کی کچہہ حد ونہایت نہین ہے شان آپکی کمال جبروت وجلال کی تہی آپکی صحبت سراپا فیض وکرامت مین یہی بہتیرے شیخ کامل اکمل ہوگئے زور نسبت وکیفیت وکرامت کا آپکے ابتک مزار شریف سے ظاہر ہے خواجہ صاحب قدس سرہ کا بہی انتقال شہر اکبر آباد ہی مین ہوا ہے مزار شریف آپکا اندر رقبہ روضہ منورہ حضرت محبوب جل وعلا امیر ابو العلا قدس اللہ سرہ کے حضرت کے مزار مقدس سے طرف گوشہ اوتر اور پچہم کے کوئی پندرہ قدم کے فاصلہ سے واقع ہے خواجہ صاحب کے مزار شریف کا چہوٹا سا چبوترہ پختہ علیحدہ ہے اور تعویذ قبر شریف کا سنگین مگر سنگ مرمر نہین ہے اور نہ کوئی شہر ہے چبوترہ اور مزار شریف پر اکثر سفیدی ہوجایا کرتی ہے مزار منور پر دو درخت چہتر کئے ہوئے ہین ایک تو بیری کا دوسرا نیم کا نقل ہے کہ ایک شخص نا واقف بیری کی پتیان توڑنے کو درخت پر چڑہگیا پس فوراً سر نیچے پاؤن اوپر درخت مین اوجہہ کر دیر تک اولٹکا لٹکا رہا ہر چند سے توبہ دہاڑ کرتا تہا اور اپنے پاؤن ڈالیون سے چہوٹاتا تہا ہرگز نہ چہوٹتے تہے خدام درگاہ نے یہہ حال اوسکا دیکھکر جب بہت سی عذر خواہی خواجہ صاحب کے مزار شریف پر کی تب پاؤن اوسکے چہوٹے خواجہ صاحب کے مزار شریف پر ابتک یہی شان جبروت وجلال کی ہے رات کیوقت یا دوپہر دن

کو آپکے مزار [illegible] سید [illegible] [illegible] والعت ہے۔

[illegible] حضرت [illegible] [illegible]

حسب ولایت آپ حضرت سید صاحب بھی حضرت محبوب جل و علا امیر ابو العلا قدس
سرہ کے ہیں یعنی حضرت امیر تقی الدین کرمانی قدس اللہ سرہ کے صاحبزادہ تھے
ایک تو حضرت امیر عبد الباسط دوسرے حضرت امیر زین العابدین پس حضرت
امیر عبد الباسط کی اولاد سے حضرت محبوب جل و علا اور حضرت سید امیر زین
العابدین کی اولاد میں حضرت امیر سید محمد افضل قدس سرہ ہیں سید صاحب مرید
اور اکمل خلفا سے حضرت محبوب جل و علا کے تھے آپ ہی ایک زمانے کو فیض
ہوتا ہے سید صاحب علامۂ زماں اور مدرس شعر اور دوراں تھے چنانچہ حضرت محبوب
جل و علا کے مزار مقدس کے سنگ بالین پر جو تاریخ وفات کی کندہ ہوئی انکی
حضرت سید صاحب ہی کے نتائج طبع سے ہیں انتقال سید صاحب کا بھی شہر اکبرآباد
ہی میں غرہ شہر ربیع الاول سنہ ۱۱۰۰ ہجری قدسی کو ہوا ہے سن شریف آپکا اکاسی
برس کو پہونچا ہے مقام قبر شریف کا آپکے عاصی کو تحقیق نہیں ہوا۔
اب ذکر خیر سید اجل خلفا کا حضرت محبوب جل و علا امیر ابو العلا قدس سرہ کے لکھا جاتا ہے

ذکر خیر حضرت حافظ محمد صالح عرف خواجہ وفا قدس سرہ کا

حضرت خواجہ وفا قدس سرہ کی پیدائش خطہ کشمیر کی تھی حافظ اور بڑے قاری تھے
جب شہر اکبرآباد میں وارد ہوئے تو حضرت امیر عبد اللہ قدس اللہ سرہ سے شرف بیعت
کی حاصل کی حضرت امیر نے امام مسجد انکو کیا جب کیا اکبرآباد میں کیا مالک
دکمن میں ہمیشہ حضرت امیر کے ہمرکاب رہے جب حضرت امیر کے انتقال کا زمانہ

قریب ہوپونچا تو آپنے حضرت محبوب جل وعلا سے وصیت فرمائی کہ حافظ خواجہ وفا
کا ہنوز سلوک طے نہین ہوا ہے تم طے کرا دینا چنانچہ بعد ارتحال حضرت امیر کے حافظ
صاحب صحبت سراپا کرامت مین حضرت محبوب جل وعلا کے حاضر ہوکر مستفید
ہونے لگے اور بہت تھوڑے عرصہ مین مستغرق جذبات الٰہی کے ہوکر سرشار بادہ
معرفت و وحدت کے ہوگئے بعد اوسکے حضرت نے اونکو خرقہ خلافت عطا کیا اور
اجازت دی کہ شہر برہانپور مین جاکر طالبان خدا کو تلقین کیا کرو چنانچہ حافظ
صاحب وہین مشہور رہے اور آپ سے بہت لوگ ملک دکھن کے فیضیاب ہوے
اب تک سلسلہ اونکا دکھن کے ملک مین جاری ہے سن شریف حافظ صاحب کا
ایک سو آٹھ برس آٹھ مہینے کا ہوا ہے اوسی برہانپور مین کہ اب نام اوسکا اورنگ آباد
ہے تاریخ چودھوین شہر ربیع الثانی سنہ ۱۱۸ ہجری کو انتقال فرمایا قبر شریف اوسی
شہر مین ہے شہر اکبرآباد مین ایک مسجد بتعمیر کی ہوئی حافظ صاحب کی نشانی انکی
باقی رہگئی ہے تمام شہر مین خواجہ وفا کی مسجد مشہور ہے سیب کے بازار مین عین
شاہراہ پر نہایت پر فضا واقع ہے اور خدا کے فضل سے خوب آباد ہے ہمیشہ جماعت
پنجگانہ اوسمین ہوتی ہے ان دنون حافظ اللہ بخش سلمہ امام اور متولی اوس مسجد کے ہین

ذکر خیر حضرت میر سید محمد جعفر قدس سرہ کا

جناب سید محمد جعفر قدس سرہ کی زاد بوم اور مقام قبر شریف کا تو حال معلوم نہین
ہوا مگر حضرت محبوب جل وعلا امیر ابو العلا قدس اللہ سرہ کے اجل خلفا سے تھے کہتے
ہین کہ حالت سکر اور فنا کی ایسی آپکو غالب رہتی تھی کہ دو دو روز تک مراقبہ سے سر
نہ اوٹھاتے تھے اور جب کبھی عالم صحو کا ہوتا تو بھی آپ سر جھکائے بیٹھے رہتے یا کبھی

کہیں کو تشریف لیجاتے تو راہ مین سب آپ کی گردن ہمکا بلے اتفاقا اگر سرمقام
ایجا سہ جاناقدمہ نہ بجگاہ جائے تو کیا انسان کیا حیوان مست ہو موش ہو کر رقص
کرنے لگتا عجب شان عشق کی آپ پر طاری تھی کہ کسی محفل سماع مین جو آپ تشریف
لیجاتے تو پاؤں مین گھونگرو باندہ کر تشریف لیجاتے اور جب آپکو وجد اور رقص ہوتا
تو آپکے گھونگرو کی جھنکار سے مجلس کی مجلس مست بیخود ہو جایا کرتی تھی حضرت
خواجہ باسط ابوالعلائی لکھنوی قدس سرہ جنکے حالات معرفت اور کرامت کے
اکثر مشہور ہین اونکا سلسلہ بیعت وخلافت کا چند واسطوں مین حضرت سید محمد
جعفر ابوالعلائی قدس اللہ سرہ سے ملتا ہے میر علی صاحب لکھنوی علیہ الرحمہ
جو علم موسیقی میں یگانہ زمانہ اور فن مرثیہ خوانی میں یکتاے روزگار ہو گذرے ہین ان
عم اوسہیں حضرت خواجہ باسط ابوالعلائی قدس سرہ کے تھے مگر کمال حسرت
وافسوس کا مقام ہے کہ اپنے خاندان کرامت نشان کی نعمتوں کا ذائقہ نچکھا

ذکر خیر حضرت میان لاڈخانصاحب قدس سرہ کا

خانصاحب قدس سرہ متوطن میوات کے تھے اطراف مین شہر نارنول کے کسی
بستی مین دولتخانہ آپکا تھا زور وطاقت مین پہلوان اور بڑے سور ما نوکری پیشہ سپاہی
تھے جملہ فنون سپہ گری مین حضرت خانصاحب کو ید طولی تھا اور نہایت وجیہہ حسین
جمال یوسف مثال تھے بحسب اتفاق خانصاحب قدس سرہ بطریق سیر کے شہر
اکبرآباد میں وارد ہوئے تمام شہر مین آپکا شہرہ ہو گیا جسطرف کوچہ و بازار مین آپ
نکلتے لوگ وہ قد وقامت اور حسن وجمال دیکھکر حیرت مین آجاتے اور جدہر کو آپ
چلتے سیکڑوں بہیڑ تماشائیون کی آپکے گرد ہوتی ایک روز کا ذکر ہے کہ خانصاحب

قدس سرہ بازار مین اکبرآبادی مسجد کے نیچے کہڑے ہوے بازار کی سیر کرتے تہے
تہے اور جوق کے جوق تماشائی لوگ آپکو گہیرے ہوے کہڑے تہے اتفاقا اوسیوقت
ہمارے دلاور یکتاے میدان جبروت اور شیر غراے نیستان لاہوت محبوب جل
وعلا حضرت امیر ابوالعلا قدس اللہ سرہ جامع مسجد سے بعد نماز جمعہ کے اپنی خانقاہ
شریف کو تشریف لیے جاتے تہے جب اکبرادی مسجد کے برابر پہونچکر حضرت نے وہ
بہیڑ ملاحظہ فرمایا تو خادمون سے پوچہا کہ یہہ کیسی بہیڑ ہے اونہون نے عرض کیا
کہ یا حضرت بالفعل ایک سپاہی بڑے بہادر و شجاع اور صاحب حسن و جمال
اس شہر مین تازہ وارد ہین لوگ اونہین کو گہیرے اونکی صورت کا تماشا دیکہہ
رہے ہین آپنے فرمایا کہ بہائی ایسے شخص کو دیکہہ لیا چاہیے چنانچہ لوگو نکو ہٹاکر
حضرت قریب خانصاحب کے تشریف لیگئے اوسوقت خانصاحب اپنی سپہ گری کے
طنطنہ مین اون تماشائیون سے یہہ کہہ رہے تہے کہ اس شہر مین کوئی بہی
ایسا دکہائی نہ دیا کہ کچہہ زور آزمائی مجہسے کرتا خواہ بانک پٹہ کے کچہہ کرتب کرتا سویہہ
بہی نہ سہی بہلا پنجہ کلائی تو کر لیتا ہمارے حضرت نے سنکر اکر اونسے یہہ فرمایا
کہ او میان جوان سپاہی اس فقیر کو پنجہ کلائی کرنا تو نہین آتا آنکہین لڑانا
آتا ہے چاہو تو مجہہ سے آنکہین لڑالو یہہ سنکر اور متعجب ہوکر جونہین خانصاحب نے
حضرت کے چہرہ منورہ کی طرف نگاہ کیا وہین حضرت نے ایسا ایک نینا بان مارا
کہ خانصاحب تڑاق سے زمین پر گر پڑے اور بے ہوش و بیخود ہو گئے اور ہمارے
حضرت اپنی خانقاہ شریف کو تشریف فرما ہو گئے خانصاحب کو جب افاقہ ہوا تو
لوگون سے کہنے لگے کہ میرے مولا کا گہر بتاو میرے ہادی کا گہر بتاو الغرض پوچہتے

و چیتے حضرت کی خانقاہ کیطرف چلے مگر نشہ شراب عشق الٰہی مین جھومتے اور یہہ رباعی
پڑہتے جاتے تھے۔ رباعی۔ بے غمزہ دسا کشت مارا ؛ مژگاں دراز کشت مارا ؛
ناحق بخلاف دسس امیر ہا آن بندہ نواز کشت مارا ؛ جب خانقاہ شریف مین
پہونچے حضرت کے قدموں پر گر گئے اور درخواست بیعت کی حضرت نے اوسیوقت
شرف بیعت فرماکر حلقے مین یاران طریقت کے داخل فرمایا چنانچہ بہت تھوڑے
عرصہ مین خانصاحب قدس سرہ ولی کامل اکمل ہوگئے بعد اسکے حضرت
محبوب حق و علائے خانصاحب کو خرقہ خلافت کا عطا کرکے فرمایا کہ اپنے
وطن مین جاکر بیٹھ رہو اور طالبان خدا کو راہ خدا کی بتلاؤ پھر خانصاحب قدس
سرہ مدت العمر اپنی بستی سے کہین باہر نہ گئے وہین متوکل رہے بوارق خوارق
و کرامات خانصاحب کی بہی روشن کرعالم تہی تا فیض آپ سے جاری ہوا
ہے بہت لوگ فیضیاب ہوے ہین خانصاحب کے خلفا سے دو شخص بڑے روز
شور کے شیخ ہوے ہین ایک تو حضرت سید شاہ جلال دہلوی قدس سرہ کہ مزار
شریف اونکا دار الخلافت شاہجہان آباد مین قریب فتحپوری مسجد کے واقع ہے
کاتب گنہگار اونکی قبر شریف کی زیارت سے مشرف ہوا ہے پنجشنبہ کو بہت لوگ
شہر کے فاتحہ پڑہنے کو وہان جاتے ہین اور میان شاہ نور علی علیہ الرحمۃ
جنکی حویلی شہر الہ آباد مین مشہور ہے انہین حضرت سید شاہ جلال قدس سرہ
کی اولاد مین سے تہے اور حضرت شاہ ہدایت الغنی قدس سرہ ایک بزرگ تہے کہ
اونکو بلا واسطہ سرف فیضان مزار شریف سے حضرت شاہ جلال قدس سرہ کے
تکمیل سلوک کی ہوگئی تھی اور بلحاظ سلسلہ خاندان کے بیعت اون بزرگ میان

شاہ نور علی علیہ الرحمت کر لی تھی ورنہ ظاہر ہے کہ اونکے مراتب علیا اور مدارج
عظمی اسکے مقابلہ مین پیچ ہے میان شاہ نور علی کا کیا ذکر تہا بلکہ لوگ تو ایسا کہتے
ہین کہ میان شاہ نور علی نے صحبت مین نواب آصف الدولہ کے اپنا مذہب آبائی بھی
بدل ڈالا تہا واللہ اعلم بالصواب ایک زمانے مین حضرت شاہ ہدایت النبی قدس
سرہ شہر عظیم آباد مین بھی وارد ہوے تھے اس کاتب گنہگار نے بھی اونکی زیارت
کی تھی ہرچند یہہ عاصی اوس عرصہ مین بہت صغیر سن تہا مگر اتنا خیال ہے کہ قد
شاہ صاحب کا بہت دراز تہا اور بڑے اونچی کھڑاون پہنا کرتے تھے اور لوگ کہتے تھے
کہ شاہ صاحب کا سن ایکسو سولہ برس کا ہے جناب حضرت پیرو مرشد برحق ہادی و
رہنماے مطلق شمس الکونین قمر العالمین قطب العصر حضرت سید شاہ قمر الدین حسین
قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے تھے کہ جناب شاہ ہدایت النبی قدس سرہ کی کرامتونمین
سے ایک چھوٹی سی کرامت یہہ تھی کہ جب تکیہ شریف پر حضرت رکن الدین عشق قدس اللہ
سرہ کے مجلس عرس کی ہوتی تو شاہ ہدایت النبی قدس سرہ ڈولی پر سوار ہوکر آتے
جو ہین ڈولی سے اوترکے آستانہ شریف کے اندر قدم رکھتے اور آواز قوالون کی ایک ذرا بہو
کی شاہ صاحب کے کانون تک پہونچتی وہین شورش مین آنکر رقص کرنے لگتے اور صحن
تکیہ شریف کا کہ بڑا وسیع ہے کھڑاون پہنے اوسی حالت رقص مین بے تکلف صحن
کو طے کرجاتے تھے اور اوس سے زیادہ تکلف یہہ تہا کہ کرسی بارہ دری کے تکیہ
شریف کی قد آدم سے بھی زیادہ بلند تھی غالبا نو یا سات زینہ سے کم نہونگی شاہ صاحب
وہی کھڑاون پہنے اوسی حالت رقص سے بلا تامل ایسے جلد زینون سے گذر کر
داخل مجلس ہوجاتے تھے کہ گویا جیسے بجلی چمک گئی اور ہر گز اونکو لغزش نہوتی تھی

اگر ہیکا تو کیا دکہے حق جلالہ اور دوسرے خلیفہ عظیم الشان حضرت میان لادہا صاحب قدس اللہ سرہ کے حضرت شاہ غلام نبی قدس اللہ سرہ تہے کہ بعد انتقال خانصاحب قدس سرہ کے یہی سجادہ نشین خانصاحب قدس سرہ کے خانقاہ کی ابتک شاہ غلام نبی قدس سرہ کی اولاد مین چلی آتی ہے جب کاتب گنہگار الہ آباد سے اکبر آباد مین آیا تو اوسکے دوسرے یا تیسرے برس ایک بزرگ شصت سالہ اولاد امجاد سے شاہ غلام نبی قدس سرہ کے کہ اوس زمانہ مین وہی بزرگ سجادہ نشین تہے عرس شریف مین حضرت محبوب جل وعلا امیر ابو العلا قدس اللہ سرہ کے اکبر آباد مین تشریف لائے تہے یہہ خاکسار بہی اونکی ملاقات سے مشرف ہوا تہا عاصی کے حال پر کمال عنایت والطاف فرماتے تہے اسم شریف اون بزرگ کا بہی مطابق اسم مبارک اونکے جد امجد کے شاہ غلام نبی تہا اونہوں نے نام اوس بستی کا بہی فرمایا تہا مگر عاصی اپنے حافظہ کے قصور سے بہول گیا اتنا تو البتہ یاد ہے کہ اونہوں نے فرمایا تہا کہ وہ بستی جہجر والے نواب کی عملداری مین ہے۔

ذکر خیر قدوۂ سادات اعظام زبدۂ مشایخ کرام حضرت میر سید محمد کالپوی قدس اللہ سرہ کا

جناب معلی القاب ولی زمان قدوۂ کاملان برگزیدہ بارگاہ احمد سید السالکین حضرت میر سید محمد قدس اللہ سرہ متوطن شہر کالپی کے تہے سید پاک کو بیعت سلسلہ عالیہ چشتیہ مین حضرت شاہ جمال اولیا قدس اللہ سرہ سے تہی حضرت سید پاک سلوک طریقہ چشتیہ کا طے کرکے شیخ وقت صاحب ارشاد تہے سیکڑون طالبان خدا آپ کے حلقہ فیض وارشاد مین حاضر تہے ایکروز سید پاک نے عالم واقعہ مین دیکہا کہ حضرت شمس تبریز

خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس اللہ سرہ فرماتے ہین کہ اے میر سید محمد ورمیولا ایک شیخ
ہمارے سلسلہ کا ایسا صاحب مقامات عالیات شہر اکبر آباد مین فیض بخش عالم
ہے کہ کئی سو برس کے بعد اس رتبہ کا شخص پیدا ہوا ہے مناسب ہے کہ تم اکبر آباد مین
جاکر اوس سے ہمارا طریقہ بھی اخذ کرو مگر نام نفرمایا بعد اس واقعہ کی سید پاک کو بے اختیار
جذب خاطر کا طرف اکبر آباد کے ہوا اور آپ چند مریدون اور خادمون کو ہمراہ رکاب
فیض انتساب کے لیکر بطرف اکبر آباد کے تشریف فرما ہوے وہان پہونچکر جو احوال
اوس شہر کے مشایخون کا دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے دو بزرگ
یہان شیخ وقت ہین ایک تو میر نعمان علیہ الرحمۃ خلیفہ حضرت شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ
کے اور دوسرے جناب قطبیت مآب حضرت سید امیر ابو العلا قدس اللہ تعالیٰ سرہ اور یہہ
بھی ظاہر ہوا کہ حضرت میر نعمان کو سماع سے احتراز کلی ہے اور سید امیر ابو العلا کی
مجلس فیض منزل مین سماع بھی ہوتا ہے از انجا کہ سید پاک کو بھی سماع سے احتیاط تھی
رغبت خاطر آپکی میر نعمان علیہ الرحمۃ کیطرف ہوئی چنانچہ آپ پالکی پر سوار ہوکر میر نعمان
کی خانقاہ کو تشریف لیچلے مگر کہار اونکی خانقاہ کی راہ بہولکر حضرت محبوب جل وعلا
کی خانقاہ پر جا پہونچے جب وہان پہونچکر یہہ معلوم ہوا کہ یہہ خانقاہ حضرت امیر
ابو العلا کی ہے آپ پالکی سے نہ اوترے اور کہارون سے فرمایا کہ میر نعمان کی
خانقاہ پر لیچلو لیکن عجب اتفاق ہوا کہ کہار دو چار گلی اور کوچہ نین پہر پہرا کے پہر
ہمارے حضرت ہی کی خانقاہ شریف پر آن پہونچے القصہ دو یا تین مرتبہ یہی ماجرا
گذرا جب تو حضرت سید پاک نے فرمایا کہ کچھہ امر حق تو نہین معلوم ہوتا ہے اور
پالکی سے اوترکر خانقاہ شریف کے اندر تشریف لیگئے عجب اتفاق وسوقت حضرت

محبوب جل وعلا کی محفل جانہ مستاں میں سماع ہو رہا تھا حضرت محبوب جل وعلا
نے حضرت سید پاک کو جو دیکھا تو آپکی طرف متوجہ ہوکر کئی بار نعرہ کیا سید پاک پر حضرت
کے نعرہ کی تاثیر تو ہوئی مگر اسقدر تھا کہ سید پاک کا ظرف عالی تھا صبر کیا اور جسم شریف
کو جنبش نہوئی تب حضرت نے آپکا ہاتھ پکڑ کر کئی بار نعرہ فرمایا پھر حضرت سید پاک
کو طاقت ضبط کی باقی رہی تمام بدن کو جنبش اور قلب میں جاری ہوکر نسبت عالیہ
ابوالعلائیہ متمکن ہوگئی بعد برخاست محفل کے حضرت سید پاک نے عرض کیا کہ فقیر
تو پہلے ہی نعرہ میں حضرت کے بیخود ہو چلا تھا مگر بمشکل ضبط کیا اور اپنے تئیں سنبھالا
لیکن اخیر نعرہ کے وقت ضبط نکر سکا الغرض جناب سید پاک نے نو مہینے تک صحبت
کرامت منزلت میں حضرت محبوب جل وعلا کے حاضر رہکر تکمیل طریقہ عالیہ نقشبندیہ
ابوالعلائیہ کی حاصل کی بعد اوسکے حضرت محبوب جل وعلا نے جناب سید پاک
کو خرقہ خلافت اور تسبیح حضرت خواجہ مشکل کشا خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس اللہ
سرہ کی کہ دانے اوسکے مثل پتھر کے ہیں عنایت کیا اور رخصت فرمایا آپ کالپی
میں آکر مسند ہدایت و ارشاد پر جلوہ افروز ہوئے لوارق خوارق کرامات سید پاک
قدس سرہ کے روشن گر عالم ہے اینک تمام ہندوستان میں شرق سے غرب تک مشہور
ہے کچھ حاجت بیان کی نہیں آپکے اور آپکے خلفاء عظام کے سرچشمۂ فیض سے ہزاروں
پیاسے میدان طلب کے سیراب ہوگئے ہیں چنانچہ حضرات مارہرہ قدس اسرارہم
کہ کیسے کیسے ولی کامل ہوئے ہیں حضرت سید پاک ہی کے خاندان ولایت توامان
کے فیض یافتہ ہیں ارتحال سید پاک کا اس جہان گذران سے طرف گلزار جنان کے
تاریخ چھبیسویں شہر شعبان المعظم ۱۱۷۱ ہجری قدسی روز یکشنبہ کو ہوا ہے مزار مقدس

شہر کالپی مین محلہ رام چبوترہ مین واقع ہے حضرت سید پاک قدس اللہ سرہ کے
خلیفوںمین سے دو بزرگوار اعظم خلفا تھے ایک تو صاحبزادہ والا تبار آپکے یعنی حضرت
سید احمد کالپوی قدس اللہ سرہ کہ آپکے مدارج ولایت وکرامت کی کچھہ حد ونہایت
نہین کیفیت ذوق ومستی وشور کی جناب کو غالب تھی سماع سے بہت شوق تھا
آپکی نسبت سراسر تاثیر ایسی زور آور تھی کہ انسان تو کیا چرند وپرند آپکا نعرہ سنکے
بست وبیخود ہوجایا کرتے تھے جاننا چاہیئے کہ جناب سید پاک حضرت میر سید محمد
قدس اللہ سرہ کی خانقاہ شریف کی سجادہ نشینی ابتک اولاد امجاد مین حضرت میر
سید احمد قدس اللہ سرہ کے چلی آتی ہے چنانچہ اسوقت مین جناب رشادت مآب
مولانا حاجی سید شاہ ظہور محمد محدث زید اللہ تجلیاتہ وارفع درجاتہ اطراف شہر
کالپی مین بیچ قصبہ علی پور چورہ کے زینت افزاے مسند ہدایت وارشاد کے ہین
علوم ظاہری مین علامہ زمان اور کمالات باطنی مین یگانہ دوران بڑے عابد وزاہد
ذاکر وشاغل عارف کامل ہین مزاج شریف مین اخفا فقر ودرویشی کا بہت ہے
خلوت وعزلت ازبس مطبوع خاطر ہے سبحان اللہ سفتم زمانہ مین اللہ تعالے
دیرگاہ اونکو سجادہ فیض رسانی پر سلامت باکرامت رکھے اور دوسرے اجل خلفا
سے حضرت میر سید محمد قدس اللہ سرہ کے حضرت شیخ محمد افضل الہ آبادی قدس سرہ
تھے نزاد بوم حضرت شیخ کا قصبہ سید پور بہتری مضافات شہر غازیپور سے ہے حضرت
سید پاک کے فیض وکرامت کا شہرہ سنکے شہر کالپی مین جاکر آپکے حلقہ ارشاد مین
داخل ہوے اور چند روز مین ولی کامل ہوگئے حضرت شیخ قدس سرہ مرید خاص
اور خلیفہ با اختصاص جناب سید پاک حضرت میر سید محمد قدس اللہ سرہ کے اور استاد

حضرت میر سید احمد قدس اللہ سرہ کے تھے چنانچہ جب حضرت سید پاک نے خرقہ و تبرکات
حضرت شیخ کو عنایت کیا وہ تسبیح بھی حضرت خواجہ مشکل کشا قدس اللہ سرہ کی جسکا
مذکور اوپر ہو چکا ہے آپ ہی کو عطا فرمائی کہ اب تک وہ تسبیح شہر الہ آباد مین بیچ
دائرے حضرت شاہ محمد اجمل قدس سرہ کے کہ اولاد امجاد سے حضرت شیخ کے تھے
موجود ہے ہمیشہ عیدین کو ہاتھ مین سجادہ نشین کے ہوتی ہے اور روز قبل دوگانہ
عید کے تیمنا و تبرکا حسب معمول قدیم اپنے آبا کرام و اجداد عظام کے اوس
تسبیح پر سو سو بار یہہ چارون اسم یا اللہ یا فتاح یا رزاق یا باسط پڑھ لیتے ہین بعد
اوسکے باری باری سے اور اخوان و اقران سجادہ نشین کے پڑھتے ہین یہہ گنہگار
گنہگار جب تک الہ آباد مین مقیم رہا ہمیشہ عیدین میں اوس تسبیح کی زیارت سے
مشرف ہوا کیا اور بعنایت و اجازت صاحب سجادہ کے اون اسماء کے پڑھنے سے
بھی سعادت اندوز ہوتا رہا اب جاننا چاہیئے کہ جب حضرت شیخ محمد افضل قدس اللہ
سرہ کو حضور سے جناب سید پاک حضرت میر سید محمد قدس اللہ سرہ کے خرقہ خلافت
کا عطا ہوا تو حضرت شیخ قدس سرہ شہر الہ آباد مین آکر بیٹھ رہے شاید وہ زمانہ عالمگیر
بادشاہ کی سلطنت کا تھا اوس وقت مین اوس شہر الہ آباد مین بہت سے بڑے بڑے
مشائخ صاحب رشد و ارشاد موجود تھے مگر حضرت شیخ محمد افضل ابو العلائی محمدی
کی شعل فیض کے آگے سبکے چراغ گل ہو گئے۔

ذکر خیر سید السادات رفیع الدرجات حضرت میر سید شاہ محمد برہانپوری قدس اللہ سرہ العزیز کا

پوشیدہ نرہے کہ سلطان العاشقین حامی ملت والدین قطب فلک ولایت نقطہ
مرکز ہدایت محبوب الصمد حضرت میر سید دوست محمد قدس اللہ سرہ خلاصہ مریدان

مخصوص عالی مقام اور عمدہ خلفاے عظام جناب قطبیت مآب محبوب جل وعلا
حضرت امیر ابو العلا قدس اللہ تعالے سرہ العزیز کے ہین یعنی وہ نعمتین جو روحانیت سے
ایمہ اطہار او رحضرت خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہ العزیز
کی حضرت محبوب جل وعلا کو ملی تھین وہ بالکل آپنے حضرت محبوب الصمد کو عنایت فرمایا
اور بار امانت ولایت وارشاد کا آپہی کو تفویض کیا روایت ہی کہ زادبوم حضرت میر سید
دوست محمد قدس اللہ سرہ کا مضافات صوبہ برہانپور سے ہے تحصیل علوم ظاہریہ
کی آپنے شہر دہلی مین کی بعد اوسکے طلب خدا کی جو دلمین پیدا ہوی تو اسی تلاش
مین بنگالے کے ملک کیطرف چلے گئے اور ایک مدت تک متلاشی رہے اور اوس
ملک کے مشائخونکی خدمت مین حاضر ہوا کیے مگر چونکہ آپکی استعداد عالی اور طلب
بالاتر تھی حسبات کے آپ جویا تھے اوسکا پتہ کہین نہ لگتا تھا بارے یہین آپکو کسی
مسافر شخص کے بیان سے یہہ معلوم ہوا کہ اندنون شہر اکبرآباد مین حضرت امیر
ابو العلا جی کے یہان رینی چڑہ رہی ہے جو کوئی اونکے پاس حاضر ہوتا ہے دم
بھر مین رنگدیا جاتا ہے پس یہہ سنتے ہی آپکے قلب شریف مین حضرت محبوب جل و
علا کی زیارت کے اشتیاق کا غلبہ ہوا اور اکبرآباد کو تشریف لیچلے جب شہر کالپی مین
پہونچے تو ایک کوزہ مصری کا وہان سے لے لیا کہ جب حضرت کے حضور مین حاضر ہونگے
یہی نذر گذرانین گے چنانچہ شہر اکبرآباد مین پہونچکر جسوقت حضرت کے حضور مین حاضر
ہوے اوسوقت حضرت ظہر کی نماز سے فراغت کرکے صحن مین مسجد کے جلوہ افروز
تھے اور کئی شخص حضرت کے مریدون اور یارونمین سے بھی حاضر تھے جناب
محبوب الصمد بھی اداب وتسلیمات بجالاکر اور وہ کوزہ مصری کا نذر گذرانکر وہین

بیٹھ گئے حضرت نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے کہاں سے آنا ہوا اور پاس فقیر کا
کیونکر آئے آپنے عرض کیا کہ خاکسار کا نام دوست محمد ہے بالفعل بنگالہ کی
طرف سے آنا ہوتا ہے طالب خدا کا ہوں حضرت کے فیض و کرم کا شہرہ سنکر
مین بھی امیدوار حاضر ہوا ہوں یہہ سنکر حضرت متبسم ہوئے اور اوس کوزہ مین
سے قدرے مصری توڑ کر نوش فرمایا باقی اور ونکو تقسیم کردیا بعد اوسکے یاروں کی
طرف متوجہ ہوکر ارشاد کیا کہ اونہوں نے اسوقت میرا منہ میٹھا کیا ہے مجھکو بھی
چاہیے کہ اسیوقت انکا منہ میٹھا کر دون یہہ فرما کر اور جناب محبوب الصمد کو اپنے سامنے
بٹھلا کر ایک توجہ ایسی کی تو بس جناب ممدوح مست بادہ الست کے ہو گر پڑے
اور بیخود و مدہوش ہو گئے یہانتک کہ جب اذان عصر کی ہوئی اور حضرت نماز کو کھڑے
ہوے تو لوگون نے چاہا کہ جناب محبوب الصمد کو بھی ہوشیار کرین حضرت نے منع کیا
اور فرمایا کہ اسوقت یہہ شراب وحدت کے نشہ مین مست و بیہوش ہو گئے مصداق
لا تقربوا الصلوۃ انتم سکارا کے ہین انسے متعرض نہو الغرض قریب نماز عشا
کے آپکو اوس کیفیت سے افاقہ ہوا تب وضو کرکے قضا عصر اور مغرب کی ادا کی
پھر جماعت عشا مین شریک ہوئے صبح کو شرف بیعت سے مشرف ہوئے حضرت
نے اوسیوقت خرقہ خلافت اور شجرہ طریقت و اجازت عطا کرکے فرمایا کہ جاؤ شہر
برہانپور مین جاکر بیٹھ رہو اور طالبان خدا کو راہ خدا کی بتایا کرو حضرت کے اس
ارشاد پر آپکو کمال رقت ہوئی اور حضرت کے قدموں پر گر کے عرض کرنے لگے کہ یا مرشد ایسا
جلد اپنے قدموں سے جدا نفرمایئے پہلا چند روز تو حضور مین حاضر رہوں اور
سعادت خدمتگذاری کی حاصل کرون حضرت نے فرمایا کہ حاجت تو اسکی نہ تھی

مگر خیر خوشی تمہاری چندے رہجاؤ چنانچہ ایک برس ... ل ... رہ کے حضور مین حاضر
رہے اور لا انتہا نعمتون سے مالا مال ہوا کئے اوس عرصہ مین حضرت اپنی خدمات
خاص سے مثل نعلین برداری اور پاکوبی اور مگس رانی آپہی کو سعادت اندوز
فرمایا کرتے تھے بالجملہ بعد ایک سال کے حضرت نے آپکو بطرف برہانپور کے رخصت
فرمایا آپ برہانپور مین جاکر جو جلوہ افروز مسند فیض و ہدایت کے ہوے تو تمام وہ خطہ
دکن کا آپکے فیضان سے معمور ہوگیا ایسا شہرہ سنکر دور دور سے لوگ فیض حاصل
کرنیکو حاضر ہوتے مگر آپ اپنے مرشد عدیم المثال کی درد جدائی سے اکثر بیتاب
و بیقرار رہا کرتے چنانچہ فراق مین اپنے پیر بے نظیر کے آپنے ہندی زبان مین ایک
پیم کہانی لکہی ہے کہ ہر دوہا اوسکا عشق آمیز اور شورش انگیز ہے کہ وہ کئی جزو ہے
اور لوگون نے جو شرح اوسکی فارسی مین لکہی ہے وہ تو براے خود ایک کتاب ہے
وہ پیم کہانی پوری اس گنہگار کی نظر سے نہین گذری اور جتنی دیکہی ہے اونکی
بہی اس رسالہ مختصر مین نہین لکہی جاسکتی ہے لیکن چند دوہے اوسکے تیمناً
اور تبرکاً لکہدے جاتے ہین چند دوہے پیم کہانی سے

پیم کہانی کہت ہون سنو سکہی تم آئے ۔ پیا ڈہونڈہن کو ہون گئی آدی آپ گنوائے
پیم کہانی بس بہری کبہو مت سنیو بلائے ۔ باتون باتون بس چہڑے دیکہت ہی گہر جائے
پیم گلی ات سانکری یہہ ہین ہو نہ سمائے ۔ تن من چہوڑ رہ جو آسکے تو لہ آیا جائے
پیم نگر مون آئے کی سُدبُد سبہی رہ گئی گون ۔ سُدبُد یون گہل جات ہی جیون پانی مین نون
پیم لگو موہی آپکی جہوٹہ را نکسا جانے ۔ اے ری سکہی کچہو پیم کی بات کہو نا آئے

آپکو جب جذبات الہیہ غالب ہوتا تو پہاڑ اور جنگل کیطرف تشریف لیجاتے اور نعرے کرتے

چند خواہ یہ مذہب کے کا مین آپکے نعرہ کی آواز مین ہوتی وجد اور رقص کرنے لگتا اور کبھی
ایسا ہوتا کہ آپکے نعرے سے جنگل اور پہاڑ مین آگ لگجاتی اوس حالت مین اگر
کسی انسان کی نظر آپکے چہرہ مبارک پر پڑجاتی تو فوراً مانند دیوانون کے اپنے
گریبان عقل و ہوش کو پہاڑ کر سر بصحرا نکلجاتا آپکے مقامات عظمیٰ اور مدارج
کبریٰ اوہام و فہم سے باہر ہین انتقال جناب ولایت مآب محبوب الصمد حضرت میر سید
دوست محمد قدس اللہ سرہ کا تاریخ چھبیسوین شہر جمادی الثانی [illegible] ہجری
قدسی روز جمعہ کو ہوا سن شریف چورانوے برس کو پہونچا تھا قرار مقدس آپکا
شہر بانیور مین جسکو اورنگ آباد کہتے ہین حضرت مسافر شاہ محمود شاہ کے تکیہ
مین واقع ہے اور زیارت گاہ خاص و عام کا ہے حضرت محبوب الصمد قدس اللہ سرہ
کے بڑے بڑے خلفا جلیل القدر عالی منزلت ہوئے ہین اونمین سے تین بزرگوار
کی ذات کرامت آیات سے بڑا فیض کثیر جاری ہوا ہے ایک تو حضرت مسافر شاہ
دوسرے حضرت محمود شاہ تیسرے حضرت شاہ محمد فرہاد قدس اللہ اسرارہم حضرت
مسافر شاہ اور حضرت محمود شاہ تو ملک دکن مین رونق بخش مسند فیض و ہدایت
کے رہے تمام ملک دکن کا ان دونون بزرگون کے فیض سے معمور ہوگیا اور
محرم اسرار ربانی مقرب بارگاہ صمدانی امام الموحدین سلطان الواصلین
مہر سپہر ہدایت و ارشاد حضرت شاہ محمد فرہاد قدس اللہ سرہ شہر دہلی مین تشریف
لاکر جلوہ افروز چار بالش مشیخت کے ہوئے اور آپکے دریائے فیض سے دہلی
سے لیکے شہر ڈہاکہ واقع ملک بنگالہ تک سیراب ہوگیا جاننا چاہیئے کہ مولد شریف آپکا
خاص شہر دہلی ہے والد ماجد آپکے بڑے امیر کبیر امرائے بادشاہی سے تھے اور سوائے آپکے

اونکے کوئی دوسری اولاد نتھی جس زمانہ مین عمر شریف آپکے بارہ تیرہ برس کی تھی
والد بزرگ آپکے صوبہ دار صوبہ برہانپور کے مقرر ہوکر وہان گئے اور آپکو بھی اپنے
ساتھہ لیگئے وہان پہونچکر جو شہرہ ولایت و کرامت محبوب الصمد حضرت میر سید محمد
قدس سرہ کا سنا تو آپکے حضور مین بھی حاضر ہوے اور جمال باکمال آپکا دیکھہ
کے نہایت معتقد ہوے ہرچند وہ پہلے سے مرید کسی اور بزرگ کے تھے مگر جیسا دنیا
دار لوگ بامید دعا اپنے فلاح دنیا کے درویشون کے حضور مین حاضر ہوا کرتے
ہین اسیطرح یہہ بھی حضرت محبوب الصمد کی جناب مین اکثر حاضر ہوا کرتے تھے
اور گاہ گاہ اپنے صاحبزادہ یعنی حضرت شاہ محمد فرہاد قدس سرہ کو بھی ہمراہ اپنے
لیجایا کرتے از انجا کہ آپکی قسمت مین تو اور ہی امیری لکھی تھی آپکے دلمین ایسا
رابطہ محبت کا حضرت کی پیدا ہوا کہ سواے ہمراہی اپنے والد کے اکثر اوقات اکیلے
بھی حضرت کی جناب مین حاضر ہونے لگے آخر یہانتک نوبت پہونچی کہ ہر روز حاضر
ہونے کا معمول ہوگیا جب یہہ حال آپکے والد بزرگوار کو معلوم ہوا تو وہ ڈرے
اور ایک روز حضرت کے حضور مین حاضر ہوکر عرض کرنے لگے کہ یا حضرت حضور
پر روشن ہے کہ اللہ تعالے نے مجھکو دولت دنیا بہت کچھہ دیا ہے مگر کمانیوالا اوس
دولت کا سواے اس بندہ زادہ کے اور کوئی دوسرا نہین ہے سو یہہ جو حضور مین
ہمیشہ حاضر ہوا کرتا ہے مجھکو خوف یہہ ہوتا ہے کہ کہین تاثیر صحبت سے جناب کے
دل اسکا فقر و درویشی کیطرف نہ آجاوے پھر تو یہہ سب دولت میری رایگان پڑی
رہے اسواسطے امیدوار ہون کہ اوسکے تئین کثرت حضوری سے ممانعت فرمائی
جاوے حضرت نے فرمایا کہ ہان نوابصاحب تم سچ کہتے ہو اپنے فرزند پر اہتمام اسکا

رکھو کہ یہاں نہ آیا کرے اور میں بھی اوسکو سمجھا دونگا چنانچہ نواب صاحب نے بہتیرا
اہتمام کیا مگر آپکے سینہ بیکینہ میں تو تیر عشق کا لب معشوق ہو چکا تھا کب کسیکی
سنتے تھے اور مانتے تھے بلکہ آگے تو دنمین ایک وقت حاضر ہوتے تھے اب
دو نون وقت آنے لگے تب تو نواب صاحب اور زیادہ گھبرائے اور بہ حضرت محبوب الصمد
کے حضور مین حاضر ہو کر وہی تقریر ادا کی جب تو حضرت نے فرمایا کہ بڑے تماشے
کی بات ہے کہ تم جو امیر کبیر ہو سیکڑون نوکر چاکر دربان رکھتے ہو تم سے تو اپنے
بیٹے کا اتنا اہتمام نہین ہو سکتا کہ اوسے یہان نہ آنے دو مین بیچارہ فقیر کہ میرے
پاس نہ نوکر نہ چاکر نہ دربان بھلا مین کسیکو اپنے پاس آنے سے کیونکر روک
سکون اور بڑی مشکل تو یہہ ہے کہ تمہاری خواہش کچھہ اور ہے اور اللہ تعالے کی
خواہش کچھہ اور ہے تم تو چاہتے ہو کہ جیسے تم بادشاہ کے روبرو ہاتھہ باندہ کر کھڑے
ہوتے ہو ویسے یہہ بھی کھڑا ہو اور خدا یہہ چاہتا ہے کہ بادشاہ خود ہاتھہ باندہ کر
اسکے سامنے حاضر رہے پس مین نہین جانتا کہ تمہاری خواہش اللہ کی خواہش
پر کیونکر غالب آسکتی ہے یہہ ارشاد حضرت کا سنکر نواب صاحب مایوس ہوئے
اور عرض کیا کہ حضرت اب مین اپنی خواہش سے باز رہا اور موافق خواہش خدا
کے یہہ بندہ زادہ حضور ہی مین حاضر رہے پھر تو آپ بے تکلف دن رات حضرت
ہی کے حضور مین حاضر رہنے لگے اور بعد چندے شرف بیعت کی حاصل کر کے
داخل حلقہ یاران طریقت کے ہوئے اور بہت جلد مقام ولایت کو فائز ہو گئے
اور باوجودیکہ خرقہ خلافت بھی آپکو ملگیا تھا مگر تاحیات اپنے مرشد پاک کے
اونکا قدم نچھوڑا برابر وہین حاضر رہے حضرت محبوب الصمد قدس اللہ سرہ نے

باشندہ حضرت میر سید اسد اللہ قدس اللہ سرہ جنکے خلیفہ اعظم اور اکمل سلطان الواصلین برہان العاشقین مقرب بارگاہ ایزد سبحانی محرم خاص حریم ربانی قطب عالم حضرت شاہ محمد منعم قدس اللہ سرہ تھے اور حضرت مولانا برہان الدین خدا نما قدس اللہ سرہ کے خلیفہ تو تین دو بزرگوار آپکے اجل خلفا سے تھے ایک تو شیخ الاسلام والمسلمین حضرت شاہ عزت اللہ قدس اللہ سرہ جنکے خلیفہ کے خلیفہ حضرت شاہ قمر الدین صاحب سجادہ عرفانہ و دوام فیوضاتہ قصبہ جھوجھنو متعلقہ ملک میوات مین تشریف رکھتے ہین اور طالبان خدا کو اپنے فیض سے معمور فرماتے ہین اللہ تعالے انکو دیرگاہ سلامت باکرامت رکھے کہ مغتنم زمانہ ہین اور دوسرے خلیفہ اعظم اور مرشدزادہ حضرت مولانا خدا نما قدس اللہ سرہ کے شیخ الواصلین امام العارفین قدوۃ العاشقین قطب الکاملین رکن الملۃ والدین حضرت شاہ رکن الدین عشق قدس اللہ سرہ تھے اور آپکو حضرت قطب عالم مخدوم شاہ محمد منعم قدس اللہ سرہ کے جناب سے بھی فیض حاصل ہوا تھا اور اجازت و خلافت وہان سے بھی عنایت ہوئی تھی آپ مجمع البحرین ہین اب جاننا چاہئے کہ حضرت قطب عالم مخدوم شاہ محمد منعم قدس اللہ سرہ کے خلفا سواے حضرت رکن الدین عشق قدس اللہ سرہ کے اور بھی چند خلفا عظیم الشان تھے چنانچہ شہر ڈھاکہ مین شیخ الاسلام والمسلمین حضرت صوفی شاہ محمد دائم قدس اللہ سرہ صاحب ولایت ملک بنگالہ کی اور شہر پورنیہ مین شیخ الاسلام والمسلمین حضرت شاہ غلام نبی قدس اللہ سرہ اور شہر عظیم آباد مین شیخ الاسلام والمسلمین قطب زمان حضرت سید شاہ حسن علی قدس اللہ سرہ اور شیخ الاسلام والمسلمین قطب دوران حضرت

گرم متوجہ ہو کر فرمایا کہ تو میرے پاس خدا طلبی کو آتا ہے یا میرے لڑکو نکو دنیا
طلبی سکھانے آتا ہے آخر کو کثرت استغراق تنزیہ سے تکلیفات عالم تشبیہ سے
آپ بالکل مبرا ہو گئے تھے بغیر کسیکے عرض کرنے کے کھانا پینا وغیرہ حاجتوں
بشریکیطرف از خود آپ کبھی متوجہ نہوتے تھے اکثر ایسا ہوتا کہ آپ کسیکو نہ پہچانتے
تھے اگر اپنے تئین بھی بھول جاتے اور مسند شریف پر ڈہونڈہتے جب کوئی پوچھتا
کہ حضرت کیا ڈہونڈہتے ہین تو فرماتے کہ فقیر او یہان تہا نہ معلوم کہان گیا سبحان اللہ
تعالے شانہ شعور دوئی باقی رہی ہو عشق تو کیسے کہئے یا فنا محض مین پیغام مجھسے
نہیں سکتا ہا اوس عالم مین جو کوئی آپکے سامنے ہو کر گذر جاتا بیخود ہو جاتا اور
جسپر آپکی چشم ظاہر پڑجاتی فوراً اوسکی آنکھ باطن کی کھل جاتی آپکی صحبت
کرامت منزلت مین اکثر طالبونکو بدون توجہ و تربیت کے آپسے آپ دروازہ معرفت
الٰہی کے کھل جاتے تھے انتقال آپکا تاریخ ۲۵ شہر جمادی الثانی ۱۳۰۳ھ ہجری
قدسی کو ہوا ہے مزار شریف شہر دہلی مین نہر کی پٹری کے قریب پرانے مغل پورہ مین
واقع ہے آپکے روضہ منورہ کی ایک چار دیواری پختہ بنی ہوئی ہے اور سوائے
گنبد فیروزی آسمان کے مزار شریف پر اور کوئی گنبد نہین ہے مگر ایک درخت
سرفاریوری کا اور چند درخت نیم کے چتر زبرجدی کئے ہوئے ہین جاننا چاہئے
کہ حضرت قطب الارشاد کے بڑے بڑے خلفا عظیم الشان ہوئے ہین مگر دو بزرگوار
اجل خلفا سے آپکے تھے ایک تو امام العاشقین مرشد مشتاقین قطب العارفین
شیخ الکاملین حضرت مولانا برہان الدین خدا نما قدس اللہ سرہ اور دوسرے
قدوۃ الاتقیا زبدۃ الاصفیا سراج الملۃ والدین جامی شرع متین ولی نعمت

رکہو کہ یہان نہ آیا کرے اور میں بہی اوسکو سمجہا دونگا چنانچہ نواب صاحب نے بہت سا اہتمام کیا مگر آپکے سینہ فیض گنجینہ مین تو تیر عشق کا لب معشوق ہو چکا تہا کب کسیکی سنتے تہے اور مانتے تہے بلا آ گئے تو دیکہیں ایک وقت حاضر ہوتے تہے اب دونون وقت آنے لگے تب تو نواب صاحب اور زیادہ گہبرائے اور پہر حضرت محبوب الصمد کے حضور مین حاضر ہو کر وہی التماس ادا کی جب تو حضرت نے فرمایا کہ مجہے تماشے کی بات ہے کہ تم جو امیر کبیر ہو سیکڑون نوکر چاکر دربان رکہتے ہو تم سے تو اپنے بیٹے کا اتنا اہتمام نہین ہو سکتا کہ اوسے یہان نہ آنے دو مین بیچارہ فقیر کہ میرے پاس نہ نوکر نہ چاکر نہ دربان بہلا مین کیسکو اپنے پاس آنے سے کیونکر روک سکون اور بڑی مشکل تو یہہ ہے کہ تمہاری خواہش کچہہ اور ہے اور اللہ تعالے کی خواہش کچہہ اور ہے تم تو چاہتے ہو کہ جیسے تم بادشاہ کے روبرو ہاتہہ باندہ کر کہڑے ہوتے ہو ویسے یہہ بہی کہڑا ہو اور خدا یہہ چاہتا ہے کہ بادشاہ خود ہاتہہ باندہ کر اسکے سامنے حاضر رہے بس مین نہین جانتا کہ تمہاری خواہش اللہ کی خواہش پر کیونکر غالب آسکتی ہے یہہ ارشاد حضرت کا سنکر نواب صاحب مایوس ہوئے اور عرض کیا کہ حضرت اب مین اپنی خواہش سے باز رہا اور موافق خواہش خدا کے یہہ بندہ زادہ حضور ہی مین حاضر رہے پہر تو آپ بے تکلف دن رات حضرت ہی کے حضور مین حاضر رہنے لگے اور بعد چندے شرف بیعت کی حاصل کر کے داخل حلقہ یاران طریقت کے ہوے اور بہت جلد مقام ولایت کو فائز ہو گئے اور باوجودیکہ خرقہ خلافت بہی آپکو ملگیا تہا مگر تا حیات اپنے مرشد پاک کے اونکا قدم نچہوڑا برابر وہین حاضر رہے حضرت محبوب الصمد قدس اللہ سرہ نے

اپنے انتقال کے وقت آپکو یہہ وصیت فرمائی کہ بعد میری وفات کے تم دہلی
مین جاکر بیٹھہ رہنا اور وہان کے لوگونکو اپنے فیض سے معمور کرنا چنانچہ ایسا ہی
اتفاق ہوا کہ بعد وصال اپنے پیر بے نظیر کے آپ شہر دہلی مین آکر بیٹھہ رہے اور
مدت العمر وہان سکونت رکھی اور سب خاص و عام آپسے فیض پاتے تھے بادشاہ بہی
اکثر آپکی زیارت کو حاضر ہوا کرتا تھا جیسا کہ فیضان کثیر آپکی ذات کرامت آیات
اور آپکے خلفا اور نام لیوون سے ہوا ہے عالم آشکارا ہے عیان را چہ بیان کہ
خدا کے فضل و کرم سے چشمہ فیض نسبت عالیہ ابو العلائیہ فرہادیہ کا ابتک غرب سے
شرق تک جاری ہے - واضح ہو کہ جناب قطب الارشاد حضرت شاہ محمد فرہاد
قدس سرہ کے مقامات علیہ اور کمالات سینہ وہم و فہم سے باہر ہین اوصاف بشری
آپکے مبتدل ساتھہ صفات ملکی کے ہوگئے تھے آپ شیخ الجن والانس تھے اکثر
جن آدمی کی شکل پکڑکے آپکی مجلس معارف گذار مین حاضر ہوکر فیض حاصل
کرتے تھے چنانچہ نقل ہے کہ نواسے آپکے حضرت رکن الدین عشق قدس اللہ
سرہ عالم صغر سنی مین ایکروز خانقاہ شریف کے دروازہ پر کھڑے تھے ایک جن
بصورت انسان کے آیا اور ایک کاغذ حضرت عشق کے ہاتھہ مین دیکر کہنے لگا
کہ صاحبزادہ اس کاغذ کو بہت احتیاط سے اپنے پاس رکھو تمہاری جوانی کے
وقت مین کام آویگا اتفاقاً قطب الارشاد بہی کسی ضرورت کے لئے اوسیوقت
خانقاہ کے دروازہ تک تشریف لائے اور دیکھہ لیا کہ جن نے کوئی کاغذ صاحبزادہ
کے ہاتھہ مین دیا آپنے صاحبزادہ کے ہاتھہ سے وہ کاغذ لیکر جو ملاحظہ فرمایا تو
نسخہ کیمیا کا تہا آپنے وہین اوسے پھاڑ کر پھینک دیا اور جن کیطرف بنگاہ

کرم متوجہ ہوکر فرمایا کہ تو میرے پاس خدا طلبی کو آتا ہے یا میرے لڑکونکو دنیا
طلبی سکہلانے آتا ہے آخر کو کثرت استغراق تنزیہ سے تکلیفات عالم تشبیہ سے
آپ بالکل مبرا ہوگئے تھے بغیر کسیکے عرض کرنے کے کہانا پینا وغیرہ حاجتوں
بشریکیطرف از خود آپ کبھی متوجہ نہوتے تھے اکثر ایسا ہوتا کہ آپ کسیکو نہ پہچانتے
تھے اکثر اپنے تئین بھی بھول جاتے اور مسند شریف پر ڈہونڈہتے جب کوئی پوچھتا
کہ حضرت کیا ڈہونڈہتے ہین تو فرماتے کہ فرید یہان تہا نہ معلوم کہان گیا سبحان اللہ
تعالے شانہ شعور دوئی باقی رہی ہو عشق تو کجہ کیسے پایا فنا شخص مین دو علم کیسے ہو
نہین سکتا اوس عالم مین جو کوئی آپکے سامنے ہوکر گذرجاتا بیخود ہوجاتا اور
جسپر آپکی چشم ظاہر پڑجاتی فوراً اوسکی آنکہہ باطن کی کہل جاتی آپکی صحبت
کرامت منزلت مین اکثر طالبونکو بدون توجہ وتربیت کے آپسے آپ دروازہ معرفت
الہی کے کہل جاتے تھے انتقال آپکا تاریخ ۲۵ شہر جمادی الثانی [illegible] ہجری
قدسی کو ہوا ہے مزار شریف شہر دہلی مین مہرولی کے قریب پرانے متصل [illegible] میں
واقع ہے آپکے روضہ منورہ کی ایک چار دیواری پختہ بنی ہوئی ہے اور سوائے
گنبد فیروزی آسمان کے مزار شریف پر اور کوئی گنبد نہین ہے مگر ایک درخت
حرفاریوڑی کا اور چند درخت نیم کے چتر زبرجدی کئے ہوئے ہین جاننا چاہئے
کہ حضرت قطب الارشاد کے بڑے بڑے خلفا عظیم الشان ہوئے ہین مگر دو بزرگوار
اجل خلفا سے آپکے تھے ایک تو امام العاشقین ومرشد مشتاقین قطب العارفین
شیخ الکاملین حضرت مولانا برہان الدین خدانما قدس اللہ سرہ اور دوسرے
قدوۃ الاتقیا زبدۃ الاصفیا سراج الملۃ والدین حامی شرع متین ولی حق

باللہ حضرت میر سید اسد اللہ قدس اللہ سرہ جنکے خلیفہ اعظم اور اکمل سلطان الواصلین
برہان العاشقین مقرب بارگاہ ایزد سبحانی محرم خاص حریم ربانی قطب عالم
حضرت شاہ محمد منعم قدس اللہ سرہ تھے اور حضرت مولانا برہان الدین خدانما
قدس اللہ سرہ کے خلیفوں میں دو بزرگوار آپکے اجل خلفا سے تھے ایک تو شیخ الاسلام
والمسلمین حضرت شاہ عزت اللہ قدس اللہ سرہ جنکے خلیفہ کے خلیفہ حضرت شاہ
قمر الدین صاحب زاد عرفانہ و دام فیوضاتہ قصبہ جھوجھنو متعلقہ ملک میوات میں
تشریف رکھتے ہیں اور طالبان خدا کو اپنے فیض سے معمور فرماتے ہیں اللہ تعالے
اونکو دیرگاہ سلامت باکرامت رکھے کہ مغتنم زمانہ ہیں اور دوسرے خلیفہ اعظم اور
مرشد زادہ حضرت مولانا خدانما قدس اللہ سرہ کے شیخ الواصلین امام العارفین
قدوۃ العاشقین قطب الکاملین رکن الملتہ والدین حضرت شاہ رکن الدین عشق
قدس اللہ سرہ تھے اور آپکو حضرت قطب عالم مخدوم شاہ محمد منعم قدس اللہ سرہ کے
جناب سے بھی فیض حاصل ہوا تھا اور اجازت و خلافت وہان سے بھی
عنایت ہوئی تھی آپ مجمع البحرین ہیں اب جاننا چاہئے کہ حضرت قطب عالم
مخدوم شاہ محمد منعم قدس اللہ سرہ کے خلفا سوائے حضرت رکن الدین عشق
قدس اللہ سرہ کے اور بھی چند خلفا عظیم الشان تھے چنانچہ شہر ڈھاکہ میں شیخ
الاسلام والمسلمین حضرت صوفی شاہ محمد دائم قدس اللہ سرہ صاحب ولایت
ملک بنگالہ کے اور شہر پورنیہ میں شیخ الاسلام والمسلمین حضرت شاہ غلام نبی قدس
اللہ سرہ اور شہر عظیم آباد میں شیخ الاسلام والمسلمین قطب زمان حضرت سید
شاہ حسن علی قدس اللہ سرہ اور شیخ الاسلام والمسلمین قطب دوران حضرت

مولوی شاہ حسن رضا قدہ اللہ سرہ چنانچہ ولایت مآب سلطان الکاملین سید العارفین مخدوم المحققین قطب العاشقین مظہر خوارق وکرامات شیخنا و اماما حضرت سید خواجہ شاہ ابو البرکات قدس اللہ سرہ اعظم خلیفہ رکن الملتہ والدین حضرت رکن الدین عشق قدس اللہ سرہ کے اور جناب کرامت اکتساب مخدوم العارفین برہان السالکین واصل باللہ حضرت مخدوم حکیم شاہ فرحت اللہ حسن دوست کریم چکی قدس اللہ سرہ خلیفہ اعظم شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مخدوم شاہ حسن علی قدس اللہ سرہ کے تھے پس حضرت شیخنا و اماما خواجہ سید شاہ ابو البرکات قدس اللہ سرہ کے تو خلیفہ اعظم قطب العصر غوث الدہر شمس الکونین قمر العالمین وسیلتنا فی الدارین مرشدنا ومولانا حضرت سید شاہ قمر الدین حسین عظیم آبادی قدس اللہ سرہ اور حضرت واصل باللہ مخدوم حکیم شاہ فرحت اللہ حسن دوست قدس اللہ سرہ کے صاحبزادہ اور خلیفہ اعظم مخدوم السالکین مقتداے محققین شیخ الکونین حضرت حکیم شاہ مظہر حسین کریم چکی قدس اللہ سرہ ہوے مگر واضح ہو کہ جناب مرشدی ومولائی حضرت سید شاہ قمر الدین حسین عظیم آبادی قدس اللہ سرہ کو حضرت مخدوم حکیم شاہ فرحت اللہ حسن دوست کی جناب سے بھی فیض اور خرقہ خلافت کا عطا ہوا ہے ہمارے حضرت پیر ومرشد بھی مجمع البحرین ہیں فایدہ بندہ نالایق گنہگار کاتب اس رسالہ کا کمترین مریدون سے جناب ولایت مآب شیخنا و اماما حضرت خواجہ سید شاہ ابو البرکات قدس اللہ سرہ کے اور کہترین مسترشدون سے جناب کرامت مآب شیخ الکونین ہادینا ومرشدنا حضرت سید شاہ قمر الدین حسین عظیم آبادی قدس اللہ سرہ کے ہے اور دلوہ

بزرگونکی جناب رشادت مآب سے اس ننگ خاندان کو بھی اجازت و خلافت عنایت ہوئی ہے الغرض خوارق و کرامات جمیع ان حضرات کے روشن گر عالم تھے اور دریاے فیضان ان سب بزرگون کا پورب سے پچھم تک موجزن رہا ہے حالات کرامت آیات ہر بزرگ کے اگر بہ تفصیل لکھے جاوین تو ایک ایک رسالہ جداگانہ چاہئے اس رسالہ مختصر مین گنجایش اوسکی نہین ہوسکتی ہے اور ظاہر ہے کہ اس رسالہ مین تو صرف بیان حالات اعجاز سمات پیر پیران اور مرشد مرشدان محبوب جل و علا حضرت امیر ابو العلا قدس اللہ تعالے سرہ کا مقصود تھا حضرت کے چند خلفا عظام کا ذکر خیر تو محض واسطے حسن خاتمہ کتاب کے لکھدیا گیا ہے بالجملہ ہزارون ہزار شکر ہے فیاض ازل کا کہ چشمہ فیض اس نسبت عالیہ ابو العلائیہ فرہادیہ کا ابتک اس ہندوستان مین تو پورب سے پچھم تک جاری ہے چنانچہ شہر ڈہاکہ مین جناب صوفی شاہ ولی اللہ صاحب اور جناب صوفی شاہ وجیہ اللہ صاحب دام فیوضنا تہا اور جناب صوفی شاہ نور اللہ صاحب دام عرفانہ پوتے اور سجادہ نشین خانقاہ شریف حضرت صوفی شاہ محمد دایم قدس اللہ سرہ کے اور شہر عظیم آباد اور اوسکے نواح مین افتخار الاخوان مرشدزادہ برحق ہادی کونین حضرت سید شاہ فخر الدین حسین عرف سید شاہ مبارک حسین صاحب زید اللہ تجلیاتہ و ارفع درجاتہ تو صاحبزادہ اور برادر صاحب فخر برادران معظم دوران مقبول کونین حاجی سید شاہ عطا حسین صاحب دام عرفانہ تہا نجے اور جناب رشادت مآب معظم الاخوان سید شاہ غلام حسین صاحب شملوی ادام اللہ فیضانہ اور جناب فضیلت مآب مکرم برادران مولوی شاہ

جلال الدین صاحب گنباروی خلفا جلیل القدر حضرت پیر و مرشد برحق شمس
الکونین سید شاہ قمر الدین حسین عظیم آبادی قدس اللہ سرہ کے اور شہر اکبر آباد
مین وارد حال جناب مولوی حکیم محمد نذیر خان صاحب دام عرفانہ مرید خاص
اور خلیفہ با اختصاص ولی کامل واقف اسرار حقی و جلی حضرت صوفی شاہ دلاور
علی ابوالعلائی منعمی مرایمی قدس اللہ سرہ کے اور قصبہ چھوچھو ملک میوات
مین حضرت شاہ قمر الدین ادام اللہ فیضہ برکاتہ مرید اور سجادہ نشین شیخ الاسلام
والمسلمین حضرت شاہ ارادۃ اللہ ابوالعلائی برہانی قدس اللہ سرہ کے ہدایت
اور ارشاد کی سند پر رونق افروز ہین اور میدان خداطلبی کے پیاسون کو اپنے
اپنے فیض و کرم کے بادل سے سیراب کرتے ہین بیت

الحمد للہ والمنۃ کہ یہہ رسالہ متبرکہ بتاریخ ستر ہوین شہر ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۲ ہجری قدسی
روز دوشنبہ کو مقام کوہستان سرسبزستان نینی تال مین انجام کو پہونچا الٰہی
اپنی عنایت و کرم سے اس کاتب گنہگار کے قلب کو بھی نسبت عالیہ ابوالعلائیہ
سے معمور کردے اور خاتمہ اسکا بخیر کر اور اس رسالہ کے پڑھنے والون اور
سننے والون اور لکھنے اور طبع کرنیوالونکی سب مرادین دینی اور دنیاوی برلا
طفیل سے اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واولیا امتہ اجمعین کے

تمت

بخط بے ربط سراپا گنہگار طالب مغفرت غفار منشی محمد عبدالغفار خان ابوالعلائی عفی عنہ

یوم دوشنبہ تاریخ چوتھی ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۳ھ

تحفۂ قسم

موسوم بہ نجات اکبری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ بِحَقِّ الٓمّٓ الٓمّٓ الٓمّٓصٓ الٓرٰ الٓرٰ الٓرٰ الٓمّٓرٰ کٓھٰیٰعٓصٓ طٰہٰ طٰسٓمّٓ طٰسٓ طٰسٓمّٓ الٓمّٓ الٓمّٓ الٓمّٓ الٓمّٓ یٰسٓ صٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ قٓ نٓ وَ سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ و اصحابہ و سلم اما بعد فقیر حقیر سید محمد اکبر ابو العلائی ابن حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین اویسی حضرت سیدنا امیر ابو العلاء و حضرت مولا مشکلکشا علی مرتضی سید شاہ محمد سجاد دانا پوری ابن حضرت شاہ تراب الحق ابن حضرت قطب العصر مولانا سید شاہ طیب اللہ نقاب پوش مورثی ابن حضرت مولانا سید شاہ محمد امین اللہ ابن حضرت مولانا شاہ محمد منور اللہ نوابادی قدس اسرارہم التماس کرتا ہے کہ مقام دانا پور سادات کرام کی قدیم بستی ہے پہلے یہاں سادات باقری تھے حضرت سید جہانگیر اور سید مجاہد قدس سرہما کے بڑے اجداد کرام اور اولیا باحتشام سے یہاں آباد تھے پھر جب حضرت سید قطب الدین کالپی سے

داؤد شاہ تخت نشین حاجی پور کے ہوئے تو یہ گھبرا کر ادھر آئے اور ترک وزارت کر کے
یہاں آباد ہو گئے تو ان کی اولاد کا پیوند اسہین باقری سادات کے خاندان میں ہوا
اور یہ حضرات رضوی یعنی حضرت امام موسیٰ رضا یعنی امام ضامن ثامن علیہ السلام
کی اولاد سے تھے اور اس پیوند کے قبل [illegible] باقری [illegible] حضرت [illegible]
تاج فقیہ کی اولاد طیبات سے [illegible] سیادت [illegible]
ہوتا آیا ہے حضرت مخدوم شاہ شعیب قدس سرہ جو حضرت مخدوم جلال منیری
قدس سرہ کے صاحبزادے اور حضرت شرف الدین احمد یحییٰ منیری قدس سرہ
کے حقیقی چچازاد بھائی ہیں اور پانچ سو برس کا زمانہ انکو ہوا وہ اپنی تصنیفات
میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں اکثر داناپور کے اعزہ اور اقربا کی ملاقات کو داناپور
جاتا تھا لہذا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بزرگان بہار شریف اور داناپور سے قرابت
اور مصاہرت قدیم ہے حضرت عم اقدس پیر و مرشد برحق مولانا سید شاہ محمد
قاسم رضی اللہ تعالےٰ عنہ یہ تمام حالات مشرح بیان فرماتے تھے ازانجا کہ تاریخ
اوسکی اس مقام پر باعث طوالت کتاب ہے لہذا ترک کی جاتی ہے حضرت
سید محمد یسین قدس اللہ سرہ العزیز حضرت والد ماجد کے نانا حضرت
سید شاہ غلام حسین حسینی منعمی قدس اللہ سرہ کے جد ہیں مجذوب
سالک تھے بڑے رفیع المقام تھے آپ عالمگیر بادشاہ انار اللہ برہانہ کے زمانے
میں تھے آپ کا ایک دانت ٹوٹ گیا تھا وہ دانت آپنے اپنے فرزند رشید حضرت
مولانا سید شاہ ولی اللہ داناپوری قدس سرہ کو عطا فرمایا اور ارشاد
کیا کہ اے فرزند ایک زمانے میں بادشاہ تیرا مہمان ہونیوالا ہے یہ تو انکو

نذر و بجیو چنانچہ چار پانچ برس بعد شاہ عالم بادشاہ دانا پور آئے اور حضرت شاہ
ولی اللہ قدس اللہ سرہ کے مہمان ہوئے آپنے وہ دانت نذر کیا بادشاہ نے
اوسے بوسہ دیکر اپنے پگڑی مین باندہ لیا یہہ معاش جو اس خاندان مین موجود
ہے اسی بادشاہ کی عطیہ ہے اسکا بہت بڑا حصہ تو ضبط سرکار انگلشیہ ہوکر
داخل زمین کسب ہو گیا مگر مقدار قلیل باقی ہے وہ بہی بہت سے شرکا پر تقسیم
پا گیا ہے۔ اس صوبہ بہار مین یہہ خاندان طریقہ فقر مین بہت مشہور اور مستند
سمجہا جاتا ہے حضرت سید شاہ غلام حسین منعمی اور حضرت سید شاہ محمد ولی اللہ
قادری اور حضرت سید شاہ محمد یسین اور حضرت سید جہانگیر یعنے حضرت سید شاہ
محمد یسین کے نانا اور حضرت مجاہد قدس سرہم کے مزارات اسی دانا پور مین ہین
اور زمانہ حال کے بزرگونمین حضرت مولانا و مرشدنا والد ماجد سید شاہ محمد سجاد
قدس اللہ سرہ اور حضرت عم اقدس سید شاہ مبارک حسین و حضرت سید شاہ حکیم
محمد کاظم حسین و حضرت سید شاہ محمد واجد قدس سرہم کے مزار بہی یہین واقع ہین
یہان کے بزرگونکا قدیم مسکن **کالپی** ہے یعنے حضرت سید شاہ محمد یسین قدس
سرہ کا جدی نسب رضوی ہے۔ اور نسب مادری حضرات سادات باقری دانا پوری
سے ملتا ہے **دانا پور** دریاے سوہن پر شرقاو غربا آباد ہے یہہ مقام گویا عظیم آباد
پٹنہ کا ایک محلہ شمار کیا جاتا ہے ہوا یہانکی معتدل ہے انگریزی پہول یہان
اچہی طرح سے نشو و نما پاتے ہین او تہ طرف اسکے دریاے سوہن ہے اور دکن
جانب جہیل کہ جسے یہانکی زبانمین جلہ کہتے ہین یہہ جہیل غیر ایام برشکال مین خشک
رہتی ہے اور برساتمین لبریز اسیوجہ سے پیداوار چانولون کی بہ نسبت اور غلہ کے

زیادہ ہے باغات آنبہ پیوندی یہاں بکثرت ہیں اور بالذات آنبہ بہ نسبت اور آنبہ کے بہت لذیذ ہوتا ہے لنگڑے آنبہ کی اصل یہیں سے ہے اور اب تک بار پور ہوتا ہے یہہ آنبہ مقبرہی کی زمین میں واقع ہے مگر چونکہ وہ زمین داخل کسٹ ہوگئی ہے لہذا وہ درخت اب داخل کمپنی باغ کمنٹ ہے **خرقہ شریف** اور **نعلین مبارک** حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالے عنہ کے اسی دانا پور میں حضرت سید شاہ غلام حسین قدس اللہ سرہ کے اولاد کے پاس ہے ہر سال دہم شریف ربیع الثانی کو اوسکی زیارت ہوتی ہے اور یہہ آثار شریف تمام جا ملکی اجزائے قریب و بعید کا ذریعہ افتخار ہے

رباعی

شد مرجع شاہاں زمانہ در ما — شان عجمی نمود کرد و فدا
موسوم بہ اکبر جو شدم حق باشد — یا غوث لود کفش تو تاج سر ما

یہہ مقام اس دیار مغرب میں اس طریقہ ابو العلائیہ کا منبع سمجھا جاتا ہے اکثر بلاد مغرب میں یہیں کے حضرات کی شاخ ہے چنانچہ حضرت سید الواصلین قدوۃ السالکین مجدد طریقہ ابو العلائیہ مولانا و سیدنا شاہ محمد قاسم ابو العلائی صاحب **نجات قاسم** رضی اللہ عنہ کا مولد اور مدفن یہی مقام ہے اور چونکہ یہہ **نسخہ** اوسی رسالہ متبرکہ نجات قاسم کا ضمیمہ ہے لہذا تبرکا تیمنا آپ ہی کے ذکر شریف سے آغاز کیا جاتا ہے وما اللہ التوفیق وعلیہ التکلان چونکہ تذکرہ بزرگان باعث کفارت گناہ ہے لہذا نام اس ضمیمہ کا **نجات اکبر** اوسی رسالہ متبرکہ کے نام نامی سے اقتباس کیا گیا ہے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

حضرت پیر و مرشد برحق سید شاہ محمد قاسم ابو العلائی رضی اللہ عنہ

ولادت باسعادت آپکی سنہ ۱۲۸۱ھ روز پنجشنبہ کو مقام داناپور میں ہوئی
آپکے والد ماجد کا اسم گرامی حضرت سید شاہ تراب الحق قدس سرہ ابن حضرت قطب العصر
مولانا شاہ طیب اللہ نقاب پوش منوری ابن حضرت مولانا سید شاہ امین اللہ نوآبادی قدس
سرہ ابن حضرت مولانا شاہ سید منور اللہ نوآبادی قدس سرہ ہمارے حضرت نے
اپنے نانا حضرت سید شاہ غلام حسین باقری رضوی خلیفہ حضرت منعم پاک قدس
سرہما کے آغوش شفقت میں پرورش پائی آپکے اعمام فرماتے تھے کہ نور چشم سید محمد قاسم
ولی مادرزاد ہے تعلیم آپکو اپنے خال بزرگ حضرت سید شاہ قمر الدین حسین قدس
سرہ سے ہوئی اور بیعت و خلافت آپکو حضرت مولانا سید شاہ ابو البرکات رضی اللہ
عنہ سے طریقہ نقشبندیہ ابو العلائیہ میں حاصل ہے اور حضرت سید شاہ قمر الدین
حسین رضی اللہ عنہ سے بھی اجازت و خلافت حاصل ہے لہذا آپ ذو بحرین
ہیں جمال مبارک آپکا ایسا تابان تھا کہ جناب مفتی صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے تھے کہ جو اس زمانے میں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
زیارت کا مشتاق ہو وہ حضرت سید شاہ محمد قاسم صاحب کو دیکھ لے خوش بیان
ایسے تھے کہ جناب خاتم العلما مفتی اسد اللہ صاحب جونپوری رح اور جناب سرآمد
علما مفتی ریاض الدین صاحب کاکوروی رح فرماتے تھے کہ ہمنے ایسا سلسلہ کلام
مسلسل سنا ہی نہیں آپ خود بہت کم سلسلہ کلام آغاز فرماتے تھے جب کسی
نے کسی امر میں استفسار فرمایا تو جواب دیتے تھے آپکے خاندان میں کسی نے انگریزی
روزگار آپ سے پہلے نہیں کیا تھا پٹنہ سے حکام اکبر آباد جب صدر کے واسطے
منتخب ہوئے تو آپنے بشوق زیارت مزار فایض الانوار حضرت سیدنا امیر

زیادہ ہے اکبرآبادی رض ... ی خواہش کی چنانچہ پہلے ہی مرتبہ
آپ صدر دیوانی کے متل ... الہ آباد تشریف لائے دو برس
الہ آباد میں رہے بعد اسکے صدر ... ہوا اور ستر برس آپ حضرت
سیدنا رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک ... باش رہے حضرت عم مکرم صوفی
صافی طریقت سید مظفر علی اکبرآبادی رح فرماتے تھے کہ مجھے جب حضرت سیدنا رضی اللہ
عنہ کی حضوری ہوئی حضرت سید شاہ محمد قاسم قدس سرہ کی صورت پر پائے آپکے ہم
عصر بزرگوار فرماتے تھے کہ اس زمانے میں جیسا خط باطن ظاہر روحی فیض حضرت
سیدنا رضی اللہ عنہ کا آپکو ہوتا ہے اور کسیکو نہیں ہوتا کرامت حضرت عم مکرم
صوفی صافی طریقت مظفر علیشاہ اکبرآبادی رحمۃ اللہ علیہ فقیر مولف سے ارشاد
فرماتے تھے کہ میں ایک روز بتقریب ادائے نذر حضرت سیدنا ابو العلا اکبرآبادی
رضی اللہ عنہ کا فاتحہ کیا اور حسب عادت معمولہ عشا کیوقت پالکی پر سوار ہو کر
درگاہ شریف پر حاضر ہوا الحمد فاتحہ پائین مزار مبارک مراقب ہو گیا چند ساعت
کے بعد حضرت کے جمال پاک سے مشرف ہوا مگر حضرت سید شاہ محمد قاسم رضی اللہ
عنہ کی صورت پر آپ نے تبسم فرمایا اور دست مبارک میری طرف دراز فرمایا اور
ارشاد کیا کہ میرا حصہ دو لیکن فوراً آنکھ مراقبہ سے افاقہ ہو گیا اور پہلا کیفیت میں
میں مکان پر آیا صبح کہ خلاف معمول میں نے حضرت سید شاہ محمد قاسم رضی اللہ عنہ کو
دیکھا کہ آپ تشریف لائے اور بیٹھتے ہی اوسی طرح سے جیسے شبکو مجھے حضوری
حضرت سیدنا رضی اللہ عنہ کے ہوئی تھی دست مبارک دراز فرما کر ارشاد کیا
کہ میرا حصہ دو مجھے پھر کیفیت آ گئی اور میں نے عرض کیا کہ آپکا حصہ تو رات ہی سے میں نے

ادھار کھاہے آپ مسکراکر خاموش ہوگئے ۵

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی	
	تاکس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

کرامت جناب عمی خواجہ غلام غوث صاحب المتخلص بہ بیخبر میر منشی لفٹنٹ گورنر الہ آباد فرماتے تھے کہ ایک روز مجلس سماع مین حضرت سید شاہ محمد قاسم رضی اللہ عنہ کو شورش تھی مغربی کی غزل پر اور جس شعر پر وجد تھا آپکو مجھے اوسکے معنی مین کچھ تامل تھا مگر آپکو میرے خطرہ پر اشراف ہوا اور میری طرف متوجہ ہوکر اوسکے معنی بوضاحت تمام ارشاد فرمائے جناب خواجہ صاحب نے وہ شعر بھی پڑھا تھا مگر فقیر کو اسوقت یاد نہین خواجہ صاحب فرماتے تھے کہ آپکے وجد کا اثر اسوقت تک مجھ مین باقی ہے ۵
مستم از بادہ شبانہ ہنوز ٭ مطرب مانرفت خانہ ہنوز کرامت جناب بھائی میر طفیل علی صاحب الہ آبادی ابو العلائی دام مجدہ فرماتے تھے کہ ایک روز چند مشایخ لکھنو وارد الہ آباد ہوے اون حضرات کے دعوت شاہ محبت اللہ صاحب کے دایرے مین تھی اور مین بھی اوس دعوت مین مدعو تھا جب سماع شروع ہوا تو اکثر بزرگون کو وجد ہوا جب مجلس قریب اختتام کے پہونچی تو مجھے کیفیت آئی مینے برأ العین حضرت رضی اللہ تعالے عنہ کو صدر مجلس مین متجلس پایا اوسوقت مین نہایت بیتاب ہوکر آپکے قدم مبارک پر جاکر گر پڑا اور بیہوش ہوگیا جب افاقہ ہوا تو مجلس کا اور ہی رنگ پایا یعنی جملہ اہل مجلس مکیف تھی اور میرے گرد حلقہ کرتے تھے مینے اس واقعہ کی اطلاع حضور مین کہ آپ بمقام کوہ نینی تال جلوہ افروز تھے کی آپنے اوسکے جواب مین سرفرازنامہ مجھے نگارش فرمایا فقیر مولف عرض کرتا ہے کہ وہ سرفراز نامہ حضرت کے

دست مبارک کا لکھا ہوا اسوقت فقیر کے سامنے رکھا ہوا ہے جسکی نقل داخل رسالہ
ہذا ہوتی ہے **نقل مکتوب شریف** سرور سینہ چاکان راحت دلہائے سالکان
سلمہ اللہ تعالےٰ۔ بعد سلام مسنون دعوات مستجاب واضح باد کہ مکتوب رسید احوال
معلوم گردید این جملہ فیضان حضرت غوث عمل و علا سید شاہ امیر ابو العلا قدس اللہ
سرہ ہست کہ از پس پردہ صورت بمعنی من جلوہ میفرماید شکر این نعمت بجا آرند و ذکر
اثبات نفی را با پاس انفاس مداومت دارند ترکیب آن خود مکشوف ست، و ما شما را احتیاج
نوشتہ میشود کہ وقت گرفتن نفس اسم جلالہ بدل تصور کنند الا اللہ گویند و چون نفس بیرون آید از
تصور لا اِلٰہ الا اللہ گویند انشاء اللہ ازین شغل خوب بدوام آگاہی حاصل شود آئندہ این
فقیر را ہر آن بہر زمان نزد خود دانند و بکار خود مشغول باشند انشاء اللہ تعالےٰ ترقی
ہا است زیادہ ایقان و عرفان روزی باد بالنون والصاد برخوردار سید تجمل حسین
طال عمرہ و دیگر جملہ نور چشمان ستم ہم دعوات مطالعہ نمایند راقم محمد قاسم از اکبرآبادی
بست و پنجم شہر رجب روز چہار شنبہ کرامت حضرت عم اقدس قدوۃ السالکین حاجی
سید شاہ عطا حسین مدظلہ العالی اپنے رسالہ معمولات اشرف میں تحریر فرماتے ہیں
کہ ایک روز شہر اکبر آباد میں جناب مولوی غلام امام شہید رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر
مجلس سماع تھی اور قوال نے یہ غزل شروع کی ؎

مردم از زردی عیسیٰ ست چہ علاج	ما کہ بشتیم لطف تو غضب را چہ علاج

جب اس شعر پر قوال پہونچا ؎ میتوان داشت نہان عشق ز مردم لیکن ؏
زردی رنگ رخ و خشکی لب را چہ علاج تو مجھے کیفیت آئی اور حالت میری اس
شعر کے مثل ہو گئی حاضرین مجلس مجھے دیکھکر منتشر الحواس ہوئے سنغنین ساقط

ہوگئیں انتظام انفاس میں فرق آگیا تھا جناب مولوی غلام امام شہید نے فوراً حضرت کو (یعنے سید شاہ محمد قاسمؒ) اطلاع دی آپ فوراً پالکی پر سوار ہو کر تشریف لائے اور مجھے معانقہ صلبیہ سے مشرف فرمایا ایک گھنٹہ کے بعد مجھے افاقہ ہوا ٥

تاب و توان ز دل برد سنبل حلقہ زای تو		در تن مردہ جان دہد نرگس سرمہ سای تو

کرامت جناب مفتی صدر الدین صاحب جناب اخی المحترم شاہ محمد یحییٰ ابو العلائی رحمۃ اللہ علیہ سے مقام اکبرآباد نقلاً ارشاد فرماتے تھے کہ ایک روز حضرت سلطانجی کے عرس میں جناب حضرت سید شاہ محمد قاسمؒ کو کیفیت آئی اور ابوظفر شاہ بادشاہ بھی اوس مجلس میں موجود تھے پایئں مجلس میں کچھ ایسے لوگ جو اس مذاق سے بیگانہ تھے کھڑے ہوئے بنظر انکار آپکی کیفیت کو دیکھکر تعجب کر رہے تھے آپنے اونکی طرف دیکھکر ایک نعرہ فرمایا اور یہہ مصرعہ پڑھا ع او در من و من در او چون بوی گلاب اندر وہ کوئی آٹھ دس آدمی تھے سب بیہوش ہو کر گر پڑے اور پھر تو مجلس کا یہہ رنگ ہوا کہ شاید ہی کوئی شخص گریہ و بکا سے خالی ہو بہادر شاہ کو آپکی ملاقات کا شوق ہوا مجھے آپکے جناب میں دعوت کا پیام لیکر بھیجا مگر آپنے ایسی پسندیدہ عذرات سے اوس پیام سے کنارہ کشی فرمائی کہ باوجود گویائی مجھے زیر لب ہو گیا اور کوئی تاویل آپکی تاویلات سے عہدہ نسوجھی اوسوقت مجھے آپکی بے پروائی اور علو مقامات کی حقیقت معلوم ہوئی میں نے پوری تقریر آپکی بادشاہ سے عرض کی اونکو بھی اپنی محرومی کا بڑا رنج ہوا ٥

اسے ہے پیش فقیری سلطنت کیا مال ہے		بادشاہ آتے ہیں پابوس گدا کے واسطے

کرامت ایک روز آپ طامسین صاحب حاکم اول عہدہ جو ہوئی اکبرآباد کے

اجلاس میں ایک مقدمہ کی مسل جسمین یہہ لکہا ہوا تھا کہ ایک کہار نے ضلع باندہ کے
ایک گانوٗ کے ہشت سالہ لڑکی کا زیور اوتار کر ایک کنوے مین ڈالدیا تھا اور چہہ
مہینے کے بعد وہ لڑکا اوس کنوے سے زندہ نکلا اور اوس لڑکے کی بیان سے یہہ بات
معلوم ہوی کہ وہ دائی جسنے اوسے پالا تھا سب روز اوس تیرہ و تار چاہ مے آب
میں اوسکے ساتھہ رہتی اور روز کہیر پکا کر کہلاتی تھی اور حالانکہ وہ اوسکے باپ کے
گھر میں ہمیشہ موجود رہی کبھی غایب نہیں ہوئی پڑہ رہے تھے ایکبار آپنے جیدلفظ
پیے در پیے کہے اور مسل طامسن صاحب کی گود میں پہینک دی اور کرسی پر
سے اوٹھہ کھڑے ہوے اور اسی حالت میں مکان پر تشریف لائے دو روز تک
آپکو کیفیت رہی اور کچہری نہیں گئے اور اودہر طامسن صاحب کو بخار آ گیا تیسرے
روز طامسن صاحب نے مولوی غلام امام صاحب کو جو اوسی اجلاس کے پیشکار
تہے کوٹھی پر بلا بہیجا اور کہا کہ اس روز مولوی محمد قاسم صاحب کو کیا ہو گیا تہا
اور اب وہ کیسے ہین مولوی صاحب نے آپکے حالات اونکی اصطلاح کے موافق
سمجھا دی جب سے طامسن صاحب کا معمول تہا کہ آپسے کہدیا تہا کہ خدا رسول کی
بات والی مسل مولوی غلام امام شہید سے پڑہوا لیگا آپ تکلیف مت کیجیگا اور یہی
حاکم ہے حضرت سیدنا رضی اللہ عنہ کے عرس کی تعطیل مندرجہ گزٹ کرائی ہے ۵

نعرہ وہی ہے کام کا تاثیر جسمیں ہو	اس کام کی وہ ہو ہے کہ جس ہو میں ہم نہو

کرامت جب آپ اکبر آباد سے وطن مالوفہ مین تشریف لائے اور چونکہ ایک
عرصہ دراز تک اکبر آباد و الہ آباد وغیرہ میں تشریف رکہنے کا اتفاق ہوا تو اب
یہا نکی آب و ہوا مزاج مبارک کو ناموافق ہوئی بصارت بالکل زائل ہو گئی

جب بعض خدام نے عرض کیا کہ چشم مبارک قدح کرائی جاے ارشاد ہوا کہ
ان آنکھوں نے بہت کچھ دیکھ لیا اب کسی چیز کے دیکھنے کی تمنا نہین ہے ہان کبھی
کبھی یہ خیال ہوا کرتا تھا اگر عمر زیادہ ہوے اور فقدان بصارت ہوا تو ورد دلائل
شریف اور دیگر وظایف کیونکر ادا ہو سکینگے سو بحکم خدا تمام دلایل شریف حفظ
ہے اور وظایف بھی بفضلہ یاد ہین حالانکہ کبھی اسکا قصد نہین کیا گیا واقعی
ضعف حافظہ کثرت عصیان سے ہوتا ہے پہلے بزرگونکی حکایت سنی ہے جو کچھ
سنا یاد کیا بس وہ یاد رہا ؂ شکوت الی وکیع سوء حفظی
فاوصانی الی ترک المعاصی ؛ کرامت ایکروز آپکو دعوتی تال
پور نسل پانسو آدمیونکی خاص طور پر دعوت کی مگر بہت بدنظم ہوگیا آپکو معلوم ہوا
آپنے وضو کیا اور بقیہ آب وضو سب کھانیکے برتنونمین ڈالدیا انتے تکرے کی دیگچی
مین وہ پانی ڈالا گیا تھا باورچی کو خیال نرہا وہی کرانا کم ہوگیا اور کھانے سب تمام
اہل دعوت کو کافی ہوے کرامت جب آپ الہ آباد سے ترک روزگار فرماکر
دانا پور مین آکر خانہ نشین ہوے تو دو یا تین برس کے بعد مزاج مبارک مین آثار
علالت ظاہر ہوے رفتہ رفتہ اوس مرض کو ترقی ہوئی ابتدا مین تو بخار تھا پھر
اسہال کبھی جاری ہوگے کبھی آپنے کسی قسم کی شکایت نفرمائی جب کبھی کسی نے
مزاج کی کیفیت پوچھی تو یہی شعر پڑھ دیا ؂ دردم از یار ست و درمان نیز ہم
دل فداے او شد و جان نیز ہم ؛ ایکروز ۳ شوال ۱۲۸۱ھ کو آپکی حالت مرض
مین بہت ترقی ہو گئی انتظام نبض بگڑ گیا تمام گھر مین کہرام ہو گیا نقیر کے نکاح کی
تاریخ ۷ شوال ۱۲۸۱ھ تھی تمام عورات کو انتشار ہوا کہ اب اس سال انجام اس

شادیکا حکم نہیں آپکو بطور قلب یہ امر دریافت ہوا آپنے میری بہو لی صاحبہ کو
جنکی دختر سے میرا نکاح مقرر ہوا تھا بلایا اور فرمایا کہ یہ شادی نورچشم حکیم اکبر سلمہ
کی میرے پسند سے ہوئی ہے اسکی والدہ کو یہاں منظور نہتا معلوم نہیں میرے
بعد کیا واقعہ پیش آئے لہذا میرا جی چاہتا ہے کہ اکبر سلمہ کی شادی دیکھ لوں چہ
روز کم کردو چنانچہ آپنے خود ۲۰ تاریخ کو ۱۷ سے بدل دیا چنانچہ یہاں سے
۱۶ شوال ۱۳۲۲ھ روز چہارشنبہ کو بارات روانہ ہوئی اور پنجشنبہ ۱۷ تاریخ کو
سحر آئی جب بارات واپس آچکی تو آپ سے حضرت عم اقدس سید شاہ فدا حسین
قدس سرہ نے عرض کی کہ حضور بارات نورچشم سلمہ کی واپس آئی آپنے فرمایا کہ
بہت خوب ہم بھی تیار ہیں اور فوراً کیفیت نزع شروع ہو گئی اوسوقت ایک عجیب
حالت تھی بار بار آپ یہی شعر ارشاد فرماتے تھے ؎ دردم از یار ست و درمان نیز ہم
دل فدائے او شد و جان نیز ہم ؎ تھوڑی دیر کے بعد آپنے بآواز بلند ارشاد فرمایا
کہ دیکھو پانچ شمعیں روشن ہیں اور تمام گھر میں ایک ایسی عطریت کی خوشبو پھیل
گئی کہ ہر شخص کا دماغ معطر ہو گیا چند منٹ آپکو سکوت رہا بعد اوسکے آپنے ربع
رکوع پڑھا الله نور السموات والارض الخ جب رکوع تمام ہوا اور حجرہ
تمام حاضرین کی زبان پر انا لله وانا الیه راجعون جاری ہو گیا اور
روح مبارک جوار رحمت پروردگار تعالے شانہ میں آسودہ ہوئے انا لله
وانا الیه راجعون مزار اقدس آپکا منیر شریف میں ہے بعد نماز عصر آپنے
وصال فرمایا اور نو بجے شب کو دفن سے فراغت ہو گئی حالانکہ دانا پور
سے منیر شریف پختہ سات کوس ہے اور بارہ بجے شب کو ہم سب دانا پور پہنچے

تھے سید اور سبھی خالی از کرامت نہیں ہے چونکہ اس کتاب میں اختصار منظور ہے لہذا اکثر کرامتیں آپکی نہیں لکھی گئیں قطعات تاریخ وصال ہدیہ ناظرین کتاب ہیں قطعہ قاسم کہ بود سید و سالار اہل فقر * درخت حیات خویش بشافی سرایہ بست تاریخ روز و سال و سنہ انتقال او * یوم الخمیس از مہ شوال ہفدہ است قطعہ

۱۲۸۱ھ

چون شالم از جفای آسمان کج خصال — سر زبان از دست او بر سر رسد سنگ بلا

چون نگیرم من بر ناسپاس از جور فلک — خرمن جمعیت ما سوخت این برق جفا

مسکند از داغ تازہ ہر نفس مجروح دل — نشتر غم میکند در رگ اہل ولا

رفت از دنیا محمد قاسم صاحب کمال — در مہ شوال روز پنجشنبہ زین سرا

بود ذات اقدس او ناشر دین در فساد — مہبط فیض الہی مطلع نور ہدے

حجت حق رکن دین مصطفے برہان خلق — منعم دوران شہ اقلیم تسلیم و رضا

چون قمر در راہ توحید و فنا فیاض خلق — یافتند از صحبتش تیرہ دلان نور صفا

ہم بکف جام شریعت ہم بکف سندان عشق — جام و سندان باخت آن مسعود جام کبریا

حسن مطلق را تماشا در مقید ساختہ — سیر در تشبیہ میفرمود او تنزیہ را

پیش او یکسان کلاہ شاہی و تاج نمد — شاہ استغنا ولی در تحت استار گدا

در سماع از وجد و حال و شورش تاثیر او — اہل مجلس را بسوے حق ہمیشہ جذبہا

زیست با جمعیت و تمکین و بعد انتقال — نزد قبر احمد یحیی منیری یافت جا

اینکہ از نور ہدایت دارد مزارش نسبتے — خاک قبرش ہست کحل دیدۂ اہل صفا

اینقدر با بوالعلائیہ اشتہ عشق و ولہ — خلق میخواندش اویسی امیر بوالعلا

حجت و برہان عشق او نجات قاسم است — آن رسالہ ہست شاہد از پئے گفتار ما

شادیجا محکمں ہیں ... ور جال بوالعلا دیدید دیا ارحسدا

حسکی درحضرت ... الو سے پیدا ہوکہ سیر شریف ہو سچے تو سر

کی سیرت ... مبارک صحن درگاہ حضرت سید با احمد یحیی امینہ

بعکیا ... بالکہ دفعتا ایک آواز نہایت خوش الحان دردناک کسی

... درست آدمیوں کے کان اوسی آواز کی طرف لگ گیے ساتی شاہ

ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور محمی شیخ الہی بخش صاحب ایک فتیلہ روشن کرکے بہ غرض

کے قریب جاتے تھے مگر اوس صدا کی کیفیت معلوم نہوتی تھی اور حضرت والد ماجد

قدس اللہ سرہ العزیز نعش مبارک کے سامنے مراقب بیٹھے تھے جب آپنے مراقبہ سے سر

اوٹھایا اور آنکھیں کھولیں وہ صدا موقوف ہوگئی اوسوقت آپنے ارشاد فرمایا کہ میںنے

یہہ بات دریافت کی تھی کہ دیکھوں اس حضرت بھائی صاحب رضی اللہ عنہ کا قلب کیونکر

روشن ہے جاری اور آگاہ ہے یہہ اوسکا جواب ہے کیا بیان ہو کہ اوسوقت لوگوں کی

کیا حالت ہوئی ہے علی الخصوص وہ لوگ جو آپسے قصد بیعت رکھتے تھے اور بوجہ بعلالت؟

محروم رہگئے تھے مگر کیا کرسکتے تھے مصرعہ گیا وقت پھر ہاتھہ آتا نہیں۔ فی الحقیقۃ

اولیاء اللہ کا انتقال نقل مکان ہے انکی ارواح اس جہان سے اوس جہان میں

پیدا ہوتی ہے جیسے کسی محقق نے کہا ہے ؎

مردن جسم زادن جان است ۰ یعنی تکلیف نزع مشابہ ہے درد زہ سے اور تولد

عنصری کی تشبیہ حمل سے ہوتی ہے اور جیسے ایک مدت معین بچے کے پیدا ہونیکے

لیئے ہے ویسے ہی ایک مدت معین روح کے پیدا ہونے کے واسطے **مولف**

صدمہ نزع سے عشاق کو ڈرنا کیسا		پیدا ہوتے ہیں نئے سر سے یہہ جنکا کیا

نقل خلافت نامہ جو فقیر مولف کو حضرت رضی اللہ عنہ سے عنایت ہوا ہے

فرزند صوری و معنوی نور چشم سید شاہ محمد اکبر ابو العلائی نور اللہ قلبہ بنور الایمان مع العرفان بدست این خادم الفقرا محمد قاسم غفر اللہ ذنوبہ توبہ کردہ وانابت نمودہ داخل طریقہ عالیہ نقشبندیہ ابو العلائیہ گردید او را اجازت دادہ میشود کہ در ہر پنج سلاسل یعنی نقشبندیہ ابو العلائیہ و قادریہ و چشتیہ و فردوسیہ و سہروردیہ بیعت توبہ کنندگان بگیرند و تعلیم نمایند خواہ مجذوب سالک خواہ سالک مجذوب مجاز بند بحرمت النبی و آلہ الامجاد و اصحابہ الاجواد۔ ۲۷ رمضان المبارک سنہ ۱۲۸۱ھ بمقام دانا پور۔

حضرت سید شاہ محمد واجد قدس اللہ سرہ

آپ فرزند اوسط حضرت سید شاہ تراب الحق قدس اللہ سرہ العزیز کے ہیں اور حضرت مولانا سید شاہ قمر الدین حسین قدس سرہ سے جو اپنے ماموں ہیں اکتساب علم طریقت کا کیا اور بیعت حضرت حکیم شاہ منظر حسین کریم چکی قدس سرہ سے حاصل کی اور اجازت و خلافت اپنے بڑے ماموں حضرت سید شاہ وحید الدین احمد قدس سرہ سے حاصل کی۔ کیفیت آپکی ایسی پر مذاق اور باللہ تھی کہ دیدہ شنیدہ جسنے ایکبار آپکی کیفیت دیکھی عمر بھر متمنی رہا ادراک و فہم خداداد تھا اشعار و عبارات تصوف کے معنی ایسے لطف سے بیان فرماتے تھے کہ اطراف و جوانب اعتراضات معترضین منکرین سے بچے ہوئے گفتگو میں وہ تاثیر کہ بے اختیار دل اوسطرف کھنچ جاتا تھا چونکہ کلکتہ میں آپکا قیام بہت رہا اکثر لوگ اوسطرف کے آپسے فیضیاب ہوئے آپنے ۸ جمادی الثانی سنہ ۱۲۳۳ھ کو وفات فرمائی اور بمقام دانا پور اپنے بزرگوار کے مقبرہ میں دفن ہوئی آپکے فرزند چار دختر تین فرزند کلاں جناب اخی المحترم سید شاہ محمد عزیز مرید و مجاز عم اقدس حضرت

مولانا سید شاہ محمد قاسم کے ہیں حضرت سید شاہ محمد نذیر کے تین فرزند ہیں خلف اول حکیم محمد
سرور الصدور مولوی سید شاہ محمد کبیر سب ڈپٹی کلکٹر ضلع پٹنہ پرگنہ پھلواری ہیں یہ لڑکا ماشاء اللہ
نہایت سعادتمند نیک بخت ہے انگریزی عربی کی تحصیل بہت خوب ہے فن شعر سے بھی
ماہر ہے بیعت انکو حضرت مولانا سید شاہ محمد قاسم رضی اللہ سے ہے اور تعلیم و ارشاد
و اجازت حضرت والد ماجد مولانا محمد سجاد قدس اللہ سرہ العزیز سے ہے فرزند دوم
نور چشم قرۃ العین سید شاہ محمد ظہیر سلمہ انکو بیعت حضرت والد ماجد قدس سرہ سے ہے
اللہ تعالے شانہ اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ انہیں عطا فرمائے فرزند سوم
نور چشم سید شاہ محمد صغیر مد اللہ عمرہ یہ لڑکا ابھی کم عمر ہے انٹرنس کلاس میں پڑھتا ہے
نہایت نیکبخت اور کم سخن ہے اعاذہ اللہ تعالے علما نافعا و فہما کاملا فرزند دوم
حضرت سید شاہ محمد واحد صاحب قدس سرہ کے اخی اکرم جناب سید شاہ محمد امین صاحب ہیں
آپکو بیعت و اجازت اپنے والد ماجد قدس سرہ سے ہے اور تعلیم آپکو اپنے عم بزرگ
حضرت سید شاہ محمد قاسم رضی اللہ عنہ اور حضرت عم خورد حضرت سید شاہ محمد سجاد
قدس سرہ سے ہے نہایت باوضع خوش پوشاک فصیح البیان حکمت آشنا ہیں
آپکے بھی تین فرزند ہیں سید شاہ محمد سعید سید شاہ محمد متین سید شاہ محمد حسین مد اللہ عمرہم
یہ لڑکے ابھی کم عمر ہیں انگریزی پڑھتے ہیں نیک بخت اور سعادتمند ہیں ؛

حضرت مرشد آفاق حاجی الحرمین سید شاہ محمد سجاد ابوالعلائی قدس اللہ سرہ العزیز

آپ فرزند خورد حضرت مولانا سید شاہ تراب الحق قدس سرہ کے ہیں ولادت با سعادت
آپکی دوشنبہ کے روز صبح صادق کے وقت ۲۱ رجب سنہ ۱۲۳۱ھ (تاریخ ولادت مظہر عجائب) ۱۲۳۱

کو مقام دانا پور مین واقع ہوئی ہنوز شعور ہی سے آپکو تصوف کیطرف توجہ پیدا ہوئی اور زمانہ طفولیت مین بھی لہو لعب کیطرف جیساکہ اطفال کم عمر کا معمول ہے اتفاق ہوتا تھا تحصیل علوم ظاہری و فن خوشنویسی آپنے اپنے خال خود حضرت سید شاہ حکیم مراد علی قدس اللہ سرہ العزیز سے کی تہ خوشنویسی کی و فن سپہ گری کیطرف بھی طبع مبارک بہت مائل تھی اور قوت جسمی مین آپ اپنے وقت کے لوگون مین ضرب المثل تھے حسن صورت مین یوسف ثانی اخلاق نہایت پاکیزہ آپکے بعض ہمعصر بیان کرتے ہین کہ ایک روز ہم لوگون مین یہہ مشورہ ہوا کہ ہر شخص جسکو جو چیز نہایت مرغوب ہو وہ اللہ کے واسطے ترک کردے آپکو پان بہت مرغوب تہا آپنے پان چھوڑ دیا چنانچہ تا عمر اپنے پھر کبھی پان نکھایا اور ہم لوگون سے کوئی بھی اوس عہد پہ قائم نرہا حضرت سید شاہ محمد قاسم رضی اللہ عنہ آپکے بڑے بھائی نے آپکو اپنے آغوش شفقت مین پرورش کیا اور تعلیم طریقت آپکو اپنے خال اقدس حضرت مولانا سید شاہ قمر الدین حسین قدس اللہ سرہ سے ہوئی اور بیعت طریقہ عالیہ ابو العلائیہ نقشبندیہ مین حضرت مولانا سید شاہ ابو البرکات رضی اللہ عنہ سے کی اور اجازت و خلافت اپنے اخی بزرگ مولانا سید شاہ محمد قاسم قدس اللہ سرہ سے پائی آپکی عمر شریف کا بہت بڑا حصہ حضرت مولانا سید شاہ محمد قاسم رضی اللہ عنہ کے ساتھ اکبر آباد شریف مین حضرت سیدنا رضی اللہ عنہ کی حجاورت مین بسر ہوا آپکو بھی مثل اپنے برادر بزرگ کے حضرت سیدنا رضی اللہ عنہ سے روحی فیض تہا اور جب بار اول دولت حج سے مشرف ہو کر مدینہ طیبہ حاضر ہوے اور آٹھ مہینے تک حاضر حضور رہے تو بوقت رخصت آپکو حضور رسالت پناہ سے حکم ہوا کہ تم اجمیر جاؤ چنانچہ آپ حسب الحکم حضور اجمیر شریف

حاضر ہوے اور زمانہ دراز تک حاضر رہے پھر حسب ایما حضرت خواجہ بزرگ صاحب
عنہ آپ جانشین ہوے اور پورے طور سے تارک الدنیا ہو گئے مگر باایں ہمہ ترک تا
و کتمان بدرجہ غایت تھا بیعت کسیکی آپ بغیر اصرار بلیغ کے نہیں لیتے تھے اور یہی وجہ
ہوئی کہ اکثر معتقدین آپکے شرف بیعت سے محروم رہے لیکن وفات آپکی دفعتاً ہوئی
جو علالت حالسا شایع ہوے پائے آپکا سفر اول حرمین الشریفین کا ۱۲۸۵ھ میں
واقع ہوا اور بعد حج کرکے واپس آئے اسی سفر مین حضور رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
والہ واصحابہ وسلم سے حکم حاضری اجمیر شریف کا ہوا پھر دوسرا سفر حرمین الشریفین ۱۲۹۵ھ
میں واقع ہوا اور ۱۲۹۶ھ مین مراجعت فرمائی جسکی یہہ تاریخ جناب شاہ محمد یحیی
صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نظم کی ہے **قطعہ**

جناب سید سجاد حق بین	کہ در توحید چون منصور آمد
دوبارہ در مدینہ رفت از سر	زدیدار نبی پر نور آمد
چو مردان حج بیت اللہ فرمود	ز صد نور و صفا معمور آمد
جمال شاہ بے کیف در کیف	تماشا کرد و پس مسرور آمد
دلم در فکر تاریخ رجوعش	نظر زنغز و نور دستور آمد
قلم بنگاشت وے در وطن بار	ز نور مصطفی پر نور آمد

۱۲۹۶

پھر ۱۲۹۶ ہجری مین آپ نے کمال جذب و شوق مین نہایت بے سروسامانی سے سفر
حجاز فرمایا مگر یہہ خبر مشہور ہوگئی اکثر امرا و اراکین شہر دانا پور کے اسٹیشن تک بطور
مشایعت ہمراہ گئے اونمین انکے مکرم و معظم جناب حافظ سید احمد رضا صاحب بھی تھے
سب لوگون کا جو عظیم آباد سے تشریف لائے تھے یہہ قصد ہوا کہ ڈاک گاڑی ریل پر

سوار ہو کر آپ روانہ ہوں کیونکہ پہلے دانا پور سے ڈاک گاڑی پورب جانیوالی کھل جاتی ہے تب پاسنجر گاڑی پچھم جانے والی کھلتی ہے حافظ صاحب نے اگر حضور میں عرض کیا کہ ہم سب حضور کو رخصت کرنیکو حاضر ہوے تھے مگر معاملہ برعکس ہو گیا اب ڈاک آنیوالی ہے پہلے ڈاک یہاں سے روانہ ہو جائیگی اوسکے بعد حضور کی گاڑی کھلے گی آپنے متبسم ہو کر فرمایا کہ پھر کیا ارادہ ہے پہلے ہمیں جائیں حافظ صاحب نے عرض کیا کہ دل تو یہی چاہتا ہے کہ حضور کو سوار کر کے ہم سب روانہ ہوں پھر ارشاد ہوا کہ بہت اچھا اللہ تعالے شانہ قادر ہے چند منٹ کے بعد حافظ جی مع ہمراہیان جلد قدمی کرتے ہوے اسٹیشن میں گئے تو معلوم ہوا کہ ڈاک گاڑی بہیہ اسٹیشن میں پہونچکر بگڑ گئی اب پہلے پاسنجر گاڑی روانہ ہو جائیگی تب ڈاک گاڑی دانا پور آئیگی اس خبر کے سنتے ہی ہم لوگوں کی ایک عجیب حالت ہو گئی اوسیوقت نور چشم سید خیر الدین حسین سلمہ اللہ تعالے لے اسٹیشن کے سبزہ زار میں بیعت کی سے اولیا را ہست قدرت از الٰہ تیر جستہ باز گردانند ز راہ بس عصر کی نماز پڑھکر آپ روانہ مکہ معظمہ ہوے اور چار مہینہ بعد رونق افروز وطن ہوے پھر ۱۲۹۵ھ میں آپنے عزم مدینہ طیبہ فرمایا اور اوس بار ہمرکاب آپکے خواجہ وحید جان صاحب تھے اور اس بار آپکی دولت ہمرکابی سے جناب سید شاہ عزیز الدین حسین صاحب مشرف تھے اور یہ حج پنجم آخری حج تھا جناب شاہ محمد یحییٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس سفر حجاز کی معاودت کے بہی چند تاریخیں فرمائیں تھیں مجھے ایک ہی تاریخ یاد رہ گئی کیا خوب تاریخ فرمائی ہے۔ قطعہ

جناب قبلہ من کعبہ من حضرت سجاد	کہ حق کردہ تماشا در جہاں کعبہ بے پردہ
مع الخیر آمدہ سوے وطن تاریخ آں گفتم	کہ با صد احترام پر نور آمد قبلہ از کعبہ
	۱۲۹۶ھ

اس حج آخر کے بعد آپنے گوشت کھانا ترک فرمایا تھا آپکا قصد تھا کہ اگر حضور رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت ہوئی تو ہجرت کر جاؤنگا چنانچہ آپنے مدینہ طیبہ پہونچکر
حضور میں عرض کیا حضور سے نہایت شفقت کیساتھ ارشاد ہوا کہ گو تمہارا
قصد ہجرت کا ہے تو تم مہاجرین میں شمار کیے گئے مگر تمہارے متعلقین تمہارا
حوالہ چاہتے ہیں لہذا تمہارا وہیں رہنا مصلحت ہے چنانچہ اب آپکا مزار مبارک اسی
دانا پور میں منبع فیض ہے اور اکثر مریض یہاں کی مجاورت سے تندرست ہوئے
ہیں چنانچہ اسکا بیان آپکی کرامات میں کیا جائیگا انشاء اللہ تعالے یہاں پر کچھ حالات
آپکے بطور اختصار بیان کئے جاتے ہیں حلیہ رنگ آپکا نہایت گورا مائل بسرخی تھا
قد شریف مائل بدرازی جسم لطیف نہ گوشت نہایت خوش قطع آپکے شناخت کرنے والے بیان
کرتے ہیں کہ ایسی خوش قطع تیاری بہت کم دیکھی گئی ہے کشتی بانک خنجر کلائی
وغیرہ ہم موں سپہ گری میں بے مثل تھے لیزم ایسی عمدہ ہلاتے تھے کہ جب کڑیاں
کوئی کہہ دیتا اتنی ہی کڑیاں بولتیں قوت جسمی ایسی تھی کہ ڈہائی من کی جوڑی
مگدر کی بہت اچھی طرح سے ہلاتے تھے مگر با اینہمہ اس زور و قوت کے حلم بدرجہ غایت
تھا سولہ برس کی عمر سے روزگار انگریزی کیا اور ایک ہی عہدہ منصرمی صیغہ اپیل خاص
و اپیل عام پر غدر کے زمانہ تک رہے غدر کے بعد ترک روزگار فرمایا مگر اکبر آباد شریف
کی سکونت نہیں چھوڑی حج سوم کے بعد آپنے اکبر آباد شریف کی سکونت چھوڑکر جلدہی
اختیار فرمائی مگر حضرت سیدنا رضی اللہ تعالے عنہ کا عرس کبھی ناغہ نہوا ۳ برس
حضرت سیدنا رضی اللہ عنہ کے آتے گئے آپ خوش پوشاک بہی تھے ڈہاکہ کی
جامدانی آپکو بہت پسند تھی اکثر انگرکھا ڈہاکہ کی جامدانی ہی کا پہنتے تھے آپکے انگرکھے

بجای چوبتلے کی جگہ صراحی ہوتی تھی عمر بھر ایسا ہی انگرکھا پہنا اور ٹوپی دوپلیا کبھی چوگوشیا ٹوپی
نہین پہنتے تیسرے حج کے بعد سے کرتہ پہننا اختیار فرمایا اب غذا بہت کم ہوگئی تھی
دونون وقت مین آدہ پاؤ چاول نوش فرماتے تھے اپنے گھر پر اپنے اہتمام سے حضرت
سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے عرس کے سوا کوئی عرس نہین کیا اور اپنے
بعد بہی اسی عرس کی وصیت فرمائی آپنے اپنے انتقال کی خبر بطور تحمل آٹھ مہینے
پہلے بذریعہ ایک تحریر کے دی تھی جو آپکے وصال کے بعد وہ نوشتہ دست خاص
آپکے قلمدان سے برآمد ہوا اور اسوقت تک وہ نوشتہ برادرم مولوی سید شاہ نظیر حسن
صاحب سلمہ اللہ تعالے کے پاس موجود ہے نقل اوسکی بجنسہ اس مقام پر ناظرین رسالہ
ہذا کے لیے درج کیجاتی ہے **نقل خواب** حضرت والدی قدس سرہ نے شب بست و چہارم
ماہ ربیع الاول ۱۲۹۸ھ کو خواب دیکھا کہ مین مرگیا ہون لیکن مثل اور آدمیون کے پہرتا
چلتا ہون اوسوقت چند اشخاص بلباس نفیس میرے پاس کہڑے ہین اور میرے مرنے
پر روتے ہین چنانچہ اونکے ساتھ مین بہی روتا ہون اور یہہ خیال کرتا ہون کہ یاالہی
یہہ کیسا مرنا ہے کہ مجھے مرنیکی کوئی تکلیف ظاہر نہین ہوتی اسی عرصہ مین قصداً مین
ایک پلنگ پر لیٹ گیا تہوڑی دیر مین یہہ معلوم ہوا کہ تمام بدن مین جھنجھنی خفیف سی
پیدا ہوگئی اور ایک بزرگ سرخ و سفید رنگ سیاہ ریش موجود ہین اونہون نے کچھ
رسیان میرے اوپر ڈالین اور کہینچ لین مگر اوسے کوئی ایذا اور تکلیف اصلا معلوم
نہوئی الا یہہ یقین ہوا کہ اب یقینی روح قبض ہوگئی مگر ہوش اور علم اپنا باقی ہے
اوسوقت دل یہہ گواہی دیتا ہے کہ یہہ روح قبض کرنیوالا خود اللہ جلشانہ ہے ساعت
دو ساعت کے بعد اونہین روح قبض کرنیوالے نے یہہ آواز دی کہ دیکھ بیٹے تیری

روح جو قفس کی محبوس سے اس آواز کے سنتے ہی چند نعرہ مسرود ہوئے اور کیفیت جذب میں
شورش کے نمودار ہوئی اور عجب حالت رہی تا آخر شب مصرعہ پھر تا تھا ہو میں دو شاہ آیا
انتہی جب سے آپنے یہ خواب دیکھا تھا اکثر کلمات یاس اور رخصت کے فرمایا کرتے
تھے اور کوئی شخص آپکے مریدین و معتقدین میں سے ایسا نہ تھا کہ جسے آپنے اپنے
نقل مکانی کی خبر ندی ہو مگر ان جملوں اور کلمات کے جو معنے لفظا محتمل اور مفہوما
مشفق تھے آپکے وصال کے بعد سمجھ میں آئے رمضان شریف کی ۱۹ کو آپ جو حضرت
سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کا عرس کرتے تھے اکثر اعزہ کو اطلاع دیا کرتے تھے اوس
برس کے عرس میں جسمیں آپ وصال فرمائیں گے برادر عزیز منشی عبد الغنی صاحب
کو فیض آباد آپنے تحریر فرمایا کہ اس عرس مین تم ضرور شریک ہو کہ مین اسکے بعد پھر
یہ عرس نکرونگا اسی طرح سے بعض اعزہ سے آپنے فرمایا کہ اب ہم خلوت نشینی ا
کرینگے اور پھر کسی سے ملاقات نہوگی بعض عزیزوں نے جو بوجہ کمال شفقت کچھ عرض
معروض کر لیا کرتے تھے عرض کیا کہ ہم تو وضو ہی کرانے کے حیلہ سے زیارت سے مشرف
ہوجائیں گے ارشاد ہوا کہ اوسکا دروازہ ہمیشہ بند رہیگا۔ غرضکہ یہ تقریریں
کے بعد کی ہین مگر قبر شریف کے جگہہ آپنے دو تین برس پہلے سے ایک مقام
اب آپکا مزار مبارک ہے اوس سے کچھ دور ہی تجویز فرمائی تھی لیکن جبکہ
وصال شریف سے پہلے آپ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ [illegible] فرمایا مگر اکبر آباد تشریف
ہوئے اور آپنے فرمایا کہ اے فرزند تمکو اپنے قریب [illegible] کی سکونت چھوڑ کر چلنا [illegible]
اپنے ساتھ کھینچ لیجائینگے چنانچہ آپنے نعش [illegible] کا عرس کبھی ناغہ نہوا
اوس روز حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ما[illegible] خوش بوناک بھی تھے دنیا کو
[illegible] الی ہی کا [illegible]

جہان دل چاہے دفن کر دے الحمد للہ علی احسانہ کہ میرا انتشار رفع ہو گیا چنانچہ
آپ پنجم ذیقعدہ ۱۲۹۸ھ کو بقصد شرکت عرس حضرت سیدنا خواجہ شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
دانا پور سے بسواری یکہ روانہ نوآبادہ ہوئے اور راستہ مین جناب مولوی شیخ
علی بخش صاحب کی ملاقات کو محلہ مصلح پور مین ٹھہر گئے اور اونسے بھی کلمات یاس
آمیز ہے فرمائی مولوی صاحب جیسے بیان فرماتے تھے کہ جب مینے عرض کی کہ حضور
کے قواے شریف مین آثار ضعف پائے جاتے ہین فرمایا کہ ظاہری قوتین تو بیکار ہو گئین
صرف روحی قوت اس کالبد خاکی کو لئے پھرتی ہے چنانچہ اس تقریر کے نوین روز اس
عالم ظاہری سے عالم معنی کیطرف رحلت فرمائی غرضکہ آپ اوسی روز مولوی صاحب
موصوف سے رخصت ہو کر جناب سید شاہ عزیز الدین حسین صاحب کے مکان پر تشریف
لائے اور شاہ رضی الدین حسین سید شاہ عزیز الدین حسین صاحب کے چھوٹے بھائی کو اپنے
قیام کے حجرے مین طلب کیا اور اونسے ارشاد فرمایا کہ مین نوآبادہ جاتا ہون اور یہہ
بائیس روپیہ آپکو دے جاتا ہون میری تجہیز و تکفین کا بھی خرچ ہے اور میری قبر پختہ نہو
اور چہارم کے روز فضول خرچی کو راہ نہ دیجائے جو لوگ قرآن پڑہنے کو آئین اونکو دعوت
ایک حضر کے طریقے سے جو مسنون ہے کھانا کھلایا جائے نہ حسب طریقہ رسم مروجہ چنانچہ
پیدا ہوئی آبادہ کو تشریف لیگئے اور آٹھوین اور نوین تک مزاج مبارک بہت اچھا رہا دسوین
رمضان میرے اوپر رات شب کو آپ کو بخار آگیا گیارہوین کو آپ دانا پور روانہ ہو گئے دو روز تک
نہوئی الا یہہ یقین ہوا کہ اب یقین مین آپکو اکثر اوقات کیفیت بیخودی کی رہتی تھی مگر کوئی نماز فوت
اوسوقت دل یہہ گواہی دیتا ہے کہ یہہ بندہ کو جو آپکے وصال کا روز ہے زیادہ بیخودی تھی میرے
دو ساعت کے بعد اونھین کی برج قبیلہ محمد حسن سلمہ سے فرمادیا کہ اگر مجھے غشی دیر تک رہے اور نماز کا

وقت آجائے تو ہوشیار کر دینا چنانچہ ظہر کی نماز تو آپنے بہت اطمینان کے ساتھ بیٹھ کر
ادا فرمائی مگر بعد نماز ظہر کے آثار آخر عصر تک بیہوشی رہی جب آفتاب قریب زرد ہو چکے
ہوشیار ہوا تو برادر موصوف نے پائے مبارک دابے آپنے آنکھیں کھول دیں اور پوچھا کہ
کونسی نماز کا وقت ہو پہنچا برادر موصوف نے کہا کہ عصر کا آخر وقت ہے آپنے فرمایا
کہ ہماری نماز بھی آخر ہے قصد تیمم کیا کمال ضعف سے غش آگیا پھر ہوش ہوا پھر قصد تیمم
فرمایا اور غش آگیا تین بار یہی کیفیت ہوئی چوتھی بار آپ اوٹھکر پلنگ پر بیٹھے برادر چندہم
نے عرض کی کہ حضور لیٹے ہی لیٹے نماز ادا فرمائیں مگر آپنے کچھ التفات نکیا اور ارشاد
فرمایا کہ یہی آخری نماز ہے اور آخری سجدے ہیں پھر آخر وقت سجدوں کا تقرب کیوں
ہاتھ سے دوں غرض آپنے بیٹھکر نماز پڑھی ذکر کیا اور کچھ دیر تک جانماز پر بیٹھے رہے
بعد اوسکے لیٹ گئے اور فرمایا کہ میں اپنا کام کر چکا اب وہ اپنا کام کرے سبحان اللہ سمجھ
میں مرتا ہے اسکو کون مرنا کہتا ہے یہی وہ مرنا ہے جسے ہزاروں رشکی زندگی پر فضل
ہے بس آثار سفر دیار محبوب شروع ہو گئے مغرب کی اذان ہو رہی تھی کہ روح مبارک
نے اس عالم بے ثبات کا تعلق چھوڑ دیا انا للہ وانا الیہ راجعون اہل ظاہر بھی
اسے موت کہنے لگے تمام شب لاش مبارک رہی اور بہت آدمی اعزا و اقربا اور خاص
و عام سے جسنے یہہ خبر سنی بے سر و پا دوڑا اور حاضر ہوا صبح تک بلا فصل ساختے درود
خوانی جاری رہی ۱۵ ذیقعدہ دو شنبہ کو قبل دوپہر قبر شریف میں جسے خلوت عشاق
کہتے ہیں استراحت فرمائی ایک قطعہ صوری و معنوی آپکے وصال کا ہے قطعہ

آہ از واقعہ قبلہ دینم سجاد — شدہ سر رشتہ صبر از کف دل یکسر گم
روز خورشید نزاند و نوشتم تاریخ — سہ ذی القعدہ و یوم احد و چہاردہم
۱۲ھ ۹۸

قطعه

شاه سجاد سید السادات | کز رخش بود نور حق تابان
باشه مظهر العجائب داشت | نسبت خاص آن ولی زمان
در طریق ابو العلا لاریب | حجت حق و صاحب برهان
برکاتیکه از ابو البرکات | یافت بیرون بود ز شرح و بیان
قمر الدین حسین مرشد پاک | کرد او را امین راز نهان
در مقامات اہل جذب و سلوک | نظم او شرح نکتۂ عرفان
نسبتش طاہر و مطہر بود | از پئے طالبان چو بحر روان
پنج حج کرد از سر اخلاص | بود درد و ورا ہمین درمان
بست و یک از رجب دوشنبہ بود | سی و یک یکہزار و دوصد خوان
کز ظہورش شدہ جہان روشن | سال آن مظہر عجائب دان ۱۲۳۱
چاردہ بود روز یکشنبہ | ماہ ذیقعدہ شد بسوی جنان
ضم سجاد کن بفیض قسیم | تا شود سال انتقال عیان
آہ سجاد مصدر فیض است ۱۲۹۸ | سال رحلت حساب کن ہم ازان
بود ساجد تخلص آن شاہ | دہ از سال عمر پاک نشان
مدفنش در مقام داناپور | ہست جائے تجلے جہان
جانشینش محمد اکبر ہست ظلہ | خلف الصدق و شاعر ہمہ دان
مختصر گفتہ‌ام در احوالش | شرح آن جو ز اکبر ذیشان

۹ویں ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ کو اجماع مشایخ قرب و دور ہوا اور اس نے شفاعت کی دوش پر بار خلافت اجداد رحمہم اللہ اجمعین رکھا گیا اللہ تعالےٰ شاہ حضرات پیران طریقت کی ارواح متبرکہ کی برکت سے موفق رہیا اور اتباع سنت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کرامت فرمائے آمین یارب العالمین آمین ثم آمین۔

مزار مبارک آپکا مقام دانا پور حلقہ خانقاہ شریف مقبرہ اجداد میں واقع ہوا بحکم الٰہی و امر رسالت پناہی مزار مبارک مرجع خلایق ہے بیمار اور آسیب زدہ دور دور سے آتے ہیں اور صحت پاتے ہیں عورات بیدوہ نشین شب کو بعد نماز عشا حاضر ہوتی ہیں اور مرد ہر وقت بعض ایسے بیمار و نکو حکیم اطباے یونانی اور ڈاکٹر جواب دے چکے تھے یہانکی حاضر باشی اور حلیہ کشی کی برکت سے اللہ تعالےٰ شانہ نے صحت تامہ عطا کی چونکہ اس کتاب میں اختصار کا خیال بہت ہے لہذا بطور اجمال لکھا گیا حضور سے جو خلافت نامہ فقیر کو عطا ہوا ہے اس مقام میں اوسکی نقل کر دینا مناسب سمجھتا ہوں

خلافت نامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم مرید عبدالحمید جگر گوشہ ام سید شاہ محمد اکبر ابو العلائی طال اللہ عمرہ و نور اللہ قلبہ بنور الایمان و العرفان کہ مرید با اختصاص و مسترشد خاص حضرت اخی الاعظم مرشد مہ فیض برکات معدن کشف و کرامات علم ہی را عالم مولانا سید شاہ محمد قاسم قدس اللہ سرہ العزیز ہست و نیز خلافت نامہ بہ طرق متعددہ از حضرت موصوف دارد لہذا این فقیر گہنگار خاکپاے حضرات درویشان اضعف العباد محمد سجاد سیم مظہر اہلبیت برجوہر دار موصوف کہ درین علم التصوف دارد نسبت پاکیزہ طریقہ عالیہ نقشبندیہ ابو العلائیہ و نیز دیگر طرق بسید ارد با استخلاف خود در کرم و جانشین خود کرد انیدم ہر کسکہ باین ہیچمداں ارادت و اعتقاد میدا شتہ باشد مرید و دست

قرۃ العین موصوف بیعت کند وسلسلہ خود درست نماید وارشاد گیرد اللہ تعالے شانہ تاثیر عظیم کرامت فرماید آمین یارب العالمین آمین ثم آمین وباللہ التوفیق وعلیہ التکلان وہو نعم المولی ونعم النصیر دہم ذیقعدہ ۱۲۹۲ھ جب آپ آخری حج کو آمادہ ہوئے تو حسب التحریک جناب سید عبد القادر یمنی رحمۃ اللہ علیہ اکثر اعزہ اور اقربا کو جمع فرما کے بشہادت حاضرین یہہ خلافت نامہ عطا فرمایا۔

بیان کرامت مختصر جو بعد وفات ظہور میں آئین

کرامت برادر صاحب حکیم سید امیر اکبر قادری کاکوی کے ایک لڑکی آسیب زدہ ہوگئی اور اوسکو ایسے ایسے واقعات پیش آئے کہ انکا بیان شاید مبالغہ سمجھا جاوے لہذا ترک کیا جاتا ہے القصہ اوسنے ایک روز حضرت قدس سرہ العزیز کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرماتے ہین کہ یہہ میرے پاؤن کے پاس جو بوٹی ہے اسکو اکہاڑ کر کہالے اوسنے وہ بوٹی اوکہاڑ لی اور اوسکو یاد رکہا صبح کو جو بیدار ہوے تو یہہ خواب بیان کیا آخر کو یہہ راے قرار پائی کہ یہہ داناپور بہیجدی جاوے دو ایک روز کے بعد وہ لڑکی دانا پور آئی تو ایسی لاغر تہی کہ دو قدم بہی چلنا اوسے دشوار تہا دو چار روز کے بعد وہ مزار پر حاضر ہوئی تو ایسے ایسے واقعات اوسّے مشاہدہ ہوے کہ بہت تعجب خیز تہے بحکم خداے تعالے شانہ پندرہ روز مین آسیب اوسکا جل گیا اور ایک چلہ مین اسیمہ وجوہ تندرست ہوگئی اور بفضلہ تعالے آجتک صحیح المزاج ہے اور بہت لوگ اس واقعہ کے دیکھنے والے موجود ہین۔ کرامت ہمارے چچازاد بہائی سید شاہ رجب علی صاحب کی اہلیہ بہی بلاے آسیب سخت مین مبتلا ہوگئے تہین اور جب سے اونپر یہہ تسلیط ہوئی تو تین چار ہی روز مین اونکا رنگ

ہلدی کی مثل زرد ہو گیا حتیٰ اونکو اوس سے افاقہ ہوتا تو لوگ پوچھتے وہ بیان کرتی تھیں کہ ایک آدمی نہایت خوبصورت عمدہ قیمتی زیب کا تنگ انگرکھا اور ہیں سکھ کا سنگ پاجامہ اور سرخ پگڑی باندھے مجھے نظر آتا ہے اور کبھی کبھی وہ میرے پاس بیٹھ بھی جاتا ہے آخر کو مستورہ اعزہ و اقرباست لوگ اونکو حضرت قدس سرہ الشریف کے مزار مبارک پر لیگئے اور وہ وہاں چلہ کش ہوئیں چار پانچ روز تک تو اونکو عجیب واقعات نظر آئے چھٹے روز وہ مزار پر بیہوش ہو گئیں اور اسی بیہوشی میں اونکو نظر آیا کہ ایک کوٹھری ہے اور اوسمیں پلنگ بچھا ہوا ہے اور اوسپر بہت صاف چادر بچھی ہوئی ہے اور وہی شخص اوس پلنگ پر غمگین سا بیٹھا ہوا ہے تھوڑی دیر میں حضرت قدس سرہ کسی طرف سے آگئے اور اپنے ہاتھ سے اوس کوٹھری کے کیواڑ بند کر دیے بس اوسی روز سے اثر اوس آسیب کا جاتا رہا اور اب تک بفضلہ تعالیٰ اچھی ہیں۔ دیکھو تو مزار مبارک پر آسیب زدہ یا بیمار مرد حاضر رہتے ہیں اور شب کو بعد نماز مغرب جب تخلیہ ہو جاتا ہے تو عورات پردہ نشین چلہ کش حاضر ہوتی رہیں۔

مردان خدا خدا نباشند	لیکن ز خدا جدا نباشند

حضرت سید شاہ علی حسین قدس سرہ

آپ ہمارے والد ماجد قدس سرہ کے خالو سوم حضرت سید شاہ سلطان احمد قدس سرہ کے فرزند اکبر ہیں ابتدائے تعلیم انکو طریقہ فقرا سے خال حقیقی حضرت مولانا سید شاہ قمر الدین حسین عظیم آبادی قدس سرہ سے ہوئے اور آپکی شکل و صورت اور لہجہ گفتار بھی اپنے خال بزرگ سے بہت ملتا ہوا تھا اور بیعت انکو طریقہ نقشبندیہ ابو العلائیہ میں جناب حضرت سید شاہ ابو البرکات رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تھے اور حضرت حکیم

شاہ مظہر حسین کریم چکی قدس سرہ سے بھی ارشاد و تعلیم و اجازت طریقہ منعمیہ ابوالعلائیہ میں تھے اور طریقہ برہانیہ ابوالعلائیہ میں جناب حضرت سید ابوالحسین قدس سرہ سے تھے اذکار بزرگان آپکا ذرات کا شغل تھا یہی ذکر گویا آپکا غذاے روحی تھا کوئی کلمہ فحش نقلاً بھی آپکی زبان مبارک سے نہیں نکلا تھا آپکے دریاے فیض سے اکثر طالبان خدا سیراب ہوے بتاریخ پنجم ربیع الاول شریف ۱۲۹۹ھ کو رحلت فرمائی اور مقام پٹنہ عظیم آباد تکیہ حضرت شاہ گیسیا میں حضرت شاہ رکن الدین عشق کے پائین حسب وصیت دفن ہوے آپکے فرزند رشید سید شاہ رکن الدین حسین سلمہ اللہ تعالے آپکے جانشین ہوے الحمد للہ علی احسانہ کہ نور سیادت و سعادت بحکم الولد سر لابیہ آپکے پیشانی سے ظاہر ہے ماشاء اللہ برادر موصوف صاحب کیفیت و حال ہیں فقیر مولف کو بھی آپنے اجازت و خلافت سے مشرف فرمایا ہے۔

حضرت اقدس سید شاہ فدا حسین قدس سرہ

آپ حضرت سید شاہ فرید الدین احمد ابن حضرت سید شاہ غلام حسین منعمی ابوالعلائی قدس سرہ العزیز کے فرزند اکبر ہیں اور اپنے والد ماجد قدس سرہ کے بعد سجادہ نشین ہوے بیعت آپکو اپنے جد امجد سے تھی اور تعلیم و ارشاد حضرت پیر و مرشد برحق مولانا سید شاہ محمد قاسم رضی اللہ عنہ سے سواے عظمت و شان معنوی کے وجاہت ظاہری بھی بہت تھی اکثر رؤساے عظام پٹنہ اور حکام وقت آپکی ملاقات کو حاضر ہوا کرتے تھے ساتھ اس عظمت کے انکسار بہت تھا جو شخص بیعت کو آتا آپ اوسے اور بزرگوں کے ہاتھ سپرد کر دیتے تھے آپنے اعزہ قریب سے چند لوگوں کی بیعت قبول فرمائی ۱۴ رمضان المبارک ۱۲۸۵ھ کو آپ عشا کی نماز پڑھ رہے تھے کہ سجدے کی حالت میں خارج آیا

جب دیکھا کہ آپ سجدے سے سر نہیں اٹھاتے اور بہت دیر ہو گئی تو لوگ قریب
گئے اور دریافت کیا تو حقیقت حال سے اطلاع ہوئی اور آپ کو پلنگ پر لٹایا
اوسوقت آپ نے فرمایا کہ میرا وقت برابر ہو گیا ہے اب مجھے سیر شریف لیچلو اور بعد
انتقال حضرت بھائی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز یعنے حضرت مولانا سید شاہ محمد قاسم قدس
عنہ کے پائیں مزار دفن کر دینا چنانچہ بعد انتقال لاش مبارک آپکی دانا پور سے سیر
شریف لے گئے اور چونکہ پائیں مزار شریف جگہہ نتھی لہذا پائیں کروٹ میں دفن ہوئے ۱۲
رمضان مبارک ۱۳۰۴ھ آپکی تاریخ وفات ہے اور ۱۴ رمضان مبارک کو دفن ہوئے
انا للہ وانا الیہ راجعون طریقہ آپ سے کم جاری ہوا آپکی ایک صاحبزادی
سید شاہ رجب علی اور ایک دختر موجود ہے اور ایک دختر جسکی شادی مقام سہسرام
میں میری خواہر زادی سید محمد رضا مغفور سے ہوئی تھی اوسکا انتقال ہو گیا اوس مرحومہ کا
ایک لڑکا اور ایک لڑکی موجود ہے اور وہ دونوں بھائی بہن بھی صاحب اولاد
ہیں سلمہم اللہ تعالے حضرت عم اقدس حاجی سید شاہ عطا حسین چشتی مدظلہ
العالی آپ حضرت سید شاہ سلطان احمد ابن حضرت سید الواصلین سید شاہ غلام حسین
منعمی چشتی ابو العلائی قدس اللہ سرہا کے چھوٹے فرزند ہیں بدو شعور سے
مزاج آپکا فقر کی طرف مایل تھا بیعت آپکو طریقہ چشتیہ میں اپنے جد امجد حضرت سید شاہ
غلام حسین منعمی چشتی قدس اللہ سرہ سے ہے اور تعلیم آپکو طریقہ ابو العلائیہ میں اپنے چچا
بزرگ حضرت قطب العصر مولانا سید شاہ قمر الدین حسین قدس اللہ سرہ العزیز سے ہے
عین شباب میں کمال ذوق و شوق سے سفر حج کیا اور وطن مالوف سے تا بمبئی پیدل تشریف لے گئے
ہر چند اس سفر میں بڑے بڑے امرا آپ سے فیضیاب ہوئے لیکن آپنے سادگی نہ دیا

مقبول کہین نہ سوا اس کی اخفا کی آپ نے جو اپنے سفر کے واقعات غریبہ تحریر فرمائے ہین
اور سے اہل سلوک بیشک نفع اوٹھا سکتے ہین۔ اکثر خرق عادات آپسے ایسی ظہور مین آئی
ہین جنسے ہزارہا آدمی آپسے فیضیاب ہوے اور ع ہنوز آن ابر رحمت دُر فشان است
اللہ تعالے شانہ آپکا سایۂ شفقت ہم سبھون کے سر پر قایم رکھے آمین جب آپنے سفر
حج سے مراجعت فرمائی تو صاحبگنج گیا کی سکونت اختیار کی اور اس مقام کی خاص و
و عام ہندو مسلمان آپکو وہانکا اہل خدمت سمجھتے ہین آپکے بہت سے خلفا ہین شہر
بمبئی مین آپکے خلیفہ مولوی اشرف علی صاحب سلمہ اللہ تعالے ہین جنکے نام پر آپنے
ایک رسالہ مسمی معمولات اشرف تالیف کیا ہے اور شہر گیا مین آپکے فرزند رشید
و سعید اخی مکرم سید شاہ غلام قطب الدین احمد دام عرفانہ ہین ماشاءاللہ ہمارے
بھائیوں مین آپ بہت لایق و فایق ہین اور صاحب ارشاد ہین زاداللہ فیضہ و ارشادہٗ
آپکے ایک فرزند ہین نور چشم سید غلام نظام الدین احمد نہایت سعادتمند کمال لایق اپنے
جد بزرگوار سے بیعت کر لی ہے بالفعل شغل درس طب سے فراغت کر کے فن
کمپاس اور نقشہ نویسی کیطرف توجہ ہے اعطاہ علماً نافعاً و فہماً کاملاً۔

حضرت عم مکرم قدوۃ السالکین مولانا و اوستادنا حکیم سید شاہ محمد کاظم حسین قدس سرہٗ

آپ حضرت سید الواصلین سید شاہ غلام حسین منعمی چشتی قدس سرہ کے فرزند اصغر
حضرت مولانا حکیم سید شاہ مراد علی قدس سرہ کے فرزند نخستین ہین جامع علوم ظاہر و
باطن تھے ایسے کریم الصفات ملکی خصایل بزرگ بہت کم ہوتے ہین آپکو بیعت و خلافت
و ارشاد طریقۂ ابو العلائیہ چشتیہ مین اپنے جد بزرگ سے تھی اور علم ظاہری اور فن خوشنویسی
اپنے والد ماجد قدس سرہ سے حاصل کیا تھا اور فن طب جناب حکیم محمد وصی صاحب

پھلواروی سے تمام دانا پور کے لوگ آپکو ولی حکیم کہتے تھے آپکے مطب کا آدہا حصہ
سے زیادہ رشد خرچ تھا اور جس سے نسخہ کی قیمت لیتے تھے تو بہت کم لیتے تھے غریب
بیمار کو دیکھنے پیادہ پا تشریف لیجاتے تھے فیس کے نام سے نفرت تھی اکثر مریضوں کو
بہت بیش قیمتی دوائیں اپنے عطار خانے سے مفت دیتے تھے واقعی ولی اللہ تھے
منکسر اتنے تھے کہ اپنے چھوٹوں کو آپ ہی سلام کرتے تھے جب حضرت سید شاہ واحد حسین
قدس سرہ نے وصال فرمایا تو باتفاق جمہور آپ سجادہ نشین ہوئے مگر جائیت انکسار
آپ لوگوں کے بیعت لینے سے انکار فرماتے تھے مگر چند معتقدین نے جنکو نہایت درجہ کی عقیدت
تھی آپکے دست مبارک پر بیعت کی بست ویکم رجب المرجب ۱۳۵۹ھ کو انتقال فرمایا اب
آپکے فرزند سعید برادر عزیز گرامی شان حکیم سید غلام شرف الدین ماشاءاللہ عمرہٗ آپکے سجادہ
نشین ہیں اور مثل اپنے والد بزرگوار کے کریم الخصال ہیں اللہ تعالے شانہ اونکو
مدارج اعلیٰ عطا فرمائے آمین ثم آمین حضرت قدس سرہٗ نے ہی اس ننگ خاندان کو
خلافت سے سرفراز فرمایا ہے لہذا نقل خلافتنامہ بجنسہٖ درج رسالہ ہذا ہے و ہو ہذا

خلافت

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ
اجمعین کمترین خاکپائے درویشاں بل کمترین حضرت ایشاں سید محمد کاظم حسین باقری
الرضوی سیفی چشتی بیعت سالک قصبہ دانا پور مرید و مجاز حضرت جدی و شیخی سید شاہ غلام حسین
باقری الرضوی چشتی قدس اللہ سرہ العزیز اجازت بیعت و خلافت جملہ دوازدہ سلاسل عالیہ
قادریہ و چشتیہ و فردوسیہ و سہروردیہ و نقشبندیہ و مداریہ وغیرہم بہ نور چشم لخت جگر
قرۃ العین سرور الصدر ملا حظ سید شاہ محمد اکبر سلمہ اللہ تعالے وادام ہر کہ باسم ارادت

بیعت داشتہ باشد با نور چشم موصوف بیعت کند و بحلقۂ عزیز ممدوح نشیند اللہ تعالےٰ شانہ بطفیل پیران عظام و مشائخ کرام عمر او عزیز و دالانشا را ابراد راستہ ترہ نمود شود آمین ثم آمین آمین المرقوم یکم شعبان ۱۳۰۸ھ ہجری مقام دانا پور

حضرت اعظم اقدس سید شاہ ولایت حسین منعمی ابدالی قدس سرہٗ

آپ حضرت مولانا سید شاہ قمر الدین حسین عظیم آبادی قدس سرہٗ العزیز کے حقیقی خالہ زاد بہن کے فرزند ہین اور اپنے خال بزرگ ہی کے آغوش شفقت مین پرورش پائی اور ابتدا مین کچھ کتابین بھی حضرت قدس سرہ سے پڑہی ہین چونکہ آپکو حضرت سید شاہ ابو البرکات قدس سرہ کا زمانہ عظیم آباد مین ملا اسوجہ سے آپنے خال بزرگ کے حکم کے موافق حضرت صوفی شاہ دلاور علی ابدالی قدس سرہ سے شرف بیعت و خلافت حاصل کیا فائدہ حضرت مولانا سید شاہ قمر الدین حسین عظیم آبادی قدس سرہ العزیز کا معمول تہا کہ آپ کسیکی بیعت قبول نفرماتے تھے لیکن تعلیم کرتے تھے جب کسینے آپسے بیعت کے لیے عرض کی تو آپ حضرت سید شاہ ابو البرکات قدس اللہ سرہ العزیز کیطرف اشارہ فرماتے تھے چنانچہ بعض لوگون نے تو آپکے ارشاد کے موافق الہ آباد جاکر آپسے بیعت حاصل کی اور جو لوگ کسیوجہ سے الہ آباد نہ پہونچ سکے اونہون نے عظیم آباد یا اطراف عظیم آباد مین جس بزرگ سے عقیدت ہوئی بیعت کر لی اور اوسکی وجہ یہہ تہی کہ آپ خلیفہ حضرت سید شاہ خواجہ ابو البرکات قدس سرہ کے تھے اور آپنے بہی حضرت سے مقام الہ آباد مین شرف بیعت حاصل کیا تہا جب آپ مسند پر بیجا پائی صاحب رونق افروز تھے لہذا آپ اوسکی بیعت نہ لیتے تھے اور وصال آپکا جناب حضرت سید شاہ ابو البرکات قدس سرہ سے دو برس پہلے ہوا یہی وجہہ ہے کہ کسیکو آپکے

دست مبارک پر بیعت کا اتفاق ہوا میں حضرت سید ولایت حسین قدس سرہ نے آپ سے
بیعت کیواسطے عرض کی تو اوس زمانہ میں جناب حضرت صوفی دلاور شاہ قدس سرہ
رونق افروز عظیم آباد تھے اور صوفی صاحب کو خود ہی حضرت سے نہایت عقیدت
تھی آپنے جناب سید ولایت حسین قدس سرہ کو جناب صوفی صاحب کے سپرد فرمایا صوفی
صاحب نے حضرت کے حکم کے موافق پورا انکی بیعت قبول فرمائی اور کلاہ و سجہ جو حضرت
سیدنا پاک جناب صوفی شاہ محمد دائم دہاکوی قدس سرہ کو بھیجا تھا اور وہ کہ جسے خلافت
میں صوفی شاہ دلاور علی قدس سرہ کو عطا ہوا تھا صوفی صاحب نے خلافت نامہ لکھا حضرت
صوفی سید ولایت حسین صاحب کو عنایت فرمایا الحمد للہ علی احسانہ کہ وہی کلاہ و سجہ حضرت
میر صاحب قدس اللہ سرہ نے خلافت نامہ کے ساتھ اس ننگ خاندان کو مرحمت فرمایا

شکر کردن کے توانم در حضور نعمائے تو		شکر نعمت ہائے تو چندانکہ نعمت ہائے تو

خلافت نامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی نور قلوب العارفین بانوار
المشاہدات وشرح صدور الصادقین بحلیۃ الصفات والکمالات و
جعل ذواتہم وسیلۃ لوصول الحاجات وصنع صحبتہم ذریعۃ لحصول
السعادات والصلوٰۃ والسلام الاکملات علی سید الکائنات وعلی الہ واصحابہ
وارباب الجامعین لجمیع الحسنات اما بعد فقیر حقیر سید ولایت حسین
منعمی دائمی میگوید کہ نور چشم قرۃ العین سرور الصدر سعید ازلی لخت جگر سید شاہ محمد
زاد اللہ ترقیاتہ واعلی اللہ شانہ کہ بر دست حق پرست حضرت قطب الملت احی الاعظم
مولانا سید شاہ محمد قاسم قدس اللہ تعالے سرہ العزیز بیعت نمودہ و نسبت طریقہ عالیہ
ابو العلائیہ نقشبندیہ و قادریہ و چشتیہ و فردوسیہ و سہروردیہ و مداریہ و ابراہیمیہ و غیرہم

حاصل فرموده بشرف خلافتہا و اجازت ہاے طرق خاندانی وغیرہم مشرف شدہ اند
فقیر ہم بنظر نور استعداد بیرخوردار موصوف خلافت و اجازت طریقہ خود با تسبیح و
کلاہ شریف عطیہ حضرت پیر و مرشد برحق خود حسب الحکم ارواح مقدسہ بزرگان طریقت
سیہ ہم و باستخلاف و جانشینی خود برگزیدم کسیکہ در طریقہ عالیہ حضرت پیر و مرشد برحق
صوفی شاہ دلاور علی قدس اللہ تعالے سرہ العزیز ارادت راسخ داشتہ باشد
بر دست نور چشم موصوف مد اللہ عمرہ و زاد اللہ عرفانہ و اعلی اللہ شانہ بیعت کند بحکم
خداوند تعالے بمراد خود خواہد رسید اللہ سبحانہ تعالے شانہ ہر جا بہر حال ناصر و حافظ
نور چشم موصوف باد بالنون والصاد العبد سید ولایت حسین منعمی دلاوری -
۲۸ ربیع الثانی ۱۲۹۲ھ بعد نماز جمعہ آپکے مرض موت مین بھی کاتب الحروف ننگ
خاندان خدمت گذار تھا کبھی مینے آپکو بیماری کے صدمات کا شاکی نہ پایا اور
ہمیشہ ہوشیار رہے کبھی غافل نہوے چار پانچ روز انتقال کے پہلے فقیر سے ارشاد
کیا کہ دانا پور جاؤ اور بھائیصاحب قبلہ کے حضور مین (یعنے میرے والد ماجد
قدس سرہ) میطرف سے بعد تسلیم عرض کرو کہ اسوقت آپ تکلیف فرمائین مجھے
کچھہ عرض کرنا ہے مین حاضر اوسیوقت گیا اور آپکو لیکر تشریف لاے آپنے دست بستہ
حضرت والد ماجد قدس سرہ سے التماس کیا کہ آپ میرے بڑے ہین مجھے آپکے حضور
مین بھی عقیدت خاص ہے اسوقت آپ مجھے توجہ عینی سے مشرف فرمائین حضرت والد
ماجد قدس سرہ کو چار و ناچار قبول کرنا پڑا تخمیناً آپ آدہے گہنٹہ تک متوجہ رہے
ہونگے بعد اوسکے دونون بزرگوار سر بجیب مراقبہ ہوگئے اوسوقت کی بھی ایک عجب
حالت تھی دو عالیشان بزرگونکی پاکیزہ اور لطیف نسبتونکا باہم خود بخود ملنا نسبت اتحاد کا رنگ دکھا رہا تھا

بعد افاقہ آپنے حضرت والد ماجد قدس سرہ سے عرض کی کہ آپ اور محمد اکبر مجھے غسل
دیں اور حضرت شیخ پاک رضی اللہ عنہ کے پائین دفن کر دیں چنانچہ ۲۲ جمادی الاول
سنہ ۹۲ھ کو بعد نماز ظہر آثار سکرات پیدا ہوے جب منہ یا الادنی کی کیفیت رہی آپکی
دختر نیک اختر یعنے نور چشم قرۃ العین سرور الصدر لخت جگر سید محمد محسن مد عمرہ کی والدہ
اور بیٹے ننگ خاندان اور نور چشم سید خیر الدین حسین سلمہ اللہ تعالے خدمت میں حاضر
تھے کہ ناگاہ آپنے سر کو بلند کیا اور گردش دی اور بہت زور سے قلب کیطرف ضرب
لگائی اور با آواز بلند الا اللہ کہا اور روح مبارک جنت کو پرواز کر گئی سبحان اللہ
بجمدہ یہی وہ ساعت ہے کہ جسکے واسطے اولیاء اللہ تمام عمر محنت کرتے ہیں اگر یہہ
وقت بنگیا تو تمام عمر کے بگڑے کام بنگئے اور اگر خدا نخواستہ یہہ وقت بگڑ گیا
تو تمام عمر کے بنے ہوے کام بگڑ گئے یا اللہ تعالے اپنے اون بندوں کی ارواح کا صدقہ
جنکا خاتمہ تیرے عشق میں اور تیرے نام پر ہوا ہے آخر وقت ہم بگڑے ہوؤں کو بھی بنا دیجیو
آمین ثم آمین آپنے تین فرزند اور ایک دختر کو چھوڑ کر رحلت فرمائی فرزند اکبر جناب
اخی اعظم میر کمال الدین حسین رحمۃ اللہ علیہ انکے دو فرزند نور چشم سید خیر الدین حسین
سلمہ اللہ تعالے انکو حضرت والد ماجد قدس اللہ سرہ العزیز سے بیعت ہے اور ماشاء اللہ
نہایت سعادتمند ہیں۔ نور چشم سید تبارک حسین سلمہ اللہ تعالے انکو بھی بیعت مجھ سے
ہے یہہ بھی اپنے بڑے بھائی کے مانند نیک بخت اور سعادتمند ہیں بالفعل بعہدہ
ڈاکٹری مامور ہو کر برہما گئے ہوے ہیں اللہ تعالے بخیر صحت و تندرستی کے ساتھ
واپس لائے اور دو دختریں اور دونوں صاحب اولاد ہیں فرزند اوسط جناب اخی کرم
سید شاہ ظہور الدین حسین سلمہ آپکو نسبت بیعت اور دامادی جناب عم اقدس حضرت

سید شاہ عطا حسین قبلہ مدظلہ العالی سے ہے آپنے اپنا قیام صاحبگنج گیا ہی مین
اپنے پیر و مرشد کے خانقاہ مین اختیار فرمایا ہے ہر طرح سے لایق و فایق ہین اپنے
چھوٹے بہائیون پر نہایت شفیق ہین اس ننگ خاندان پر آپکی جیسی کچھ عنایت ہے
کس زبان سے بیان کیا جاے آپکے دو فرزند اور تین دختر ہین بڑے لڑکے کا نام
نور چشم سید نور الدین حسین سلمہ اللہ تعالے یہہ لڑکا بھی بہت نیک بخت ہے اور اپنے
نانا حضرت سید شاہ عطا حسین قدس سرہ سے بیعت کر لی ہے اور چھوٹے لڑکے کا نام
سید شمس الدین حسین سلمہ ہے یہہ بھی ماشاء اللہ ہونہار ہے اور کیون نہو آخر بیٹا کسکا ہے
سلمہ اللہ تعالے فرزند سوم برادر بجان برابر سید شاہ صغیر الدین حسین سلمہ اللہ تعالے انکو
حضرت والد ماجد قدس سرہ العزیز (یعنے حضرت سید شاہ محمد سجاد) سے بیعت ہے نہایت
نیک بخت کم سخن اور غمخوار ہین اس ننگ خاندان پر آپکے ابتدائی عمر سے نہایت
نہایت عنایت ہے افسوس ہے کہ آپکے کوئی اولاد نہین ہے اللہ تعالے شانہ کوئی
فرزند سعید انکو عطا فرمائے آمین ثم آمین دختر یعنے احمدی بی بی برد اللہ مضجعہا
و نور اللہ مرقدہا حضرت پیر و مرشد برحق قبلہ کونین و کعبہ دارین سید شاہ محمد قاسم رضی اللہ
عنہ نے اس ننگ خاندان کی شادی انسے محض اپنی پسند سے کی تھی لہذا ہم دونون
مین انتہا درجہ کا ربط تھا یہہ بائیس برس تک شادی کے بعد زندہ رہین نہایت پاکیزہ
صفات اور نیک بخت اور بے شر تھین اپنے معمولی ورد و وظایف کی بہت پابند اپنے
تھوڑے بساط پر بہت مخیرہ تھین میرے خاندانکی بیبیان سب اس بات پر متفق
ہین کہ اس خاندان مین ایسی پاکیزہ صفات بی بی انکے وقت مین کوئی نتھی ہمسایہ کی
بعض عورات تو انکی ولیہ ہونیکی مقر ہین اور وہ کچھ واقعات بھی بیان کرتی ہین

ایں سعادت بزور بازو نیست | تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

۲۰ رجب شریف ۱۳۱۲ھ کو عارضہ وبا میں مبتلا ہوئیں اور ۲۲ رجب کو
نماز عشا انتقال کیا انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ مغفورہ نے دو لڑکے
اور ایک لڑکی جسکا نام حضرت والد ماجد قدس سرہ العزیز نے محمد محسن رکھا
اور تاریخی نام خورشید حسین ہے طال اللہ عمرہ واعطاہ اللہ علماً نافعاً
عظیم آباد پٹنہ یہہ شہر بہار کے پچھم طرف گوشہ شمال و مغرب کو جھکا ہوا
تین سو بیس میل دہلی طرف سے گنگا کے داہنے کنارے ۹ میل تک آباد
ایک لاکھ سے زیادہ آدمی اسمیں بستے ہیں پہلے نام اسکا پاٹلی پترا اور
کسم پور تہا اور تمام ہندوستان کا یہہ دار السلطنت تہا یونان والے
جو اسکو پولی بوترا لکہا ہے آدمی یہاں کے اکثر خلیق اور شریف ہیں
اسنے لفظ سے بچائے بہت متمول شہر ہے ہندو مسلمان دونوں فرقے
اور دونوں فریق حکام رس شہر کے اطراف میں ہر طرف شرفا کی بستی ہے
خدا اسکو اور اسکے ساکنین کو آفات ارضی و سماوی سے محفوظ رکھے آمین

افتخار الاخوان برادر والا شان سید شاہ عزیز الدین حسین صاحب

آپ حضرت سید شاہ قمر الدین حسین قدس اللہ سرہ العزیز کے پوتے اور سجادہ نشین
اور حیات حضرت سید شاہ مبارک حسین قدس اللہ سرہ العزیز کے مرید و خلیفہ ہیں
نسبت تو یہ ہے کہ ہم سلیم ہیں بشرے سے آثار کیفیت و نسبت پائے جاتے ہیں آپکو کم عمری
والد ماجد حضرت سید شاہ محمد سجاد قدس سرہ العزیز سے اعتقاد تھا جب آپکے
بھائی جناب فخر الاخوان حضرت سید شاہ منیر الدین حسین نے رحلت فرمائی تو آپ

حضرت والد ماجد قدس سرہ سے شرف بیعت و خلافت حاصل کیا اور بفضلہ تعالے اب او سجادہ
کو آپکی ذات بابرکات سے رونق ہے اللہم زد آپکی دو بہائی آپسے چہوٹے اور بہی ہین ۱
جناب شاہ شرف الدین حسین صاحب آپکو حضرت پیر و مرشد برحق مولانا سید شاہ محمد قاسم قدس
سرہ سے اپنی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کے ساتھہ بیعت کا اتفاق ہوا اور آپکے بڑے بہائی صاحب
سے بہی بعد وفات اپنے والد ماجد قدس سرہ کے مقام الہ آباد مین حاضر ہوکر حضرت پیر و مرشد
برحق مولانا سید شاہ محمد قاسم رضی اللہ عنہ سے ۱۲۷۷ھ مین شرف بیعت و خلافت حاصل کیا
تہا اور دوسرے چہوٹے بہائی آپکے جناب سید شاہ رضی الدین حسین صاحب کو بیعت حضرت
والد ماجد مولف یعنے حضرت سید شاہ محمد سجاد قدس سرہ سے ہے اللہ کے فضل سے یہہ سب حضرات
آفتاب ہین زاد اللہ فضلہم و ارشادہم عزیز با تمیز سعید کونین خواجہ شاہ امجد حسین عرف امیر میان
سلمہ اللہ تعالے یہہ سعید ازلی جناب برادر معظم خواجہ لطیف علی عرف شاہ میان جان
صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین تکیہ حضرت عشق کے فرزند رشید ہین اپنے والد
ماجد رحمۃ اللہ علیہ کے بعد اب یہی صاحبزادہ رونق افروز سجادہ ہین نیک بختی اور سعادتمندی آپکے
خمیر مین ہے بد و شعور سے آثار نیک انکے چہرہ سے پائے جاتے ہین ماشاء اللہ یہہ اپنے
معمولات اور تعلیم و ارشاد مین مستقیم الحالت ہین آپکے دو بہائی اور بہی ہین اللہ تعالے
انکو اور انکے برادر معظم کیطرح سے نیک بخت و سعادتمند فرمائے آمین ؎

جناب شاہ واعظ علی صاحب سجادہ نشین خانقاہ حضرت مخدوم شاہ حسن علی قدس سرہ

یہہ بزرگ حضرت مخدوم شاہ محمد منعم قدس سرہ کے خلیفہ حضرت مخدوم شاہ حسن علی قدس سرہ
کی بہائی کی اولاد و رسجادہ ہین سچے متوکل اور صاحب زہد و عبادات ہین بہت کم سخن
اور منکسر ہین محلہ خواجہ کلان گہاٹ مین آپکی خانقاہ واقع ہے ؎

نور چشم سعادتمند ازلی شاہ محمد مہدی سلمہ اللہ تعالےٰ آپکے والد ماجد جناب
اخی محترم شاہ محمد یحییٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بیعت اپنے والد ماجد حضرت شاہ وجیہ اللہ
قدس اللہ سرہ العزیز سے تھی اور تعلیم وارشاد حضرت عم اقدس سید شاہ مبارک حسین قدس اللہ
سرہ العزیز سے ہمارے نور چشم موصوف کو بیعت و اجازت اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ سے
ہے یہہ نونہال سعادت و رشادت کی ہواؤں سے بڑھا اور سرسبز ہوا اور جناب مولانا محمد
سعید قدس سرہ کے حضور میں حاضر ہوکر کتب مختصرہ پڑھتے ہیں اور ابھی تک شغل باقی ہے
زادہ اللہ علماً و استناداً

اخی المحترم قاضی سید رضا حسین خان بہادر زاد اللہ عزاً فاتہم قاضی صاحب کو
ابتدائے عمر میں تعلیم و تلقین حضرت سید شاہ مبارک حسین قدس سرہ سے ہوئی جب آپنے ارتحال
فرمائی تو آپ قاضی صاحب جناب حضرت مولانا سید شاہ امیر الحسن خلیفہ جناب حضرت شاہ یحییٰ ابوالعلائی
قدس سرہما کے حضور میں حاضر ہوئے اور بیعت کئے اور عرصہ دراز تک مستفید صحبت بابرکت
رہے قاضی صاحب باوجود امارت و ریاست کے منکسر اور فروتن ہیں کیفیت و نسبت آپکی نہایت
منتہی ہے وجد کی حالت نہایت پسندیدہ عظیم آباد میں ایک رکن ہیں زاد اللہ قربہم

اخی الاعظم برادر مکرم حافظ سید احمد رضا خان بہادر جج عدالت العالیہ حیدرآباد
زاد اللہ اکرامہم حافظ صاحب کا وطن آبائی موضع فرید پور متعلقہ ضلع گیا جی ہے مگر
بلند مولد حیام ہے اور خاندانی امیر ہیں بڑے عالی ہمت برادر نواز خوش لباس خوشخوار
منکسر متواضع چونکہ حافظ صاحب کی ذات میں جملہ صفات پسندیدہ اللہ نے جمع کیں
تھیں لہذا صفت فقر بھی آپکی ذات میں پائی جاتی ہے صاحب قلب صافی ہیں
بیعت آپکو جناب مولوی سید شاہ امیر الحسن قبلہ قدس سرہ سے ہے۔ حافظ صاحب نے

باوجود کثرت مشاغل ظاہریہ اذکار باطنیہ کا بہی وقت ہاتھہ سے جانے نہیں دیا آپکو امور
خیرات وحسنات میں استاثرا خذابت پسند ہے زاد اللہ حسناتہم وخیراتہم

اخی مکرم جناب سید شاہ علی حسین و جناب سید شاہ محمد حسین صاحب زاد اللہ مجدہما

یہہ دونون بزرگوار حضرت عم معظم سید شاہ غلام حسین خلیفہ حضرت سید شاہ قمر الدین حسین
قدس سرہ کے فرزند ہین دونون صاحبزادون کو تعلیم وارشاد اور بیعت اپنے والد ماجد
سے ہے لیکن سید شاہ محمد حسین صاحب کو بیعت اپنے نانا صاحب سے اور تعلیم اپنے
والد ماجد سے یہہ دونون صاحب قدیم بزرگون کے یادگار ہین بہائی سید شاہ علی حسین
سے ملک اور اعلاقہ بہار کے لوگ بہت فیضیاب ہوئے ہین اور اکثر آپکا قیام وہان
ہوتا ہے نسبت بہت پاکیزہ کیفیت نہایت پر اثر اللہ تعالے شانہ آپکا سایہ آپکے مریدان
پر درگاہ قایم رکہے ۞ برادر مہربان مولوی شاہ کریم الدین صاحب زاد عنایتہ
آپکے والد ماجد مولوی جلال الدین قدس سرہ کو بیعت جناب مولوی عماد الدین قدس سرہ
سے ہے اور تعلیم وارشاد جناب حضرت سید شاہ قمر الدین حسین قدس سرہ سے ہے ہمارے
بہائی مولوی کریم الدین صاحب کو بیعت اور خلافت اور تعلیم سب کچہہ اپنے والد قدس سرہ
سے ہے اللہ کے فضل سے انکا حلقہ ترقی پر ہے آپکا مکان پٹنہ سے تہوڑی دور ایک
موضع جسکا نام پوناکسارا ہے وہان ہے مگر عظیم آباد مین زیادہ قیام ہے ۔
سعید ازلی مولوی شیخ محمد ادریس ابو العلائی سلمہ مولوی صاحب کو
بیعت طریقہ ابو العلائی مین حضرت والد ماجد مولف سے ہے اور شرف اجازت سے بہی مشرف
ہوئے ہین بڑے محنتی اور بکمال فروتن مسکین کم سخن صبح سے شام تک اور شام سے
صبح تک چہرے کا رنگ اثر کیفیت سے متغیر ہوتا رہتا ہے شورش کیوقت جذب کی حالت

... کرتی ہے شہر برہانہ سے کلکتہ کے اطراف میں معروف تعلیم اسمال باطن ہیں زاد فیضہ
جناب محمد فضیلت خانصاحب دلاوری منعمی خانصاحب کو بیعت اور تعلیم
اور خلافت جناب حضرت صوفی شاہ محمد صالح صاحب قدس سرہ سے ہے ہمارے
خانصاحب بڑے صاحب کسب و ریاضات ہیں اور کمال درجے کے متوکل باہمت
اپنے پیر و مرشد کا عرس ۲۳ شعبان کو بڑی کشادہ دلی سے کرتے ہیں اور اللہ کے فضل سے
آپکے مریدوں کا حلقہ ترقی پر ہے اکثر وہاں شہر و مسکہ وغیرہ کے لوگ آپ سے فیضیاب ہیں
خانصاحب کا سلسلہ حضرت صوفی شاہ محمد دائم دہاکوی قدس سرہ کے واسطہ سے حضرت شاہ
محمد منعم قدس سرہ سے جا ملتا ہے چونکہ اس ننگ خاندان کو بھی بواسطہ حضرت سید شاہ
ولایت حسین قدس سرہ خلیفہ حضرت صوفی شاہ دلاور علی قدس سرہ سے خلافت اس طریقہ
کی ہو چکی ہے لہذا خانصاحب کو فقیر مولف سے نہایت درجہ کا ربط قلبی ہے اللہ تعالیٰ
شانہ ہمیشہ اس مرابطت کو قائم رکھے آمین ؛
برادر والاشان سید شاہ غلام مظفر بلخی سلمہ اللہ تعالیٰ آپکو بیعت اور تعلیم اور
خلافت سب اپنے والد ماجد حضرت سید شاہ علیم الدین بلخی سے اور حضرت سید شاہ
علیم الدین بلخی قدس سرہ کو بیعت طریقہ فردوسیہ میں اپنے خاندان سے ہے لیکن تعلیم
طریقہ ابو العلائیہ کی جناب حضرت سید شاہ قمر الدین حسین قدس سرہ سے ہے اب
برادر والاشان اپنے والد ماجد قدس سرہ کے جانشین ہیں اور ماشاء اللہ اپنے انوار
سعادت و نسبت سے اپنے والد ماجد کے سجادہ کو منور کر دیا ہے آپکے خاندان کی معتقدین
سا برابر آپ سے فیضیاب ہوتے ہیں زاد اللہ فیضہ ؛ عزیز والاشان شاہ محمد قاسم حسینا
حفظہ اللہ تعالیٰ و سلمہ عزیز موصوف اپنے جد امجد قدوۃ السالکین حضرت شاہ یحییٰ علی

قدس سرہ خلیفہ حضرت مخدوم شاہ حسن علی قدس سرہ کے جانشین ہین عزیز موصوف کے طبیعت نہایت
لبازاور اس طریقہ فقر کے واسطے بہت مناسب واقع ہوئی ہے حلم اور بردباری گویا
انکی خلقی صفت ہے اللہ تعالے شانہ عزیز موصوف کو اپنی سچی محبت عطا فرمائے آمین

برادر بجان برابر سید شاہ مظہر حسین سلمہ اللہ تعالے بیعتاً قادری و تعلیماً ابوالعلائی
برادر ممدوح کو اپنے والد ماجد جناب حضرت شاہ امیر الدین سے بیعت وارشاد ہے اور
بعد وفات اپنے والد بزرگوار کے حضرت شاہ ولایت علی قدس سرہ کے حضور مین رجوع
کی با وجود شرورت کاافزہ نہایت سعادتمند اور منکسر ہین زاد اللہ شوکتہ۔

ساکن سلیمان پور ضلع پٹنہ

منبع اخلاق معدن اشفاق جناب شاہ لطافت حسین حفظہ اللہ عن شرور الزمن

ساکن سلیمان پور ضلع پٹنہ

آپکو بیعت جناب حضرت شاہ علیم الدین صاحب بلخی ابوالعلائی قدس سرہ سے ہے آپ
نہایت مہذب مودب ہین اخلاق بہت وسیع طبیعت کمال صاف اور پاکیزہ بزرگون
سے اللہ کے فضل سے بہت آپکے فرزند رشید شاہ شاہد حسین مدعمرہ بین موجود ہے اللہ تعالے
شانہ آپکو ہر طرح کے افکار و تردوات سے نجات بخشے بالنون والصاد۔

ساکن سلیمان پور ضلع پٹنہ

مصدر فیض و برکات جناب میر کفایت حسین صاحب دام مکرمت

آپکو بیعت جناب حضرت سید الواصلین حضرت سید شاہ غلام حسین دانا پوری خلیفہ حضرت
شاہ محمد منعم قدس سرہما سے تھے مگر بوجہ صغر سنی کے تعلیم کی نوبت نہ آئی لہذا جناب حضرت
شاہ یحیی علی قدس سرہ کے حضور مین حاضر ہوکر مستفید ہوئے آپکی ذات بابرکات گویا
آثار قدیمہ سے ہے زاد اللہ فیضہ۔

ساکن سلیمان پور ضلع پٹنہ

اخی اکرم و معظم جناب مولوی شاہ نصیر الحق صاحب و جناب شاہ نظام الدین حسن صاحب زاد عمرہما

آپ دونون حضرات فقیر مولف کے چچا زاد بھائی ہین حضرت سیدنا امام تاج فقیہ کی رضی اللہ عنہ

کی اولاد امجاد سے ہین یہہ خاندان اس صوبہ بہار مین آفتاب نیمروز کی طرح سے روشن
ہے بعض بادشاہ تیموریہ کو اس خاندان سے نسبت خادمیت تھی اول شاہجہان کی طرف سے
تقویت سندی آج تک اس خاندان مین موجود ہیں اس خاندان مین بہت زمین جاگیر و عطیہ اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ
کی تھی جو شہر کا کثیر تقسیم ہو گئی جناب شاہ نصیر الحق کو بیعت طریقہ چشتیہ مین اپنے والد ماجد
حضرت شاہ مظہر الحق قدس سرہ سے ہے اور جناب شاہ نظام الدین صاحب کو بیعت طریقہ
چشتیہ مین اپنے والد ماجد حضرت شاہ غفور الحق قدس سرہ سے ہے مگر تعلیم ان حضرات کو
ابوالعلائیہ اور چشتیہ دونون مین ہے یہہ مقام تو آبادہ بڑے بڑے بزرگوں کی جگہہ ہے
سیکڑون اولیاء اللہ یہان خواب ناز مین ہین اب اس مقام کا عرس و اعراس انہین دونون
حضرات کی ذات بابرکت سے متعلق ہے اللہ تعالے شانہ ان دونون حضرات اور انکی اولاد
بزرگان دین کی روش پر قائم رکھے آمین ٭

یگانۂ عصر مولوی شاہ حمید الحق خلیفہ و سجادہ نشین حضرت مولانا شاہ عبد الغنی خلیفہ حضرت مخدوم
شاہ حسن علی قدس سرہما سلسلۃً قادری و تعلیماً ابوالعلائی آپکی ذات بابرکات سے مقام پھلواری
مین مغتنمات سے ہے آپکی خانقاہ حضرت شاہ نعمت اللہ قادری قدس سرہ کی خانقاہ مشہور کی
دروازہ کے فاصلہ پر واقع ہے اس خانقاہ مین طلبہ علوم ظاہری باطنی ہمیشہ موجود رہتے ہین

پھلواری

مقام کاکو ضلع گیا

یہہ مقام بہت قدیم بستی مشائخ کرام اور شرفاے عظام کی ہے مولانا اعز کاکوی اور
مولانا احمد کاکوی حضرت مخدوم شرف الدین بہاری کے ہمعصر تھے جب دہلی پہونچے اور بوجہ
صدور کلمات شطحیات کے منصور کی طرح قتل کئے گئے حضرت مخدوم شرف الدین بہاری کو

آپکا ذکر اپنی ایک تصنیف مین کیا ہے فقیر مولف کے جدامجد حضرت سلیمان لنگر زمین قدس سرہٗ
اور آپکی بی بی صاحبہ حضرت بی بی جمال قدس سرہا اسی مقام مین آسودہ ہین اور ابتک
مزارات دونون حضرات کے زیارت گاہ خاص وعام ہین یہہ حضرت سلیمان لنگرزمین مخدوم
شرف الدین بہاری قدس سرہٗ کے حقیقی چچا ہین اور حضرت بی بی کمال صاحبہ حضرت پیر شہاب الدین
جگجوت قدس سرہ کی دختر ہین اللہ تعالے اس بستی اور اسکے ساکنین کو آباد و شاد رکھے۔

برادر عزیز سراپا تمیز سید شاہ محمد غزالی سلمہ اللہ تعالے آپکو بیعت تو طریقہ قادریہ
اور تعلیم ابوالعلائیہ مین حضرت والد ماجد مولانا سید شاہ محمد سجاد قدس سرہ سے ہے اور
برادر موصوف کا قدیمی خاندان انہین کے جدامجد کیواسطے حضرت مولانا محمد وارث
رسول نما بنارسی قدس سرہ سے ملتا ہے کاکو اور اسکے اطراف مین یہہ خاندان بہت
مشہور و معروف ہے حضرت والد ماجد قدس سرہ نے برادر موصوف کو مجاز کیا ہے اور یہہ
آپکے والد ماجد سید شاہ محمد علی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے طریقہ قادریہ وارثیہ کے خلافت
عنایت کی ہے زاد اللہ ارشادہ‌

برادر گرامی قدر سعادت نشان سید شاہ غفور الرحمٰن سلمہ اللہ المنان

آپ معزز و مکرم خاندان کے یادگار ہین چونکہ حضرت والد ماجد مولف سے کمال درجہ
کی عقیدت تھی لہذا آپنے خاندان مین بیعت کا اتفاق نہوا حضرت والد ماجد قدس سرہ سے
شرف بیعت حاصل کیا اور حلقہ ارشاد مین داخل ہوے ماشاء اللہ فہم اچھی ہے
رابطہ بہت قوی ہے حضرت سیدنا رضی اللہ تعالے عنہ کا عرس کاکو مین نہم صفر المظفر
کو کمال خلوص سے کرتے ہین شرف اجازت و خلافت بھی حاصل ہے زاد اللہ شوقہ
برادر عالیقدر مولوی سید قادر رضا صاحب سلمہ اللہ تعالے آپ خاندان سیادت

کے چراغ ہیں علم ظاہر یعنے فقہ تفسیر و حدیث وغیرہم قریب لفراغ ہیں جوان صالح نیکبخت
متقی سہائی لیند بحیال آمیزش متشبہات اور کسی قسم کا مرد رنگا سکو پسند کرتے ہیں۔
درس و تدریس کا شوق ہے مشغلہ باطنی درس علم ظاہر کے ساتھ جمع ہے جب آپنے
حضرت والد ماجد مولف سے طلب بیعت کی تو حضرت قدس سرہ نے چند سال برابر
لطائف الحیل میں گذار دیئے مگر آپکے عقیدت روز بروز ترقی پذیر تھے آخرکو مشرف بہ بیعت
ہوئے اور اجازت بھی پائی اس مقام کا کوئین بفضلہ تعالےٰ ابو العلائی سمت ہیں چونکہ
اختصار منظور ہے لہذا بعض بھائیوں کا ذکر کیا گیا۔

سعید ازلی متصف بصفات حمید مولوی شیخ عبد الحمید حبیب زاد اللہ عرفانہٗ

آپکو بیعت و ارشاد جناب حضرت سید شاہ ولایت علی قدس سرہ سے ہے اسی طریقہ ابو العلائیہ
مین حضرت شاہ ولایت علی قدس سرہ اپنے عصر کے یگانہ اور بے مثل تھے اور باوجود
ایسے عالیمرتبت ہونیکے خاکساری بھی انتہا درجہ کے تھے وہی نسبت شیخ مولوی صاحب
موصوف مین بھی موجود ہے مولوی صاحب کو مولف کے والد ماجد سے بھی رابطہ
کمال درجہ کا تھا چونکہ حضرت شاہ ولایت علی قدس سرہ اور حضرت والد ماجد قدس سرہ لطف باطنی بہا
لہذا آپ دونوں بزرگوں کے فیض یافتہ لوگوں میں بھی کسی قسم کی غیریت نہیں اور یہ سب
الحمد للہ علی احسانہ۔ عزیز سراپا تمیز مولوی سید شاہ عبد القادر سلمہ اللہ تعالیٰ
سہہ نور العین بزرگان دین جناب حضرت سید الواصلین سید شاہ ولایت علی قدس سرہ
کے نواسے اور خلیفہ اور جانشین ہیں ہر چند کم عمر ہیں مگر آثار کرامت و سعادت بشرہ سے
ظاہر ہے ع سالیکہ نکوست از بہارش پیداست۔ الحمد للہ کتب متعارفات درسیہ کی
تحصیل قریب اتمام ہے طلب علم باطنیہ کی درس مین مشغول ہیں بارک اللہ علماً و سنّاً

سہر قیر امرا عالیشان غمخوار فقرا سے یگانہ تان اخی گرامی شان جناب چودہری محمد
ظہور الحق نور اللہ قلبہ بنور العرفان آپ نواح عظیم آباد پٹنہ کے امرا سے جلیل الشان
سے ہین آپکو بیعت و ارشاد جناب حضرت سید شاہ ولایت علی قدس سرہ العزیز سے ہے
آپکی تعریف مین مجہسے یہی ایک فقرہ موزون ہوا ہے فقیر امیر صورت امیر فقیر سیرت آپنے
پیر و مرشد کا عرس بڑے اہتمام سے محرم شریفکی ۱۵ کو کرتے ہین افاز اللہ تعالےٰ الی
مقاصدہ العلیا برادر ریحان برابر قوت بازو فقیر اکبر سعید بن سید شاہ نظیر حسن
ابو العلائی سلمہ اللہ تعالےٰ برادر موصوف فقیر مولف کے حقیقی پہوپی زاد بہائی جامع
علوم معقول و منقول ہین بہت کم عمری مین حضرت والد ماجد قدس سرہ سے شرف بیعت حاصل
کیا اور تا زمانہ وصال برابر بشرف حضوری رہے حضرت والد ماجد قدس سرہ کو برادر موصوف
کے ساتہہ عشق کی کیفیت تہی اور برادر موصوف کی بھی حضرت قدس سرہ کے ساتہہ تا حال
وہی شیفتگی کی حالت تہی زاد اللہ محبتہ و عشقہ
اخی و الا در جاجناب شاہ امین احمد صاحب فردوسی سجادہ نشین حضرت مخدوم شرف الدین احمد یحیی
منیری قدس سرہ۔ آپکو بیعت طریقہ فردوسیہ مین جنابحضرت سید شاہ جمال علی سے ہی اور تعلیم طریقہ
ابو العلائیہ مین جنابحضرت سید شاہ ولایت علی اسلامپوری قدس سرہ العزیز سے ہے آپکے
اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ حد تحریر سے باہر ہین تمام تعریف اور صفات کا ماخذ
یہی ہے کہ آپ حضرت مخدوم الملک کی اولاد اور سجادہ ہین ہمارے حضرت پیر و مرشد
برحق مولانا سید شاہ محمد قاسم رضی اللہ عنہ سے بہی آپ مشرف بہ معانقہ ہوے ہین اور
اور حضرت والد قدس سرہ سے تو متواتر مجالس عرس مین ہنگام وجد مین معانقے کئے ہین
حضرت قدس سرہ کی کتاب نجات قاسم کو آپنے فارسی نظم مین بہت خوب ترجمہ کیا ہے

میں شعر میں بہی آپکو یدطولیٰ حاصل ہے انہی سے آپنے سجادگی کیواسطے اپنے فرزند رشید
نورچشم شاہ برہان الدین سلمہ اللہ تعالےٰ کو نامزد کر دیا ہے یا اللہ یہہ متبرک سجادہ تا
قیام قیامت پاک نفس اور برگزیدہ لوگوں سے خالی نرہے آمین ثم آمین ؀
ے حوزِ فقیر و اس ننگ خاندان کا واسطہ نسب بہی حضرت مخدوم الملک شرف الدین بہاری
رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے جاملتا ہے ؀

کوئی مجہسا بہی صحیح النسب اکرم ہی | سلسلہ اپنا کسی زلف سے جاملتا ہے

جناب شاہ عبد الکریم عرف شاہ دمڑی صاحب

آپکو بیعت جناب مولانا سید شاہ اشرف علی خلف الرشید جناب حضرت شاہ یحییٰ علی قدس سرہ
سے اور تعلیم وارشاد و خلافت جناب حضرت سید شاہ ولایت علی قدس سرہ سے ہے آپ
بہار کے ایک معزز رئیس اور بالنسب درویش ہیں اپنے پیر و مرشد کے عاشق زاد اللہ شوقہ

جناب حکیم ارشد علی صاحب

آپکو حضرت سید شاہ یحییٰ علی قدس سرہ سے لطریقہ فردوسیہ میں بیعت ہے اور تعلیم طریقہ
ابو العلائی جناب مولانا اشرف علی قدس سرہ اللہ تعالےٰ سرہ العزیز سے ہے ماشاء اللہ
تعالےٰ آپکے مطب کو بہت فروغ ہے اور یہہ سبب حضرت شاہ یحییٰ علی قدس سرہ کی دعا
کا ہے اکثر مریض آپکے علاج سے شفا پاتے ہیں *نور الانوار* یہہ مقام بہار شریف
سے اوتر کیطرف ڈیڑہ کوس کے فاصلہ پر واقع ہے جناب حضرت سید شاہ طیب اللہ تعا
یوش اور جناب حضرت سید شاہ سیف اللہ نواسہ حضرت مخدوم شاہ دولت منیری اور
حضرت مخدوم بندگی سید لطیف الدین دانشمند قدس اسرارہم کے مزارات یہیں ہیں
اس مقام میں بہت بڑے خانقاہ اور مسجد اور تالاب شاہی زمانہ کی تعمیر سے تہی بہیا تکے

سجادہ نشین فقیر مولف کے پردادا حضرت سید شاہ طیب اللہ نقاب پوش تھے حضرت پیر و مرشد برحق قدس سرہ فرماتے تھے کہ ایک زمانے میں یہہ مقام مشائخ عظام کے بہت بڑی بستی تھی مگر اب اون عمارات شکستہ کو دیکھکر بے اختیار یہہ شعر زبان پر آجاتا ہے ؎

از نقش و نگار در و دیوار شکستہ	آثار پدید است صنا دید عجم را

وہ تالاب کہ جسمین کبھی آب خنک کی لہرین انکھونکو طراوت بخشتی تہی اب اوسی تالاب مین ادبار و نکبت کی ہوائیں اپنے سر پر خاک اوڑا رہی ہین وہ پاکیزہ اور نورانی مسجد کہ جسمین کبھی اولیا اور اقطاب رکوع و سجود مین مشغول رہتے تھے اب اوسکی جبینین سر بسجود اور دیوارین رکوع مین ہین فقط ستون قایم اللیل و النہار ہین خانقاہ کا اہل فنا کیطرح نام و نشان تک باقی نرہا ؎ بیاد نقش عمارات شہر یاران بین ؛ کہ این سپہر جفا پیشہ چون شکست و بہ بست

	عم مکرم جناب شاہ مدار بخش صاحب دام مجدہ	

آپ حضرت سید شاہ طیب اللہ نقاب پوش قدس سرہ کے پوتو مین ہین قلیل الغذا قلیل الکلام صاحب خیر منبع حسنات آپکو حضرت والد ماجد قدس سرہ سے طریقہ ابو العلائیہ مین بیعت ہے شغل دل بیار و دست بکار مین ہمہ تن مصروف ہین اعلی اللہ مقامہم۔

	برادر مکرم جناب شاہ امیر علی صاحب مجدہ	

آپ وکیل عدالت پٹنہ عظیم آباد ہین جمیع محاسن صوری و معنوی ہین حضرت سید شاہ طیب اللہ نقاب پوش قدس سرہ کے نواسو مین ہین فقیر مولف کے پھوپی زاد بڑے بھائی ہین حضرت والد ماجد قدس سرہ سے عقیدت بیعت تھے چونکہ حضرت سے اتفاق بیعت نہوا اللہ فقیر سے طریقہ ابو العلائی مین بیعت کر لی ہے اللہ تعالے شانہ آپکو اولاد صالح اور صاحب عمر عطا فرماوے آمین یا رب العالمین آمین۔

برادر بجان برابر سید شاہ عبد الحکیم سلمہ اللہ تعالے

آپ طبقات سادات کرام سے ہیں اور بہہ مقام مدینور بیلا شریا اور سادات کرام کی بستی تھی برادر موصوف کو طریقہ ابو العلائیہ میں حضرت والد ماجد قدس سرہ سے بیعت ہے آپکے دو فرزند ہیں نور چشم سید عبد العظیم مد اللہ عمرہ اور نور چشم سید عبد الحلیم مد اللہ عمرہ دونوں لڑکے علم انگریزی کی تحصیل میں مشغول ہیں زاد اللہ علماً و سعاً و فہماً کاملاً۔

عزیز مکرم میر فرحت علی صاحب سلمہ اللہ تعالے

آپ سادات سندی ہیں اس مقام کے اطراف میں آپکی زمینداری ہے طریقہ ابو العلائیہ میں حضرت والد ماجد قدس سرہ سے شرف بیعت حاصل کیا ہے آپکا ایک فرزند ہے نور چشم محمد احسن مد اللہ عمرہ و زادہ اللہ علمہ۔

برادر مکرم حکیم حاجی محمد امیر اکبر زاد اللہ توفیقاتہم

آپ جناب حضرت سید شاہ محمد علی کاکوی قادری رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارشد ہیں بیعت آپکو اپنے جد امجد سے طریقہ قادریہ وارثیہ میں ہے حضرت والد ماجد قدس اللہ تعالے سرہ کے حلقہ استرشاد میں داخل ہوکر طریقہ ابو العلائیہ کی نسبت حاصل کی اوقات آپکے بہت عمدہ فن طبابت میں ید طولی اور دست شفائی کامل اللہ تعالے شانہ نے عطا فرمایا ہے آپکے چار فرزند ہیں نور چشم سید محمد اشفاق نور چشم سید محمد نذیر نور چشم محمد ظہیر و محمد بشیر اللہ عمرہم

عاشق اہل بیت رسول اللہ نواب شیخ محمد الحسین سلمہ اللہ

ہمارے نواب صاحب کو بیعت و تعلیم و اجازت سب اپنے پیر و مرشد جناب حضرت شاہ تجمل حسین قدس سرہ سے ہے فی الحال محمد اللہ جسکا حلقہ ارشاد بفضلہ تعالے یوماً فیوماً ترقی پر ہے نواب صاحب میں صفت پیر پرستی و حب اہل بیت رسول کریم بذل بے ریا کمال کے ساتھ ہے

جسنے اونکو دیکھا ہے وہی خوب جانتا ہے اس مختصر مین اوسکے بیان کی گنجایش نہین اللہ تعالیٰ شانہ اونکے مراتبات باطنیہ وظاہریہ کو ترقی روز افزون عطا فرماوے آمین۔

طبیب امراض ظاہریہ و باطنیہ مظہر فیض جناب حکیم فرحت حسن کریم علی مد اللہ فیضہ

آپکو بیعت وخلافت اپنے جد امجد حضرت حکیم شاہ مظہر حسین قادری ابو العلائی قدس سرہ سے ہے اور تعلیم اپنے پھوپا جناب حکیم محمد مہدی قدس سرہ سے آپکے پردادا جناب حضرت حکیم شاہ فرحت اللہ حسن دوست قدس سرہ حضرت مخدوم شاہ حسن علی قدس سرہ کے خلیفہ اعظم تھے اور غلو محبت اہل بیت علیہ السلام مین یگانہ وقت تھے قصبہ جہپہرہ اور اوسکے اطراف کے لوگ آپسے بے انتہا فیضیاب ہوے حضرت مخدوم شاہ حسن علی قدس سرہ نے آپکا لقب حسن دوست رکھا تھا آپکے مرتبہ عالیکی بیان کی اس مختصر مین گنجایش نہین لہٰذا قلم تحریر رقم سے معذور ہے اب اسوقت مین جناب حکیم شاہ فرحت حسن بفیضہ اپنے خاندان مین آفتاب ہین بیعتاً قادری اور تعلیماً ابو العلائی ہین آپکے پھوپازاد بھائی جناب مولوی مخدوم حسن صاحب وکیل عدالت ججی بھی اپنے والد ماجد جناب حضرت حکیم محمد مہدی قدس سرہ کے پورے یادگار ہین زاد اللہ فیضہما۔

خود بزرگ اور بزرگون کے بزرگ قدس اللہ سرہ حضرت جناب خواجہ علی حسین عرف فقیر جو وات اصحاب

آپ حضرت سید شاہ ابو البرکات قدس سرہ کے پوتے ہین یہ امر فقیر کو تحقیق نہین ہوا کہ آپکو بیعت اپنے دادا صاحب قدس سرہ سے ہے یا اپنے والد ماجد سے مگر اسمین شک نہین کہ آپکی ذات بابرکات مجمع خیر اور منبع حسنات ہے سابق کے بزرگون مین جو افعال حسنہ سننے جاتے تھے وہ ہمنے آپکی ذات مین اپنی آنکھون سے دیکھ لیے جسنے جو نقل آپکے

سامنے آکر بیاں کردی گو وہ کیسی ہی دور از عقل کیوں نہو آپنے اوسے صحیح سمجھ لیا اگر کسی نے اوسکی تکذیب کی تو فرمایا کہ وہ مسلمان ہے اوسکو جھوٹ بولنے سے کیا فایدہ آپکے دو صاحبزادے ہیں بڑے صاحبزادہ کا اسم گرامی خواجہ حسن نواب صاحب ہے اور چھوٹے صاحبزادہ کا اسم مبارک خواجہ نواب جان صاحب ہے یہہ دونوں حضرات مثل اپنے والد ماجد مدظلہ کے کریم الخصال ہیں سلمہ اللہ تعالے ۔ ۔ ۔

عزیز خاطر خواجگان عالیشان سعید صحیح باقیات الصالحات برادر مہربان جناب نور الحسن خان عرف خواجہ حمید جان سلمہ الرحمان آپ خاندانی امرازادگان عالیشان سے ہیں جناب حضرت خواجہ حسین علیخاں رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے اور جناب حضرت عظیم الدین خواجہ میر خاں رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند رشید ہیں عظیم آباد اور اطراف عظیم آباد کے سیکڑوں ہیکڑی آپکے علو خاندان کی شہادت دے رہی ہے جس زمانہ میں یہہ خاندان اپنے شباب کی حالت میں تہا تو تمام عظیم آباد اس خاندان کی روشنی اخلاق سے چمک رہا تہا افسوس کے دیکھتے ہی دیکھتے اس خاندان کے آفتاب زیر زمین ہو گئے ۔

رہا کوں اور کسکی تاب رستے سو سے اور جلتے وہی ہیں وہی

اب اس تمام خاندان کے شکستہ ایوانوں میں چراغ روشن کرنے والے عرف جناب خواجہ وحید جان صاحب اور خواجہ محمد جان اور خواجہ وارث جان سلمہ اللہ المنان ہیں صوبہ بہار کے اطراف میں ان حضرات کی پیر پرستی ضرب المثل اور مشہور ہے جناب خواجہ وحید جان صاحب اور جناب خواجہ محمد جان صاحب کو بیعت طریقہ ابو العلائیہ نقشبندیہ میں اخی المکرم برادر معظم سید شاہ منیر الحسین رحمۃ اللہ علیہ سے ہے چنانچہ اب بھی یہہ حضرات ایک ہم مسلک تعلقدار ہیں لیکن انکی جو ریاست تھی دریا دلی کے آگے وہ کچھہ بھی نہیں ہے اب مقام سکونت

حضرات کا صاحبگنج گیا کوہ رام سلامت ہے اور حال لتا کی علاقہ سرکاری ملک
ہیں یا اللہ ان صاحبوں کی اولاد میں برکت بے اندازہ عطا فرما آمین ثم آمین

عزیز قلبی سید ازلی چشتی عبد الصمد ابو العلائی سلمہ اللہ القوی

عزیز موصوف حقیقت برادر نوازشی دفتر مانبرداری میں یگانہ آفاق ہیں ایسے نیک بخت اور
سعادتمند اس زمانہ پر شور میں اتفاقات سے پیدا ہوتے ہیں قلب نہایت سلیم فکر تیز فہم
کی کمی ہے بھی ہیں عیال کی پرورش انکے سپرد کلاں کر رکھی ہیں جسقدر تنخواہ ملتی ہے عزیز
و اقارب کی پرورش میں صرف ہو جاتی ہے اپنے صرف کیواسطے بہت قلیل باقی رہتا ہے
سبحان اللہ و بحمدہ اللہ کا شکر ہے کہ اب بھی زمانہ اچھے لوگوں کے وجود سے خالی نہیں فقیر
مولف سے اسم رشتہ دارہ ۱۳۰۹ھ گنجیال کی ترای میں جب میں یہ وہاں سب انسپکٹر ڈاکخانہ تھے بیعت
کی زاد اللہ عرفانہ. گرسنتر ہائے سیار مسند سید نوازش حسین صاحب عنایت سید
مولوی صاحب کو بیعت طریقہ قادریہ میں اور تعلیم ابو العلائیہ میں جناب صوفی شاہ محمد
سنیر برادر خورد جناب صوفی شاہ دلاور علی قدس سرہ سے ہے با سباب ظاہر پیشہ مختاری
کالکٹری و فوجداری کرتے ہیں مگر اپنے اوقات باطنیہ سے بھی غافل نہیں اپنے پیر و مرشد کے
بڑے خدمتگزار اور صاحب اجازت ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ

صاحب حالات رفیع صحبت یافتہ اکابر جناب چشتی عطا حسین صاحب ادام مجدہم

منشی صاحب بہت بڑے صاحب استعداد علم ظاہری و باطنی ہیں جناب حضرت مولوی
عبد الغنی پھلواروی خلیفہ حضرت مخدوم شاہ حسن علی قدس سرہ سے بیعت و ارشاد ہے
اسوقت عمر مولوی صاحب کی نوے برس کی ہے مگر جوش طریقت ترقی پر ہے تصوف
کے ہزارہا شعر یاد ہیں اور ہمیشہ چشم تر رہتے ہیں ۵

اور لعلانیت کے رنگ مین رنگے ہوے ہین سے

کرتے سے بہی جاتی نہین مردوی جزرنگی		پر ہوے اسے بہی اس رنگ کی رنگت نہین جاتی

رئیس با نام و نشان جناب شاہ محمد واجد صاحب زاد اللہ شوکتہ

شاہ صاحب حضرت شاہ محمد حسین علیہ الرحمۃ کے فرزند ہین اور حضرت شاہ محمد حسین صاحب حضرت شاہ قاسم سلیمانی جنکا مزار مبارک چنار گڈہ مین ہے اونکی اولاد مین سے ہین اور اصل سجادہ چنار گڈہ بہی ہین شاہ صاحب کے جد یعنی شمشیر خان نے شاہی وقت مین محی الدین نگر کی ریاست پائی جب سے ان حضرات کی سکونت وہین ہوئی جناب جاجی علیخان صاحب اور جناب انور علیخان صاحب روساے باعظمت و شان متعلقہ بہنگہ جنابحضرت شاہ محمد حسین صاحب کے خواہر زادے ہین جناب شاہ محمد حسین صاحب کو فیض جنابحضرت قطب العصر سید شاہ قمر الدین حسین قدس سرہ سے ہے اور جناب شاہ محمد واجد صاحب کو بیعت اور تعلیم وغیرہ جنابحضرت شاہ مبارک حسین قدس سرہ سے ہے یہہ حضرت بڑے صاحب خیر اور مسلح جود ہین اللہ تعالے شاہ اکو اور انکی اولاد کو اپنی محبت خالص عطا فرمائے آمین ثم آمین

سر دفتر بوفاے عالیمقام جناب مولوی سید امداد علی خان صدر الصدور رحمۃ اللہ علیہ

یہہ بزرگ جناب حضرت حکیم شاہ مہدی کریم چکی قدس سرہ کے خلیفہ اعظم تہے آپکے مراتب علیا کی تحریر کا یہہ نسخہ مختصر و متحمل نہین آپکے نام و نشان جناب آنریبل سید امیر حسن خانصاحب بہادر کلکتہ مین ایک عہدہ جلیلہ پر مامور ہین زاد اللہ ترقیاتہ

حقیقت آگاہ شیخ فیض اللہ صاحب عرف فضو میاں

بیعت و خلافت آپکو طریقہ قادریہ میں حضرت صوفی شاہ محمد صالح قدس سرہ سے ہے بہت
خاکسار نہایت فروتن حتی الکرم مریدی کم کرتے ہیں اللہ تعالے ترقی ظاہر و باطن عطا کرے
مولوی شاہ عنایت اللہ آپکو بھی بیعت و خلافت حضرت شاہ محمد صالح
قدس سرہ سے ہے آپکا شہر کلکتہ میں بہت رشد ہے اکثر طالبان راہ حقیقت نے آپ سے
راہ پائی ہے زاد اللہ فیضہ ۔ صاحب حق الیقین حکیم وکیل الدین آپکو بھی بیعت
و خلافت طریقہ قادریہ میں حضرت صوفی شاہ محمد صالح قدس سرہ سے ہے چونکہ آپکو اخفا و ستر
بہت پسند ہے لہذا آپکا حلقہ مختصر ہے اللہ تعالے نفع بے ریا کرامت فرمائے ۔

برادر صاحب باکرم خاکسار و مسکین سید شاہ نصیر الدین ابو العلائی عنایتہ

آپ حضرت سید شاہ ہدایت حسین قدس سرہ کے فرزند ارشد اور حضرت سید شاہ فدا حسین
قدس سرہ کے برادر زادے ہیں آپ ہی نے بطور فرزند پرورش کی آپکو جناب حضرت حاجی
سید شاہ عطا حسین قبلہ مدظلہ العالی سے ابو العلائی طریقے میں بیعت و اجازت ہے
چند زمانہ سے آپنے سکونت دانا پور ترک فرمائی ہے اور شہر کلکتہ میں سرگرم ہدایت طالبان
راہ طریقت ہیں آپکے کوئی اولاد نہیں مگر آپکے چھوٹے بھائی سید شاہ علیم الدین مرحوم
مغفور کے فرزند رشید سید شاہ محمد ابو سعید سلمہ اللہ تعالے بفضلہ تعالے موجود ہیں
اور نہایت سعادتمند اللہ تعالے اس نور چشم کو ترقی صوری و معنوی عطا فرمائے آمین

ڈھاکہ محلہ مدینورہ

یہاں حضرت صوفی شاہ محمد دائم قدس سرہ خلیفہ حضرت شاہ محمد منعم قدس سرہ کے بہت
مشہور و معروف خانقاہ ہے اور آپ سے بہت بڑا دریائے فیض جاری ہوا حضرت

صوفی شاہ محمد دائم قدس سرہ نے ایک عرضی اپنے حالات کی حضرت شاہ منعم قدس سرہ کو لکھی تھی جسکا مضمون یہ تھا کہ میں نے آپکو فلاں مقام پر دیکھا پھر فلاں مقام پر دیکھا پھر فلاں مقام پر دیکھا اور اپنے تئیں نور الٰہی میں غرق پایا حضرت محمد منعم قدس سرہ نے اوسکا جواب دو لفظوں میں لکھا وہو ہذا جواب عرضی منعم بیچارہ نہ آنست کہ این آنرا دیدی تمام شود و مونی و آنکہ خود را در نور الٰہی غرق دیدند فرق دیدند ؎

یار جس وقت منہ دکھلائے گا		اور سکندری کچھ نظر نہ آئیگا	

اب اوس خانقاہ کے صاحب سجادہ جناب شاہ حفیظ اللہ صاحب ہیں زاد اللہ عرفانہ

واقف رموز طریقت مولوی شاہ عبد الغفور صاحب ابو العلائی

آپ مرید اور خلیفہ جناب حضرت مولوی سید محمد علی صاحب خلیفہ حضرت صوفی دائم علی شاہ قدس سرہ کے ہیں چند و اسطونکے بعد مولوی صاحب کی شاخ حضرت شاہ محمد منعم قدس سرہ سے ملجاتی ہے میں نے مولوی صاحب کو آغاز مشق طریقت میں دیکھا تھا اوس وقت نسبت اور حرارت ایسی ترقی پر تھی کہ سبحان اللہ اور اب تو یقینا وہ حرارت کمال اطمینان کے ساتھ بدل گئی ہوگی اب تک مولوی صاحب نے اپنی عمر کے حصہ طلب محبوب بے نشان میں بسر کر دے اور الحمد للہ علی احسانہ کہ طلب ہنوز باقی ہے ؎

نہ حسنش غایتے دارد نہ سعدی را سخن پایاں		بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچنان باقی

جمال بے ابتدا و انتہا کی طلب عین وصل ہے ؎ قرب او را وصال میگویند وصل او را محال میگویند ؂

خاکسار طریقت قاضی شیخ معظم الحق صاحب ادیبی کاکلوی زاد اللہ عشقہ

آپ بھی مرید جناب مولوی سید محمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ قدس سرہ کے ہیں طریقت

خوا یدست مالامال حقیقت کے حال کی صاحب حال خاکسار ایسے کہ فرش خاک اور مسند کمخواب جنکے نظر مین برابر غریب اور امیر کے حال پر ایک نظر ہر حال مین راضی برضاے دوست ع آدمیت لحم و شحم و پوست نیست ٭ آدمیت جز رضاے دوست نیست واللہ اعلم بمقامہم

دریادل سخی باذل منشی عبد الغنی صاحب ابو العلائی سلمہ اللہ القوی

منشی صاحب کو بیعت و تعلیم طریقہ ابو العلائی مین حضرت والد ماجد مولانا سید شاہ محمد سجاد قدس سرہ سے ہے منشی صاحب کے والد ماجد شیخ ہدایت اللہ صاحب صوبہ دار پنشن یافتہ بڑے کارگذار و خیر خواہ گورنمنٹ انگلشیہ کے ہین اور منشی صاحب سررشتہ تعمیر سرکاری مین ایک معتمد عہدے پر بحال ہین قلب نہایت اچھا ہے بزرگان دین سے رابطہ بہت بڑھا ہوا ہے زاد اللہ ترقیاتہ

جوان سعید سلیم و حلیم خواجہ محمد ابراہیم ابو العلائی سلمہ اللہ تعالےٰ

آپکے بزرگوار شرفاے دہلی کے ہین اور قدیم متوسل خاندان حضرت خواجہ میر درد قدس سرہ کے مگر خواجہ صاحب کے والد ماجد جناب خواجہ عبد اللہ اور جملہ خاندان کو بیعت طریقہ ابو العلائیہ مین حضرت والد ماجد قدس سرہ سے ہے خواجہ محمد ابراہیم صاحب کو مثنوی شریف مولانا روم قدس سرہ سے کمال شوق ہے ہمیشہ اوسکا ورد ہے اور ترک و تجرید کی کیفیت بہت غالب ہے بالفعل چند عرصہ سے علالت چند در چند لاحق ہے اللہ تعالےٰ شانہ صحت کلی عطا فرماے آمین ثم آمین۔

الہ آباد

آجکل اس شہر کی آبادی شباب پر ہے یہ شہر تین طرف سے دو دریا جمنا اور گنگا سے گھرا ہوا ہے ۱۸۰۱ء مین اسے انگریز والئ اودھ کے وزیر سے معہ کانپور کے چھین لیا اسکا قلعہ

نہایت مستحکم لب دریا واقع ہے جسکی نقل کلکتہ کا قلعہ ہے اس شہر مین مشایخ کے
بارہ دایرے ہین اور تین سب سے مشہور دایرہ حضرت شاہ محمد افضل الہ آبادی کا ہے
یہہ بزرگ حضرت سید محمد کالپی کے خلیفہ تہے اور حضرت سید محمد کالپی قدس سرہ حضرت
سید با امیر ابو العلا رضی اللہ تعالے عنہ کے خلیفہ تہے اس دایرے کے حضرات سبھی
ابو العلائی ہیں اور حضرات مارہرہ بھی بوجہ توسل کالپی ابو العلائی ہین اور اس
ننگ خاندان کے اجداد کا سلسلہ نسبت بھی حضرات سادات کالپی سے ملتا ہے آپ
حضرت شاہ محمد افضل الہ آبادی قدس سرہ کے سجادہ نشین برادر بکرم جناب شاہ
محمد بشیر سلمہ اللہ تعالے ہیں اور فقیر مولف کے بڑے شفیق اور ہمعمر جس برس مین یہہ ننگ
خاندان حضرت شاہ غلام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے پڑہتا تہا تو آپ بھی میرے ہمسبق تہے
زاد اللہ ارشادہٗ ــــ

برادر معظم جناب میر طفیل علی صاحب دام عرفانہٗ

پہلے آپکا مذہب اثنا عشری تہا جب ہمارے حضرت پیر و مرشد برحق مولانا سید شاہ محمد قاسم
رضی اللہ تعالے عنہ الہ آباد تشریف لائے تو ہمایصاحب موصوف نے آپکے دست مبارک
پر توبہ کی اور بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ نقشبندیہ ابو العلائیہ ہوئے اور پھر اکثر آدمی
آپکے خاندان کے جو اثنا عشری تہے حضرت کے سلسلہ بیعت مین داخل ہوئے بفضلہ
تعالے اب ہمارے بہائی صاحب کی عمر نوے برس کی ہے مگر جوش و ولولہ طریقت روز
افزون ہے اور اوقات مراقبہ صبح و شام مین کبھی فرق نہین آتا آپکو اجازت و خلافت
سے بھی حضرت قدس سرہ نے مشرف فرمایا ثبتہ اللہ علی طریق الیقین ــ

برادر بجان برابر گرامی شان سید اکبر حسین صاحب صدر الصدور غازیپور سلمہ اللہ تعالے علی تعالے

آپکی ذات مین بفضلہ سیادت وحکومت دونون اضافتین جمع ہین زمانہ طفولیت ہی
مین برادر موصوف نے ہمارے حضرت پیرومرشد برحق قدس سرہ سے بیعت کی تہی الحمد للہ
کہ اوسکا اثر پورا پورا اسوقت تک باقی ہے اور باوجودیکہ زمانہ درازتک برادر موصوف
سید احمد خانصاحب کے جلسون مین شریک رہے مگر اعتقادات مین فرق نہ آیا چنانچہ
برادر موصوف نے مجھے علیگڈہ سے ایک خط لکہا تہا اوسکی نقل بجنسہ اسمقام پر تحریر
کی جاتی ہے خط سرتاج برادران طریقت مسند آراے بزم معرفت زاد اللہ عرفانہ
تسلیم آپکی تحریر کے ورود نے عزت بخشی آپکا خیال نہایت عمدہ ہے آپہا ہی کے گہر کا
فیض ہے کہ اس زمانے مین اور اس حالت مین بہی میرے عقاید محفوظ ہین وہی
ہوا ہے کہ اس طوفان بے تمیزی مین بہی دریدہ دل سے کبہی کبہی پردہ غفلت اولٹ
دیتی ہے اور یہہ شعر زبان پر آجاتا ہے ؎ حلقہ پیر مغانم ز ازل در گوش است؀
برہمانیم کہ بودیم ہمان خواہد بود؀ مورد ثی معتقد اکبر حسین ـ

برادر عالیجان برابر میر سجاد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ

برادر موصوف پہلے اثنا عشری مذہب رکہتے تہے جب حضرت والد ماجد قدس سرہ
وارد الہ آباد ہوے تو آپنے توبہ کی اور داخل طریقہ عالیہ نقشبندیہ ابو العلائیہ ہوے
اور آپکا سب خاندان اہل سنت والجماعت ہوگیا الحمد للہ کہ اب برادر موصوف پر
ایسا عمدہ رنگ چڑہا ہوا ہے کہ جسکو کہہ سکتے ہین کہ یہہ رنگ اللہ اور اوسکے رسول
کی محبت کا رنگ ہے اور حالت ذوق وشوق روز بروز ترقی پر ہے برادر موصوف شرف
اجازت سے بہی مشرف ہوے ہین ثبتہ اللہ علی طریق الیقین ـ

برادر عزیز سید اکبر حسن سلمہ اللہ تعالےٰ

برادر عزیز میر اکبر حسین صاحب صدر الصدور کے چھوٹے بھائی ہیں انگریزی میں بہت کامل استعداد ہے لیکن خیالات ویسے ہی ہیں جیسے ہم پائے لوگوں کے قلب رقیق طبیعت کمال درہین انکسار اور تواضع گویا خلقی امر ہے عمر بہت کم ہے مگر آداب نشست و برخاست کا طریقہ بزرگان دین کا سا حوصلہ بہت بلند جہاں نوازی میں نگاہ اپنے والد ماجد جناب سید تفضل حسین صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے طریقہ ابو العلائیہ میں بیعت کرلی ہے اور اس سگ خاندان کے ساتھ ربط قلبی ہے زاد اللہ علماً و اسعاً اس شہر الہ آباد میں اللہ کے فضل سے بہت ابو العلائی ہیں مگر چونکہ یہہ کتاب مختصر ہے لہذا بعض ہی نمونہ کا ذکر کیا گیا

مہربان حال فقیر شاہ ابو البرکات صاحب ابو العلائی سلمہ اللہ تعالے

آپ جناب عبد اللہ شاہ صاحب کے فرزند اور جانشین ہیں جناب عبد اللہ شاہ صاحب کو بیعت اور خلافت جناب میر علی شاہ صاحب گوالیاری ابو العلائی قدس سرہ سے ہے آپ بڑے محنتی اور کاسب و شاغل ہیں اور اشاعت امر طریقت میں سرگرم زاد اللہ ارشادہ

صاحب الحقائق و المعارف جناب حافظ محمد عارف مرید و مجاز حضرت صوفی شاہ دلاور علی

حافظ صاحب رام پور کے صحیح النسب افغانو نمین سے ہیں آپکے والد ماجد کا نام نامی فیض محمد خان بن محمد مصطفے خاں ہے چالیس برس سے شہر مین پوری محلہ مفتی قلی کے مسجد مین متوکلانہ مقیم ہین اور اوس اطراف و نواح کے طالبان صدہا آپکے دریائے فیض سے سیراب ہوتے ہیں پچاس برس سے برابر حضرت سیدنا امیر ابو العلا

رضی اللہ عنہ کے عرس میں حاضر ہوتے ہیں بہت بڑے صاحب ریاضات و مجاہدات تہے

آپکے فرزند مولوی حبیب الرحمٰن خان صاحب بہی مصداق الولد سر لابیہ کے ہیں زاد اللہ فیضہ

رئیس ابن رئیس قاضی سید وارث علی صاحب غبار تخلص آپ مرید

حافظ صاحب موصوف کے ہیں ایک غزل آپکی عرس میں حضرت کے پڑہی گئی

تہی عجب رنگ اوسنے دیا میں تو بیخود تہا۔ انچہ از دل خیزد بر دل ریزد زاد عرفانہٗ ؎

پردہ کشائے العلی جناب الاکرم جناب اشرف خانصاحب زاد عنایتہٗ

خانصاحب جناب سید غوث خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ حیدر آبادی کے خلیفہ ہیں جنکا سلسلہ

جناب حضرت خواجہ بسیان قدس سرہ کے واسطہ سے حضرت شیخ جی حالی قدس سرہ سے

مل جاتا ہے ہمارے خانصاحب نہایت بہولے بہالے آدمی ہیں دنیا کی چالون سے

بالکل ناواقف نشیب و فراز زمانہ سے بے خبر اگلے زمانے کے یادگار ایک میرٹہ

کے رئیس زادے **حافظ محمد عبد الرحیم خان** حصلہ اللہ تعالےٰ مراد خان

صاحب موصوف کے مرید جان نثار ہیں چند سال سے حضرت سیدنا رضی اللہ تعالےٰ

عنہ کے مزار مبارک پر عرس کے دن کمخواب کی چادر چڑہاتے ہیں اور جا بجا سے درگاہ

شریف کی تعمیر بہی کی ہے اب حافظ صاحب کا قصد ہے کہ حضرت سیدنا کے مزار مبارک

کو سنگ مرمر کی بے سقفی بارہ دری سے گہیر دین یہہ امر بہت درست ہے کسی ابو العلائی

کے مزار پر چہت دیکہی نہیں گئی اللہ تعالےٰ شانہ حافظ صاحب کو تندرستی جسمی اور

صحت قلبی عطا فرمائے آمین ثم آمین ؎

تیز طبع بلند فکر صاحب نگاہ عفیف سید عبد اللطیف ابو العلائی فیروز پوری

آپ سے حیدرآباد میں ملاقات ہوئی تھی اور اسار حضرت سیدنا رضی اللہ عنہ
کے عرس میں آپ میری ہی حجرہ میں فرود تھے یہ شاخ مجھے آپ ہی سے دریافت ہوئی
ہے سید صاحب سید عبدالحی صاحب پیر دریوری کے فرزند اور سجادہ نشین ہیں اور
سید عبدالمجید اپنے والد ماجد سید عبدالعلی صاحب کے مرید اور سجادہ نشین وہ اپنے والد
شاہ اسد اللہ وہ اپنے والد شاہ نوراللہ صاحب کے وہ اپنے والد شاہ غلام نبی صاحب کے
اور وہ خلیفہ اور مرید جناب حضرت لاڈخان صاحب قدس سرہ کے یہ لاڈخان صاحب قدس
سرہ وہی بزرگ ہیں جنکا تذکرہ حضرت پیر و مرشد برحق قدس سرہ نے منفصل سجات تمام
میں کیا ہے اور ایک شاخ لاڈخان صاحب قدس سرہ کے حضرت شاہ محمد قاسم قدس سرہ
کے ذریعہ سے پھلواری میں حضرت شاہ محب اللہ قادری قدس سرہ کو بھی پہونچی ہے واللہ اعلم بالصواب
حقیقت آگاہ معرفت دستگاہ جناب سلام اللہ شاہ ابوالعلائی آپ سے مجھے
ایک ملاقات شاہجہانی مسجد اجمیر شریف میں ہوئی تھی بشرے سے آثار کیفیت نسبت
ظاہر ہیں یہ شاخ حسب تفصیل ذیل حضرت لاڈخان صاحب قدس سرہ تک پہونچی
ہے جناب شاہ سلام اللہ صاحب مرید اور سجادہ نشین اپنے والد جناب شاہ مسیح اللہ
صاحب کے وہ خلیفہ اور سجادہ نشین جناب شاہ محمد یونس صاحب کے وہ مرید اور خلیفہ جناب
شاہ محمد شعیب صاحب کے وہ مرید اور خلیفہ جناب شاہ غلام نبی صاحب کے وہ مرید اور
خلیفہ حضرت لاڈخان صاحب کے قدس اللہ اسرارہم۔

گوالیار یہ ریاست سنٹرل انڈیا میں واقع ہے نقشہ اسکا بیقاعدہ طور
پر ہے مربع ہے نہ مثلث کسی کے کنارے سے دریائے جمنا تک پھیلا ہوا ہے رقبہ
۳۳ ہزار میل مربع آدمیونکی آبادی ۲۵۰۰۰۰۰ کی ہے ملک کی آمدنی

۱۰۲۰۹۱۳۰۹ ہے اس ملک مالوہ مین افیون اور گیہون بہت عمدہ پیدا ہوتے ہین
روئی کیواسطے بھی زمین اچھی ہے انگور بھی عمدہ ہوتے ہین گوالیار ملک مالوہ کا دار السلطنہ
ہے قلعہ اسکا بڑا مستحکم ہے خاص باشندے یہانکے قریبہ راجپوت جاٹ بہاٹ ہین
گوالیار کا قلعہ جو زمانہ غدر ۱۸۵۷ء مین گورنمنٹ انگلشیہ نے جیواجی رئیس گوالیار
سے لے لیا تہا عہد لارڈ ڈفرن گورنر جنرل ۱۸۸۶ء مین ۱۵ لاکہہ روپیہ اور جہانسی کا
قلعہ لیکر واپس کر دیا گیا یہہ رئیس جیواجی بڑا بیدار مغز اور امور ملک داری مین یگانہ
تہا کیا خوب بات ہو اگر گورنمنٹ انگلشیہ رئیس با توقیر نظام حیدر آباد کا صوبہ برار بہی
واپس کر دے آمین پچاس برس کے اودہر اس گوالیار مین تمام ہندو مسلمان جناب
حضرت پیر دستگیر سید شاہ ابو البرکات قدس اللہ سرہ کے نام لیوا تہے خود راجہ جنکوراو
آپکا مرید راسخ الاعتقاد تہا اور حضرت قدس سرہ کی ذات مبارک ایسی بے پرواہ تہے کہ
راجہ اور پرجا دونون پر مہربانی اور شفقت برابر فرماتے تہے اور آپکی دیدہ حق مین دونون
برابر نظر آتے تہے اور وہ راجہ بہی ایسا اعتقاد کامل رکہتا تہا کہ حضرت کے خدام کو
اپنا مخدوم اور سر تاج سمجہتا تہا اور اس راجہ کے نیک نیتی اور جود و کرم کی بہت سی
حکایتین مشہور خلایق ہین بخوف تطویل کتاب ترک کی گیئن۔

سرشار بادہ توحید سیادت پناہ حضرت سید علیشاہ قدس سرہ

آپکو بیعت طریقہ قادریہ مین اپنے خاندان سے تہے اور مہاراجہ جنکوراو کے مصاحبین
با اعزاز سے تہے طریقہ ابو العلائیہ مین جناب حضرت سید خواجہ ابو الحسین قدس اللہ سرہ العزیز
فرزند حضور حضرت سید شاہ ابو البرکات قدس سرہ العزیز کے حلقہ ارشاد مین داخل ہوئے
اور کامل سے اکمل ہو گئے آپ فن شاعری مین بہی بے مثل تہے توحید کی بڑی باریک

سے حیدرآباد میں ملاقات ہوئی تھی اور اسبار حضرت سید نار رضی اللہ عنہ
کے عرس میں آپ میری ہی حجرہ میں فرود تھے یہہ شاخ مجھے آپ ہی سے دریافت ہوئی
ہے سید صاحب سید عبدالحی صاحب فیروزپوری کے فرزند اور سجادہ نشین ہیں اور
سید عبدالحی اپنے والد ماجد سید عبدالعلی صاحب کے مرید اور سجادہ نشین وہ اپنے والد
شاہ اسد اللہ وہ اپنے والد شاہ نور اللہ صاحب کے وہ اپنے والد شاہ غلام نبی صاحب کے
اور وہ خلیفہ اور مرید جناب حضرت لاڈخانصاحب قدس سرہ کے یہہ لاڈخانصاحب قدس
سرہ وہی بزرگ ہیں جنکا تذکرہ حضرت پیر و مرشد برحق قدس سرہ نے مفصل سجات تمام
میں کیا ہے اور ایک شاخ لاڈخانصاحب قدس سرہ کے حضرت شاہ محمد قاسم قدس سرہ
کے ذریعہ سے پھلواری میں حضرت شاہ حبیب اللہ قادری قدس سرہ کو بھی پہنچی ہے واللہ اعلم بالعلم
حقیقت آگاہ معرفت دستگاہ جناب سلام اللہ شاہ ابوالعلائی آپ سے مجھے
ایک ملاقات شاہجہانی مسجد اجمیر شریف میں ہوئی تھی بشرے سے آثار کیفیت و نسبت
ظاہر ہیں یہہ شاخ حسب تفصیل ذیل حضرت لاڈخانصاحب قدس سرہ تک پہنچتی
ہے جناب شاہ سلام اللہ صاحب مرید اور سجادہ نشین اپنے والد جناب شاہ روح اللہ
صاحب کے وہ خلیفہ اور سجادہ نشین جناب شاہ محمد یونس صاحب کے وہ مرید اور خلیفہ جناب
شاہ محمد شعیب صاحب کے وہ مرید اور خلیفہ جناب شاہ غلام نبی صاحب کے وہ مرید اور
خلیفہ حضرت لاڈخانصاحب کے قدس اللہ اسرارہم۔

گوالیار یہہ ریاست سنٹرل انڈیا میں واقع ہے نقشہ اسکا بیقاعدہ طور
پر ہے نہ مربع ہے نہ مثلث کسی کے کنارے سے دریائے جمنا تک پھیلا ہوا ہے رقبہ
۳۳ ہزار میل مربع آدمیونکی آبادی ۲۵۰۰۰ کی ہے ملک کی آمدنی

۱۰۹۱۰۲۳۰۹ سے اس ملک مالوہ مین افیون اور گیہون بہت عمدہ پیدا ہوتا ہے رولی کیواسطے بھی زمین اچھی ہے انگور بھی عمدہ ہوتے ہین گوالیار ملک مالوہ کا دارالسلطنت ہے قلعہ اسکا بڑا مستحکم ہے خاص باشندے یہانکے قریب راجپوت جاٹ بہاٹ ہین گوالیار کا قلعہ جو زمانہ غدر ۱۸۵۷ء مین گورنمنٹ انگلشیہ نے جیواجی رئیس گوالیار سے لیا تہا عہد لارڈ ڈفرن گورنر جنرل ۱۸۸۶ء مین ۱۵ لاکھ روپیہ اور جہانسی کا قلعہ لیکر واپس کر دیا گیا یہ رئیس جیواجی بڑا بیدار مغز اور امور ملک داری مین یگانہ تہا کیا خوب بات ہو اگر گورنمنٹ انگلشیہ رئیس بالوقر نظام حیدرآباد کا صوبہ برار بہی واپس کردے آمین پچاس برس کے اودہر اس گوالیار مین تمام ہندو مسلمان جناب حضرت پیر دستگیر سید شاہ ابوالبرکات قدس اللہ سرہ کے نام لیوا تہے خود راجہ جنکو راو آپکا مرید راسخ الاعتقاد تہا اور حضرت قدس سرہ کی ذات مبارک ایسی بے پرواہ تہی کہ راجہ اور پرجا دونوں پر مہربانی اور شفقت برابر فرماتے تہے اور آپکی دیدہ حق مین دونون برابر نظر آتے تہے اور وہ راجہ بہی ایسا اعتقاد کامل رکہتا تہا کہ حضرت کے خدام کو اپنا مخدوم اور سرتاج سمجہتا تہا اور اس راجہ کے نیک نیتی اور جود وکرم کی بہت سی حکایتین مشہور خلایق ہین بخوف تطویل کتاب ترک کی گئین۔

سرشار بادہ توحید سیادت پناہ حضرت سید علیشاہ قدس سرہ

آپکو بیعت طریقہ قادریہ مین اپنے خاندان مین تہے اور مہاراجہ جنکو راو کے مصاحبین با اعزاز سے تہے طریقہ ابوالعلائیہ مین جنابحضرت سید خواجہ ابوالحسین قدس اللہ سرہ العزیز فرزند خورد حضرت سید شاہ ابوالبرکات قدس سرہ العزیز کے حلقہ ارشاد مین داخل ہوئے اور کامل سے اکمل ہوگئے آپ فن شاعری مین بہی بے مثل تہے توحید کی بڑی باریک

بار ہا کسب مسایل کے سنح رات کی رات میں گردیتے تھے حسب فقیر مولف جو دس سال تھا تو آپ اکبر آباد میں تشریف لاے تھے اور بہت عرصہ تک حضرت والد ماجد قدس سرہ کے مہمان رہے تھے دونوں بزرگ کمال خلوص و اتحاد کے سبب ایک ہی جا ماز مغرب سے عشا تک اور صبح کی نماز سے تا به اشراق مراقب رہتے تھے یا اللہ ہمارے پیر بھائیوں میں بھی ایسا ہی اتحاد عطا فرما آمین ثم آمین آپ سے بہت مرادریاے فیض جاری ہوا الحمد للہ علی احسانہ کہ اب آپکے پوتے عزیزی سید فقیر محمد صاحب حفظ اللہ و سلم اپنے جد امجد کے سجادہ پر متمکن ہیں اور باوجود علایق ظاہر یہ امور باطنیہ کا بھی شغل رہتا ہے اعلی اللہ تعالے درجاتہم

طبیب صوری و معنوی رئیس والا شان حکیم برات علی خان زاد اللہ عرفانہ

آپ اس ریاست کے اطباے نامی و گرامی سے ہیں آپکے والد ماجد جناب حکیم برات علی خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی ریاست کے متوسل اور بے مثل طبیب تھے حکیم صاحب کو بیعت حضرت سید لعل شاہ قدس سرہ سے ہے نہایت باکیفیت و نسبت ہیں اکثر اوقات میں نے حکیم صاحب کو سر گریباں مراقبہ پایا فقیر مولف جب گوالیار گیا تھا تو چند روز آپ کا مہمان رہا تھا مغرب کے بعد سے عشا تک حکیم صاحب موصوف فقیر کے ہم نشست رہتے تھے زاد اللہ خیرہ

دار الخیر اجمیر شریف

رقبہ اسکا ۲۷۱۱ میل مربع ہے آبادی انسان ۴۶۲۲۶۲ ہے اجمیر کے خاص شہر یہ ہیں اجمیر راجگڈھ رام سیر پوشکر تاراگڈھ کے پہاڑ میں سیسے کی کان ہے یہ شہر ریاست جودھپور اور جیپور کی ترمس سے گھرا ہوا ہے حضرت ہند الولی عریب نواز خواجہ

خواجگان سید معین الدین چشتی کا مزار مبارک اسی شہر میں ہے آپکی ذات بابرکات کے سبب یہ شہر اسقدر مشہور ہے کہ اسکے مفصل حالات بیان کرنیکی ضرورت نہیں۔
منہا کیم الدہر قائم اللیل متوکل پیر یا میر اشرف علی صاحب دام فیضہ والد عرفانہ آپکو بیعت و تعلیم طریقۂ ابوالعلائیہ میں اخی الطریقت شاہ ولی اللہ عظیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے ہے اور اخی شاہ ولی اللہ صاحب کو بیعت و تعلیم حضرت عم گرامی حضرت سید شاہ مبارک حسین صاحب قدس سرہٗ عظیم آبادی سے اور تعلیم و خلافت حضرت پیر و مرشد برحق عم اقدس حضرت مولانا سید شاہ محمد قاسم قدس اللہ سرہٗ سے ہے میر اشرف علی صاحب اپنی حالت و کیفیت میں بے مثل ہیں اس توکل کے ساتھ مہمان نواز ریاضت کش حضرت خواجہ غریب نواز کی درگاہ کے دیوار کے سایہ میں ایک مکان کرایہ کا لے رکھا ہے اور اوسکو اپنے دل صافی کیطرح سے آراستہ و پیراستہ رکھتے ہیں اور مسافر اور مہمانوں کا سامان راحت سب اوسمیں موجود رہتا ہے باتیں ایسی مزے کی کہ سننے والا کبھی گھبراتے نہیں اور ہر جملہ کی تہ میں اپنے ہی مطلب کیطرف پھر جایا کرتی ہے زیادہ باتیں کرنے والے اور آگاہ دل آپ روزہ رکھیں اور دوسروں کو پیٹ بھر کر کھلا دیں میر صاحب موصوف کو بوجہ کمال اتحاد کے ہے مولف بے بضاعت سے اجازت ہے زاد اللہ کیفیتہ و بسط اللہ انوار نسبتہ محبی و مشفقی جناب الٰہی بخش خانصاحب دام اللہ صحبتہ آپ جناب حضرت فخر الدین شاہ صاحب قدس سرہٗ کے مرید و مسترشد ہیں اور جناب حضرت فخر الدین شاہ صاحب قدس سرہٗ حضرت شاہ عزت اللہ قدس سرہٗ کے خلیفہ تھے جب حضرت فخر الدین شاہ صاحب نے اس عالم ظاہر سے پردہ کیا تو آپکے سجادہ نشین جناب ہادی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہوئے جب ہادی شاہ صاحب عالم غیب کو

اسعر فرمانے لگے تو آپنے وصیت فرمائی کہ میرے جانشین الٰہی بخش خان ہوں اور ایسا
ہی ہوا آغا صاحب کو ہر چند علم ظاہر کم ہے مگر بڑے دقیقہ رس اور کیفیت میں سرشار ہیں
مراقبہ سے سرکار زاد اللہ کیفیتہ مکرمی جناب شاہ حسام الدین صاحب ادام اللہ کرامتہ
آپ جناب قمر الدین شاہ صاحب قدس سرہ کے مرید اور خلیفہ اور حضرت شاہ عزت اللہ
صاحب قدس سرہ کے سجادہ نشین ہیں اور حضرت شاہ عزت اللہ قدس سرہ حضرت مولانا
برہان الدین صاحب کے خلیفہ تھے جناب حسام الدین شاہ صاحب مجھسے حیدر آباد میں
ملے تھے آپ رستم علیخاں کوتوال حیدر آباد کے مکان پر فروکش تھے نہایت سیدھے
سادے مسکین اور مروت درویش ہیں زاد اللہ اکرامہ۔

حیدر آباد نظام دکن

رقبہ اس ریاست کا ۸۰۹۵۳ میل مربع ہے اور آدمیوں کی آبادی ۱۶۶۹۰۰۰
کے ہے آمدنی پانچ کروڑ سکہ رائج حیدر آبادی ہے شہر موسی پر واقع ہے حیدر آباد سے چھ
میل اوتر اور پچھم کی طرف قلعہ گولکنڈہ ہے اسکے آس پاس جو ہیرے ملتے تھے وہ
اسمیں رکھے جاتے تھے کوہ نور ہیرا ۱۵۵۰ عیسوی میں اسی گولکنڈہ کی کان سے
برآمد ہوا تھا حضرت شاہجہان بادشاہ انار اللہ برہانہ کے عہد سعدلت مہد میں گولکنڈہ
سے دہلی لایا گیا وزن اس ہیرے کا ۲۹۳ رتی ہے یعنی تین تولہ تین ماشہ سات رتی
ہے مقدار اوسکی مرغے کے ایک چھوٹے آدھے انڈے کی برابر ہے ۱۷۳۹ء میں نادر شاہ
اسے دہلی سے معہ لوٹے لاکھ روپیہ کے خراسان لیگیا ۱۸۱۳ء میں شاہ شجاع بادشاہ
کابل کی جلاوطنی کے عہد میں یہ کوہ نور رنجیت سنگھ والی لاہور نے جبرا اوس سے چھین
لیا تھوڑے روز ہوئے کے بعد جب وہ اسوں آیا تھا اور نہیں وہاں سوں لاہور سے لندن پہنچایا

کل جگ نہیں کر جگ ہے یہ یان دنکو دے اور رات لے	کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے

ہر والی ملک کو اس ہیرے کی آمد و رفت سے سبق حاصل کرنا چاہیئے اس حیدرآباد
مین ایک بہت بڑی عالیشان مسجد ہے جسکا نام مکہ مسجد ہے چوراسی قدم اسکا عرض
ہے اور ایکسو چودہ قدم معہ صحن بیرون مسجد طول ہے دروازہ اسکا حضرت عالمگیر بادشاہ
انار اللہ برہانہ کا بنایا ہوا ہے مسجد کے دکہن طرف چند فرمان روایان حیدرآباد خواب
ناز مین ہین انکے مزارات عمدہ عمدہ سنگ مرمر کی جالیون سے گہرے ہوے ہین نواب
میر نظام علی آصفجاہ کی تاریخ وفات جو انکی قبر پر کندہ ہے سنہ ۱۲۱۸ ہجری ہے نواب
سکندر جاہ کی تاریخ وفات سنہ ۱۲۴۴ ہجری ہے نواب ناصر الدولہ کی تاریخ وفات سنہ ۱۲۷۳ھ
ہے نواب افضل الدولہ جنت آرامگاہ کی تاریخ وفات سنہ ۱۲۸۵ھ ہے یہہ نواب اللہ تعالی
شانہ اسکو جنت مین اعلی مقام عطا فرمائے فقرا اور درویش کا بڑا معتقد تہا اسکے وقت
مین ریاست حیدرآباد اپنے پورے شباب مین تہی اور انگریز دربار مین ہندوستانی
کپڑے پہنکر ننگے پاؤن حاضر ہوتے تہے اس نواب کی رحلت کے بعد خدا سالار جنگ
تراب علی خانکا بہلا کرے کہ انہون نے وہ شوکت نہ رہنے دی اب ریاست کے مالک
نواب سید محبوب علی شاہ خلد اللہ ملکہ ہین ہفتم ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ مطابق پنجم فروری
سنہ ۱۸۸۴ء عہد گورنری لارڈ رپن بہادر مین عنان سلطنت آپکے دست مبارک مین دی
گئی فقیر مولف نے آپکا جو سکہ اور تاریخ مسندنشینی کہی ہے وہ یہان درج کیجاتی ہے

سکہ

سکہ زد بر زر و سیم [illegible] | میر محبوب علی پادشاہ دکن [illegible]
[illegible]

حسین چو یوسف کنعان و چہرہ چون عیسے — بملک داری و صولت قباد کیخسرو گیر
سکندر است بامال و چہرہ است یعقوب — منظم ممالکت اوست چون فریدون پیر
سنہ بود کہ در ہفتم ربیع دوم — جلوس کرد بتختے کہ ہست عرش نظیر
سنہ جلوس سریر جواہرش اکبر — سریر دولت آصف وشہ طراز سریر

دیگر

سزد اگر باد شاہ دکن — بود دو لتش تا ابد بر قرار
بروز ہمایون و وقت سعید — نشد آں شہریار دکن تاجدار
گہر امدار دعا بیشکم — بفرق شہنشاہ والا تبار
الٰہی رئیس حیات تو — بود ملک او پاک زآسیب خار
قلم سال مسند نشینی بگفت — مبارک بسریر ہمیشہ بہار

۱۳

اس شہر حیدرآباد میں ایک مکان ہے جو وسط بازار میں واقع ہے چار مینار اسکو کہتے ہیں نہایت عمدہ اور ہوادار مکان ہے اور ایک باغ امیر کبیر شمس الامراء نواب آسمان جاہ بہادر کا ہے جسے اوس باغ کے داروغہ میر قمر الدین علی نہایت خلیق اور مہمان نواز ہیں اس باغ کی سیر کرائی ہے نہایت عمدہ اور دلچسپ باغ ہے یا اللہ اس ریاست اور اسکے والی اور جملہ ساکنین ریاست کو آباد و برشاد رکہہ آمین ثم آمین اس ہندوستان میں مسلمانوں کی باعظمت و شان یہی ایک ریاست ہے

حالات مشائخ طریقہ ابو العلائیہ حیدرآباد

دور از فضل و کمال صاحب حال سرآمد اصلان حق محمود ذات مسلک جناب حضرت شاہ محمد قاسم المعروف شیخ حالی قدس سرہ العزیز آپکو طریقہ قادریہ میں بیعت

اور ابو العلائیہ مین تعلیم حضرت شاہ عزت اللہ قدس سرہ سے ہے اور حضرت شاہ عزت اللہ
قدس سرہ کو حضرت مولانا برہان الدین خدا نما قدس سرہ سے خلافت تامہ حاصل
ہے حضرت شاہ محمد قاسم قدس سرہ کے وہ حالات رفیع ہین کہ جسکے متحمل یہہ چہوٹی سی
کتاب نہین ہو سکتی حیدر آباد کے جملہ مشایخ طریقہ ابو العلائی آپ ہی کے نام لیوا
ہین آپکا مزار مبارک محلہ اردو شہر حیدر آباد مین واقع ہے اور ایک نہایت عمدہ
جالی سنگ مرمر کی حضرت سید عمر علی شاہ قدس سرہ کی بنائی ہوئی ہے آپکی تاریخ
وفات وحید الدین خان معنی کی کہی ہوئی ہے ؎ گفت معنی سال وصل شیخ ربانی کمال
واصل رب شاہ قاسم دل فروز اہل حال ؛ اور آپکی قبر شریف کی تعمیر کی تاریخ تربت انور
ہے اب جو بزرگ آپکی درگاہ شریف کے سجادہ نشین ہین اونکا اسم گرامی جناب سید
فرزند علیشاہ ہے یہہ بزرگ حضرت سید عمر علیشاہ قدس سرہ کے بہانجے اور داماد اور خلیفہ
ہین بڑے خلیق نہایت منکسر اور متواضع ہین فقیر مولف کئی روز آپکی خانقاہ مین رہا
ہے زاد اللہ ارشادہ ؛

واصل ذات اللہ جناب سید محبود علیشاہ رحمۃ اللہ علیہ

سید صاحب بڑے نفیس مزاج اور پاکیزہ طبیعت تہے اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ میانکی
عاشق زار تمام عمر تاہل نہین فرمایا متفرد رہے مجہسے بڑی محبت سے ملے ایکبار فقیر کی
کی دعوت اپنے مکان واقع محلہ مسعود پوری مین کے اور وہین شب باش رہے
اور دوسری بار دوسرے مکان واقع گوشہ محال مین کہانا کہلایا اور ایک بار مین
اور سید صاحب عرس جناب محمد دلیل خانصاحب جمعدار قدس سرہ مرید جناب
خواجہ میانصاحب رحمۃ اللہ علیہ و خلیفہ جناب میر فیاض الدین علی خان بندہ قادری

رہیں ۲۳ شوال کو وہاں تک رہے اور ایک بار سید صاحب مجھے باصرار تمام جناب نواب قدیر جنگ بہادر کی ملاقات کو لیگئے تھے واقعی حیدرآباد کے خلیق اور مردم شناس ہیں نواب صاحب مجھسے نہایت انکسار کیساتھ ملے سو کہ بدولت رسی سست نگردی مرزی سید صاحب کو بیعت جناب حضرت خواجہ میاں رشیدا حضرت محمد شفیع صاحب جمعدار قدس سرہما سے ہے اور خلافت جناب مرزا سیاص الدین علیجان المخاص بہ بندہ قدس سرہ سے ہے اور جناب میر فیاض علیخاں رحمۃ اللہ علیہ مرید او خلیفہ جناب خواجہ میاں قدس سرہ کے ہیں برد اللہ تربتہم

اسر مست بادہ طریقت جناب آغا محمد داؤد صاحب دام عنایتہ

یہہ صاحب جوان صالح بڑے ریاضتی کم سخن بھولے بھالے سیدھے سادے درویش ہیں فقیر مولف کیساتھ آپکو ربط قلبی ہے شورش کیوقت آپکی کیفیت و نسبت متعدی ہو جاتی ہے چونکہ ابھی جوان ہیں نسبت ابھی لطافت کیطرف کم مایل ہے لشر سے تیز کیفیت کے آثار ظاہر ہوتے ہیں آپکو آغاز طلب میں جذب ہو گیا تھا اور اسوقت آپکو جذبہ مع السکوت ہے آپکو بیعت و خلافت جناب محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ مرید حضرت شیخ جی حالی و خلیفہ حضرت محمد شفیع جمعدار صاحب قدس سرہ سے ہے آپکے حقیقی بھائیوں سے بھی مجھسے ملاقات ہوئی جنکے نام نامی یہہ ہیں نواب مستحکم جنگ بہادر و تاج الدین خاں بہادر مرحوم نواب اکرام جنگ بہادر یہہ لوگ فقیر سے نہایت اخلاق کے ساتھ ملے اور نواب تاج الدین خاں بہادر مرحوم نے مری دعوت بھی کی تھی امرائے حیدرآباد بڑے بھولے بھالے لوگ ہیں چونکہ اونکے خیالات قدیم سیدھے لوگوں کے سے ہیں اسمیں فریب اور مکر وغیرہ کی ہوا نہیں لگی ہے اللہ تعالے اس شہر کو تمام آفا

ارضی وسماوی سے محفوظ رکھے آمین ثم آمین یہہ ایک مسلمانونکی باوقعت وعظمت
ریاست ہی ہند کے جملہ مسلمان جمیعت اسلامی کے سبب سے اسپر ناز کرتے ہین حفظہا اللہ
عن شرور الزمین ۔

سر دفتر اہل تحقیق جناب سید شمس الدین صاحب افضل ادام عرفانہٗ

آپ نواب فرخندہ یار جنگ کے بھائی اور جناب محمد حسن قدس سرہٗ کے مرید اور خلیفہ ہین
بڑے پاکیزہ بزرگ ہین شرافت خاندانی کی تجلیان انکی پیشانی سے جھلکتی ہین نور عبادت
وریاضت صورت سے ٹپکتا ہے سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود
حیدرآباد مین آپکا حلقہ ارشاد ترقی پر ہے آغا صاحب اور یہہ دونون اپنے
پیرو مرشد کے سجادہ ہین خانقاہ مین نماز جمعہ جناب شمس الدین صاحب ہی پڑہاتے
ہین اور بعد نماز جمعہ مثنوی شریف کا بیان بہی کرتے ہین اور اچھا بیان کرتے ہین فہم
دقیقہ رس ہے زاد اللہ تحقیقاتہٗ ۔

اکبر آباد

یہہ شہر پہلے لودی پٹہانونکا دار السلطنت تھا آبادی اسکی سات کوس کے دور مین تہی
۱۸۰۳؁ مین لارڈ لیک نے اسے مرہٹون سے چہینا ہے ہوا یہانکی بلغمی اور سوداوی
مزاجونکو مفید ہے جہانگیر نے اپنی تزک مین اسکی بڑی تعریف کی اور اسمین شک ہی
نہین یہہ شہر بہت دلچسپ شہر ہے آدمی یہانکے عموماً نیک چلن ملنسار متوسط الاوضاع
دل چالاک قانع سیر چشم ہین مینے اس شہر کے آدمیونکو کسی اور شہر مین سوال کرتے نہین
دیکھا اس شہر کے امیر غریب سب شریف اور ہنر مند پیشہ ور سنی اور شیعہ دونون مذہب
کے لوگ یہان آباد ہین اور سب خاندانی شریف زادے مگر تین خاندان اہل سنت

والجماعت کے اس شہر مین زیادہ مشہور ہین اول خاندان برادر معظم و مکرم قائمہ
سید باسط علی خان صاحب سلمہ اللہ تعالے اور فرزندان حکیم نظام علیخان صاحب
صدر امین مرحوم یہہ دونوں خاندان ایک ہی ہین انکے اجداد چند پشتون سے اسی
شہر کے قاضی ہوا کئے ہین اور اب بھی یہہ عہدہ انہین کے خاندان مین ہے لیکن
ایہ گردش زمانہ اور ناہمواری دنیا سے وہ اوج سابق ان صاحبون کا نہ رہا بقول شاعر
شعر معلوم ہوا جامہ صد چاک سے گل کے کپڑے جو پھٹے ہوں تو شرافت نہین جاتی
اللہ تعالے ان حضرات کے حال پر اپنا رحم فرمائے آمین دوسرا خاندان
عم مکرم شاہ امیر علی اور حضرت عم مکرم شاہ مظفر علی قدس اللہ اسرارہما کا ہے یہہ دونو
بزرگوار حقیقی بھائی تھے انکا نسب حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالے عنہ سے ملتا ہے اب
ہم مسلمانون کے یہان اس سے بڑھکر ثبوت شرافت اور کیا ہوگا اب ان دونون بزرگوار
کی یادگار باقیات الصالحات برادر بجان برابر مولوی سید شاہ حمید الدین صاحب اور برادر
بجان برابر بلکہ از جان بہتر سید شاہ اصغر علی صاحب مد اللہ عمرہما زندہ کن نام بزرگان
برونق فزور سجادہ ہین سلمہما اللہ و ابقاہما تیسرا خاندان عم مکرم حضرت سید مہر علیشاہ
مد ظلہ کا ہے آپ حضرت سید الواصلین حکیم سید نور الدین قادری قدس سرہ کے سجادہ نشین
اور نورعین ہین الحمد اللہ علی احسانہ کہ یہہ خاندان دولت ظاہری و باطنی سے سرسبز
و شاداب ہے زاد اللہ ترقیاتہم اطبا بھی اس شہر کے بڑے بڑے حاذق اور تجربہ کار
اور ذی علم ہین چنانچہ مکرمی حکیم سید مبارک علیشاہ اور معظمی حکیم سید معصوم علیشاہ
و مکرمی حکیم سید اشتیاق علیشاہ زاد اللہ ترقیاتہم عمارات اس شہر میں ایسی ایسی
دلکش اور رفیع ہین کہ ہندوستان تو کیا اور بھی کسی ولایت مین جسکا جواب نہین

قلعہ معلی یہ قلعہ اس تعمیر کے پہلے لودی پٹہانونکے عہد سلطنت مین اور قلعہ کا بنا ہوا تہا چنانچہ مسعود سعد سلیمان نے قصیدہ مدحیہ محمود پسر سلطان ابراہیم بن مسعود بن سلطان محمود غزنوی مین ذکر اس قلعہ کا کیا ہے ؏

حصار آگرہ پیدا شدہ از میانہ گرد		بسان کوہ بر و بار ہاے چون کہسار

جلال الدین محمد اکبر بادشاہ جنت آرامگاہ نے اسکی تعمیر از سر نو کے ۳۵ لاکہ روپیہ کے خرچ مین سولہ برس کے عرصہ مین بنکر تیار ہوا جب جہانگیر بادشاہ تخت نشین ہوا تو اور عمارات اسمین اضافہ کی گئین مثل بنگلہ محل اور جہانگیری محلات اور مثمن برج کے یہ دو تخت سنگ موسی اور سنگ مرمر کے جو دیوان خاص کے صحن مین رکہے ہوے ہین جہانگیر کے بنائے ہوے ہین وہ تخت سنگ سیاہ کا جو دریا کی طرف ہے اوسمین یہ تاریخ کندہ ہے

قطعہ تاریخ

پادشاہے کہ تیغ اوساز د		چون درو ہیکر سمر عدو بدو بیم
باشد این تختگاہ فرخندہ		تکیہ گاہ خدایگان کریم
پس بتاریخ او بفکر شدم		مددے جستم از خداے حلیم
تا فلک تختگاہ خورشید است		گفت ماند سریر شاہ سلیم

۱۰۱۱

اس تخت کے ایک طرف کا ایک شعر جو کہ گہر کی آڑ مین ہے نہین پڑہا گیا شاید اوسمین کوئی عدد تعمیہ کا ہوگا اس مصرعہ سے نوسو اکانوے پورے نہین آتے اور سند سے بہی نوسو اکانوے ہی لکہے ہین پہر جب شاہجہان بادشاہ کی نوبت آئی تو اور بہت سی عمارتین عمدہ عمدہ تیار ہوئین جنکا جواب پردہ زمین پر

کم ہے۔ دیوان خاص یہ ایک سنگ مرمر کا دالان ہے اور پچے کاری کا عمدہ کام ہے عالتا ما حکیم کا کام اور اسکا ایک ہی اوستاد کے ہاتھ کا بنا ہوا ہے ہر چند عمر اس عمارت کی دو سو پچپن برس کی ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ ابھی ابھی تیار ہوئی ہے بے اختیار اس عمارت کو دیکھکر رونا آجاتا ہے میری تو اکثر اس دالان مین روتے روتے ہچکیاں لگ گئین اسکی تعریف قلم سے نہیں ہو سکتی دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ اشعار دالان کے دروازون مین بخط نستعلیق کندہ کئے ہین

نظم

اریں دلکشا قصر عالی بنا
سر اکبرآباد شد عرش سا
بود کنگرش ار جبیں سپہر
نمایاں چو دندان سیں سپہر
سجود دریں سرا سزد
کند سرنوشت بد از چہرہ دور
ستانت کے آید در شان او
سعادت در آغوش ایوان او
رہ حرص از بیش در کم بستہ است
ز زنجیر عدلش ستم بستہ است
ساز زنجیر کرد عدل شاہ
ہمہ چشم شد در رہ داد خواہ
سر احوال مردم چیان سر حساب
کہ داند چہ بیند ستمہا بخواب
در ایوان شاہی بصد احتشام
چو خورشید بر چرخ ما و امام
جو ایوان او عالم آرائے شد
سر خاک از آسمان سائے شد
شہنشاہ آفاق شاہ جہان
کہ نازد بما روح صاحبقران
باس رونق و زیب و زینت مکان
ندیدہ برو سے زمین آسمان
بود صحن بامش چو سیمائے مہر
سر ریزش فتادہ چو سایہ سپہر

بتاریخ اندیشہ آور دورو	در فیض شد باز از چار سو
چنین گفت طبع حقائق شناس	سعادت سرائے ہمایون اساس

اسی دالان کے پیچھے ایک اور مکان ہے جسکا نام شیش محل ہے لاجواب
مکان ہے ایک آدمی کے دو لاکھہ آدمی نظر آتے ہین اس مکان کا داخل ہونے
والا وحدت وکثرت دونون مقام کی سیر آن واحد مین چشم سر سے کر لیتا ہے
اس مکان کے وسط مین ایک فوارہ گرمیون مین جاری رہتا ہے ایسا خنک
مکان دیکھنے مین نہین آیا اب اوسکے شیشے گرد آگین ہوکر ایسے ہوگئے ہین
جیسے غبار عصیان سے ارباب صفا کا دل ہو جاتا ہے اور قابل ملاحظہ
معشوق حقیقی نہین رہتا لمولفہ وہ مکان شیش محل نام ہے جسکا مشہور ہے
اوسکی دیوار و شہراب خاک کا دیکھا استرہ موتی مسجد سبحان اللہ سجدہ کیا نور
کی مسجد ہے۔ اسلام کی صفا اور ایمانکی چمک سے منور ہے۔ بالکل سنگ مرمر کی
عمارت ہے سنگ سرخ اندر سے کہین نظر نہین آتا اس مسجد کے دیکھنے سے
سلطنت اسلامیہ کی جلالت کا پورا پورا فوٹو آنکھونکے سامنے کھینچ جاتا ہے
اس مسجد مبارک کا صحن عرض مین ۶۷ قدم اور طول مین ۶۷ قدم ہے دالان
مسجد مین سات صفین مصلون کی ہین اور ہر صف مین ۱۲ مصلے ہین اور یہہ
سب مصلے سنگ مرمر کے ہین اور سنگ موسی کی محرابین خوبصورت بنی ہوئی ہین
اور دونون طرف مسجد کے دالان کے بیگمات شاہی کے نماز پڑھنے کیواسطے
پردہ دار حجرے بنے ہوے ہین۔ ۹ مصلے اسمین ہین یہہ کل چھہ سو اکہتر مصلے
ہین اسکی تعمیر مین تین لاکھہ روپیہ صرف ہوا ہے اور سات برس مین ۱۰۶۳ سنہ ھ

ق سنہ جلوس شاہجہانی مین تیار ہوئی ہے لیکن اب جا بجا سے تعمیرات
مولفہ موتی مسجد کی صفا اور رو حوض او سکی ڈکلہ پڑہے لگے دیکہہ کے اوسکو کا فر
لوہین ویران پڑی ہے ۔ اور آج یہ عمارت خستک ہے حوض وضو کا تو شکستہ مہر
نگینہ مسجد دیوان عام کے قریب یہہ ایک مختصر سی دلچسپ مسجد سنگ مرمر کی
نبی ہوئی ہے شاہ جہان بادشاہ جنت مکان بیجگانہ نماز اسی مسجد میں پڑہتے
تہے بے تکلف جنت کی مسجد کا اطلاق اسپر ہو سکتا ہے مینے جب اسمسجد کو دیکہا
ہے محویت کی کیفیت پیدا ہوگئی ہے اسکے مقابلے مین ایک اور چہوٹی سی مسجد
بیگمات کے نماز پڑہنے کی ہے وہ بہی اپنا جواب آپہی ہے اور سوائے ان مکانوں
کے اور بہی عمدہ عمدہ مکانات ہین مثمن برج ہوا محل جہروکے تہانڑ دوکے
وغیرہم ہر ایک مکان ایسا ہے لاکہوں روپیہ کے صرف مین تیار ہوئی ہین
اور سب دیکہنے کے قابل ہین یہہ جملہ عمارتین بادشاہونکی جلالت اور دنیا کی
بے ثباتی ہمکو دکہا رہی ہین ؎ ہر کہ آمد عمارت نو ساخت ۔ رفت منزل بدیگرے پرداخت
جن مکانوں کا آجتک سونا میلا نہیں ہوا ہے اوسکے بنوانے والون کے جسم ذرین
قبر مین خاک ہوگئے ہونگے اور استخوان چونا سنگ مرمر کی عمارت کے بنوانے والے
اور جواہرات کے تخت پر بیٹہنے والے آج کہان ہین اوسکے قصر جسم کیطرح سے اونکی
عمارتین بہی مسمار ہوئی جاتی ہیں تا جکنج اس مکان عالیشان کی تعریف
نہ میری قلم سے نکل سکتی ہے نہ میری زبان سے ہر مذہب کے اہل تاریخ اسبات
پہ متفق ہین کہ دنیا کے پردے پر ایسی عمارت نہو ہے ؎ اگر وہ دوسرا ہر روز بہ ستا

جسپر چارون مینارین ہین اور بیچ مین روضہ ہے بالکل سنگ مرمر کا ہے کرسی اوسکی سنگ سرخ کے چبوترے سے جسپر پچہم کیطرف مسجد اور پورب کیطرف تسبیح خانہ تین قدم بلند ہے اور ایک سو ستائیس ۱۲ قدم عرض ہے اور ۷ ۱۲ قدم طول ہے اور یہہ سنگ سرخ کا چبوترہ کئی سو قدم عرض وطول مین ہے اور باغ کے صحن سے ایک قد آدم بلند ہے اوتر کی طرف اس روضہ کے دریا ہے اور دکھن کیطرف دروازہ عالیشان اور پچہین دروازے اور روضہ کے وسط باغ مین ایک سنگ مرمر کا حوض ہے اور اوسمین پانچ فوارے ہین یہہ حوض بہی قابل دید ہے قران شریف کی سورتین جو دروازون کی محرابون پر لکھی ہوئی ہین اوسکی باریکیان بیان سے باہر ہین اسکا لطف وہی سمجہتا ہے جسنے اسے دیکہا ہے یہہ عالیشان عمارت پانچ کروڑ پندرہ لاکہہ پچیس ہزار روپیہ کے صرف سے چہہ برس پچیس دنمین تیار ہوئی ایسا کہتے ہین کہ یہہ روپیہ معمارون کی مزدوری اور سونے اور نگینون کی خرید مین صرف ہوا ہے اور سنگ مرمر اور سنگ سرخ توراجون نے اپنی اپنی ریاستون سے بطور تحفہ بہیجا ہے۔ اسکے معمارون کا نام اہل تاریخ نے یہہ لکہا ہے عیسی خان نقاش ہندوستان نراد امانت خان شیرازی طغرا نویس محمد حنیف معمار محمد شریف وسوہن لال پچہیکار اسمعیل خان رومی گنبد ساز محمد خان خوشنویس لچہہ اوی کاظم وسنو لال ومنوہر سنگہ ساکنان لاہور کلس ساز اس روضہ مین شاہجہان بادشاہ اور اونکے خاص محل المخاطب بہ ممتاز محل کی قبرین ہین اور ان قبرون پر جو ننانوے ۹۹ نام جناب باری تعالے شانہ کے کندہ ہین اونکی پچہیکاری

ی صنعت اور حروف کا باقاعدہ ہونا دیکھئے تو الاہی خوب جانتا ہے اور حق تو
یہہ ہے کہ دنیا ایسی صنعت صفوف امت مین انہین دونون نے پائی ایک روز
مینے عزیزی میان انعام اللہ اکبرابادی ابو العلائی اوستاد فن عمارت و نقشہ نویسی
سلمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ یہہ عمارت آپ ہی کے اجداد کی بنائی ہوئی ہے انکا
اگر کوئی اسقدر روپیہ صرف کرے تو بن سکتی ہے تو عزیز موصوف نے جواب دیا کہ اتنی
بلند عمارت پر گنبد کا گہٹا اور سڈول ہونا بالکل قدرتی امر معلوم ہوتا ہے
اوستادان فن عمارت سب سے زیادہ اسی بات مین حیران ہین اور حیرین لوٹتا ہی
ن جائین الغرض یہہ عمارت دنیا کی سات عجائبات مین سے شمار کی گئی ہے
سکندرہ یہہ مقام شہر سے اوتر اور پچہم کیطرف چہہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے
اکبر بادشاہ اسی مقام پر آسودہ ہین یہہ بادشاہ علم سلطنت مین اپنا جواب
نرکہتا تہا بعض لوگ اسے لامذہب کہتے ہین مگر یہہ بالکل غلط ہے وہ پورا مسلمان
تہا ہمدردی زیادہ ملسا اوسکی حکمت عملی تہی اسکے ضوابط و آئین ملکداری کا بہت
کچہہ اقتباس انگریزون نے کیا ہے لیکن پہر بہی رعایا دیسی متمول نہین اور
کیونکر ہو سکتی ہے وہ بادشاہ اس ہندوستانکو اپنا ملک مستقل سمجہتا تہا اور یہا نکا خزانہ
اور غلہ باہر نجاتا تہا اور تجارت یہین ہوتی تہی اور جو فرمانروا اب حال ہے وہ
اپنے ملک انگلینڈکو اپنا ملک مستقل سمجہتا ہے اور ہندوستانکو ملک عارضی
یہانکا خزانہ یہانکا غلہ یہانکی تجارت سب یورپ کو رخصت ہے اہل ہند کیونکر
متمول ہون جب انگریزی کا علم شایع نہوا تہا تو یہہ کہا جاتا تہا کہ جب ہندو
مسلمان انگریزی پڑہ جائینگے تو ہندوستان مالا مال ہوجائیگا وہی وقت

دیکھہ لیا کہ ہزاروں انگریزی دان موجود ہین مگر افلاس پہلے سے ہزاروں درجہ بڑہا ہوا ہے اب یہہ کہا جاتا ہے کہ جب عورتین انگریزی پڑہ جاوینگی تب ہندوستان کے دن پہر جاوینگے مجہے ان کوتہ اندیشونکی عقل پر نہایت ہنسی آتی ہے مین انسے پوچہتا ہون کہ شاہان مغلیہ کے وقت مین کتنے مرد اور عورت انگریزی دان تہے جو تمام ہندوستان مالدار تہا یا لکہنو کی سلطنت مین کتنے انگریزی دان تہے حیدرآباد کی سلطنت تو بفضلہ تعالے اسوقت تک قایم ہے اور اللہ تعالے ہمیشہ غیرونکی مداخلت سے محفوظ رکہے اسمین کتنے انگریزی دان ہین جو اتنی مالدار ہے بلکہ جب سے انگریزون کو وہان دخل زیادہ ہوگیا ہے وہ زمانہ سابق کی مالداری کا باقی نہین رہا ہے الغرض ملک مالدار ہوتا ہے تجارت اور حرفت سے اور بادشاہ کے دارالسلطنت ہونے سے ہمتو یہان اور بادشاہ ہمارا ولایت کے اوس پار ضرور ہے کہ تمام طرحکی دولت یہان سے وہان بہیجی جاوے جب بادشاہان اسلام نے یہہ ملک فتح کیا تو وہ یہین کے ساکن ہوگئے اور اونکا یہی خیال تہا کہ اگر ہم یہانکی بود و باش اختیار نکرینگے تو یہہ ملک تباہ ہوجاویگا اور قسطنطنیہ مین نہ کسیطرحکا ٹیکس تہا نہ محصول اور رعیت کیسی ٹہنڈی نیند سوتی تہی مسلمانونپر بعض ہندو انگریزی دانونکا بہت بڑا اعتراض تہا کہ مسلمان بڑے ظالم ہین کیونکہ انہون نے کفار پر جزیہ لگایا تہا بہلا یہہ متعدد ٹیکس کیا ہے مسلمانون نے تو تمام دنیا کو عدل اور تہذیب سے بہر دیا تہا یورپ کا ٹکڑا جسپر وہ ہوان دبار گہٹا ظلم اور جہالت کی چہائی تہی انہین مسلمانونکی ہولے نصرت سے منتشر کرکے صاف کردیا اور نہین روشن چراغ کے علم اور عدل کا ادنی نمونہ ہی اکبر بادشاہ ہے اللہ تعالے

شاید اس بادشاہ کی روح کو جنت میں اعلیٰ مقام عنایت کرے آمین ثم آمین
ہندو اس بادشاہ کو دیوتا کہتے تھے اور انگریز اسکو دنیا میں اول درجہ کا بادشاہ
کہتے ہیں اس بادشاہ کی قبر پر چہار منزل کی عالیشان عمارت سنگ سرخ کی بنی
ہوئی ہے چوتھی منزل سنگ مرمر کی ہے صدر دروازے کی محراب پر بخط نستعلیق
یہ قطعہ کندہ ہے **قطعہ** طاقیکہ از رواق نہم چرخ برتر است روشن تر از ساعت تابندہ اختر است
این طاق زینت ملک ہفت کشور است در روضہ منورہ شاہ اکبر است اور اوپر
کی بارہ دری جو سنگ مرمر کی ہے اوسکے دروازوں کی محرابوں پر یہ نظم نہایت خوشخط
نستعلیق حروف میں کندہ ہے **نظم**

بنام جہاندار ملک قدم — کہ ذاتش مبرا بود از عدم
ہمہ پادشاہان روئے زمین — ازو صاحب تاج و تخت و نگین
کند از عدم آشکار او وجود — بود ذات او مظہر عدل و جود
ز لطفش کہ و مہ طلبگار کام — بود درگہش قبلہ خاص و عام
نگارندہ جوہر آب و خاک — طرازندہ گوہر جان پاک
دو عالم ز فیض ازل آفرید — یکے کرد پنہان و دیگر پدید
حمید آنکہ سرائے سپنج — بشاہان بداد افسر تاج و گنج
کہ از عدل ایشان شود رہ نگار — شگفتہ تر از باغ در نوبہار
رہ داد ربیا جو گیرند پیش — شناسند یگانہ را ہیچو خویش
ستم کو حسنین زیست در روزگار — بود سایہ ذات پروردگار
ز ہجرت ہزار و نوشصت و دو سال ۹۶۲ — کہ شاہ اکبر آن سایہ ذوالجلال

ابو العلائی نور اللہ قلبہ بنور الایمان والعرفان ہی کو حاصل

اسی ننگ خاندان سے رابطہ قلبی واتحاد طرفہ

اللہم ثبتہ علی طریق الیقین بحرمتہ

صاحبون کی خاندان برامسہ

بڑے ابو العزم تعلقہ دار تھے عزیزمی سلمہ اللہ

تعالے کے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ عرصہ دراز سے آپ حافظ قمر الدین

صاحب آپکے برادر معظم ضلع باندا مین نائب تحصیلدار ہین اور برادر اوسط جوان عنایت

میان ضیاء الدین صاحب ایک ریاست مین کسی معزز عہدہ پر سرفراز ہین مگر میان

رضی الدین صاحب سلمہ اللہ تعالے متوکل محض سجادہ نشین [illegible]

حضرت والد ماجد مولانا حاجی سید شاہ محمد سجاد صا
حب کو اپنے مرتبہ بے نظیر کے ساتھ مرتبہ عشق
صاحب وجہ صحیح کیفیت صریح ہیں زاد اللہ عشقہ۔

شمع شبستان گنج شکر جناب مولوی محمد یوسف حسین صا

آپکا نسب حضرت بابا فرید گنج شکر قدس سرہ سے ملتا ہے بیعت اور اجا
زت آپکو حضرت سید شاہ علیم الدین بلخی قدس سرہ سے طریقہ ابو
العلائیہ میں ہے آپ بہت بڑے پرہیزگار اور متقی ہیں موضع کوسی پرگنہ
اجیار وطن ہے علاقہ دربھنگہ کیطرف اکثر طالبان خدا آپسے فیضیاب
ہوتے ہیں زاد اللہ فیضہ جوان سعید شیخ محمد حنیف صاحب سلمہ اللہ
رئیس موضع کُٹہا ضلع دربھنگہ آپ ہی کے مرید با اخلاص ہیں۔

جناب محمد علی خان صاحب رسالدار المتخلص بہ شفیق خلیفہ حضرت سید
ہدایت النبی صاحب گوالیاری قدس سرہ اور حضرت سید ہدایت النبی صاحب
حضرت علی عرف حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ سے واسطہ تہا اور حضرت سید صاحب کو

...
...
روانش همیشه ز حق شاد باد | از و عالم...
نه بست است پیمان بکس روزگار | ... بشکست آر...
نماند بگیتی کسے جاودان | ز دست اجل کس نه برد اجان
چه خوش گفت آن کامل نکته سنج | که از گوهر دانش اندوخت گنج
جهان اے برادر نماند بکس | دل اندر جهان آفرین بند بس

سواے ان عمارات مذکورہ کے اور بہی عمدہ عمدہ عمارتین جیسے جا...
...الدولہ آرام باغ چینی کا روضہ کہ جنکا ذکر باعث طوالت کتاب ترک ہوا
لیکن یہہ تمام عمارتین ایک طرف اور ہمارے جد امجد مرشدی و مولائی حضرت
سیدنا امیر ابو العلا اکبر آبادی رضی اللہ تعالے عنہ کا روضہ منورہ
طرف یہان اہل دنیا کی دل بستگی ہے تو یہان اہل دین کی وہ دنیا
بادشاہ کی قبر ہے تو یہہ سلطان دین کی تربت وہ تیمور کے جگر گوشہ کی قبر
تو یہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جگر پارہ کی تربت اطہر یہہ چہوٹا
سا نورانی ٹکڑا جو خشتی چار دیواری سے گہرا ہوا ہے آسمان و زمین کی وسعت

پہنچے جو یہاں ہم و بیمار ناسے   یہ ہم کہ تشریف پذیر تو نکتۂ مفلس نگاہ ہے

ہم وزیر باغ کے رہنے والوں کو ہمیشہ آستانہ پر بلا تا ہے آستانہ کو تمام آستانہاے سے بڑی

یہ اجمیر کا آستانہ بنانے والا ہے جب تک یہاں کی منا نہ تھی تو تب ہی حاصل نہ کرلیں

نہ حضرت قطب صاحب کے یہاں گذرے نہ حضرت سلطان جی میں رسائی

حضرت خواجہ غریب نواز سید معین الدین اجمیری رضی اللہ عنہ کا آستانہ و

ہے کہ اسے سید ابو العلا جو شخص ہمارے پاس سے ہو کر دیتے یہاں حاضر ہوگا

ضرور میں اوسکی قضاے حاجات دیتی. دنیوی کے واسطے جناب باری تعالیٰ

شانہ میں التماس کرونگا اور مجھے امید قبول ہے تو فرمایا کہ کہتا ہے کہ میرے

اجہ ابوالحسن عرف چھوٹے صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اور حضرت چھوٹے
و سید شاہ ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ سے۔ ہمارے رسالدار صاحب
ڑے صاحب نسبت و وجد حال ہین ہنگام گفتگو کوئی فقرہ نکات توحید
نہین ہوتا مزاج مین آزادی کمال ہے بات بات پر نعرہ عجیب حال
وقت ہین اللہ سلامت رکھے۔ یہہ تینون اسم بوجہ سہو کے یہان لکھے گئی

خاتمہ کتاب

ں کیا خوب ہے جسکی ابتدا اللہ اور رسول کے نام پر ہو۔ اور انتہا اپنے
مر کے ذکر خیر پر علی الخصوص وہ کتاب کہ جسمین ذکر بابرکت اہل
ہو۔ اوسکا تو حرف حرف گویا بیکار اور فضول نہین چونکہ میرا مولد اور
یم آباد ہے لہذا ناظرین کتاب کو یہہ خیال ہوگا کہ زینت خاتمہ کتاب
تنویر پر نور سید محبوب علی شاہ بادشاہ کی

ہوگا اور چونکہ اسم گرامی اوس شاہ عدل گستر رعایا پرور رکیس پناہ کا جناب
محبوب علی شاہ بادشاہ دکن ہے اسی وجہ سے اس تحفہ کو ساتھ اسم
اوس شاہ والاجاہ کے زیب و زینت دی یعنی نجات اکبری معروف
نذر محبوب مسمی کیا اور دست بدعا ہون کہ یا الہی جب تک تیرے
خاص کو تجھے سازو نیاز ہے یہ عظیم الشان سلطنت روز افزون ترقی
کرتے یا الہی جب تک تیری بخشش والے منت کے خزانے کھلے ہو
سلطنت با شوکت و جاہ ترقی ملکی و مالی مین اور سلطنتون پر فایق
جب تک تیرے آفتاب و ماہتاب انتظام عالم میں سرگرم ہین سلطنت
کا انتظام اعتبار اصول معینہ سے پاک رہے یا الہی جب تک تیری

6416

الامرشدکے نام پر ختم کیا ہے مین اس کتاب بابرکت کو اپنے عزیزان و

یندان و برادران طریقت جنکے یہہ نام ہین عزیزی سید اصف علی و سید

علی عزیزی میان ریاض الدین عزیزی میر علی و حافظ قمر الدین بیگ

ضیاء الدین و نواب علی و عزیزی مرزا ریاض الدین بیگ عزیزی خواجہ

محمد و منشی تفضل حسین خان حافظ فیض اللہ بیگ عزیزی نواب خواجہ

رستم علیخان عزیزی علی بہادر خان منشی عبدالصمد عزیزی محمد حسین

محمد منیر محمد و محمد یاسین و نظیر محمد عزیزی وزیر الدین و نظیر الدین و عزیزی وجیہہ الدین

عزیزی عبدالغفار خان و عزیزی وزیر خان برادرم خیر اللہ خان برادرم

باسط علیخان و حکیم واجد علیخان و عزیزی امیر اللہ و عزیزی انعام اللہ

عزیزی امام الدین رفیع الدین و عزیزی

راقی و عزیزی

سید شاہ عبد الرحمان و عزیزی سید شاہ لطف الرحمان و سید شاہ عبد الرحمان و

شیخ محمد نور صاحب کاکوری و سید محمد معین و سید محمد متین و سید محمد حسین و سید محمد شفیع

و شاہ محب علی و شاہ محمد اسحٰق و شاہ محمد رضا و شاہ عبد الغنی و شاہ محمد معین الدین

و قاسم خان و منشی عبد الغفور صاحب و شیخ ولی اللہ و محمد مقصود و محمد کبیر و محمد شفیع

و محمد صغیر و نور چشم سید اعظم الدین حسین و ریاض الدین حسین و تمیز حسین

نور چشم لخت جگرم سید محمد محسن نور اللہ قلوبہم بنور الایمان والعرفان اور دوسرے

اعزہ و مریدین کی قضائے حاجات دینی و دنیوی کا وسیلہ کیا ہے سب کی عزت

بر لاوے و بتشفع سید الابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اطلاع واضح ہو کہ یہ رسالہ ... تاسم ...